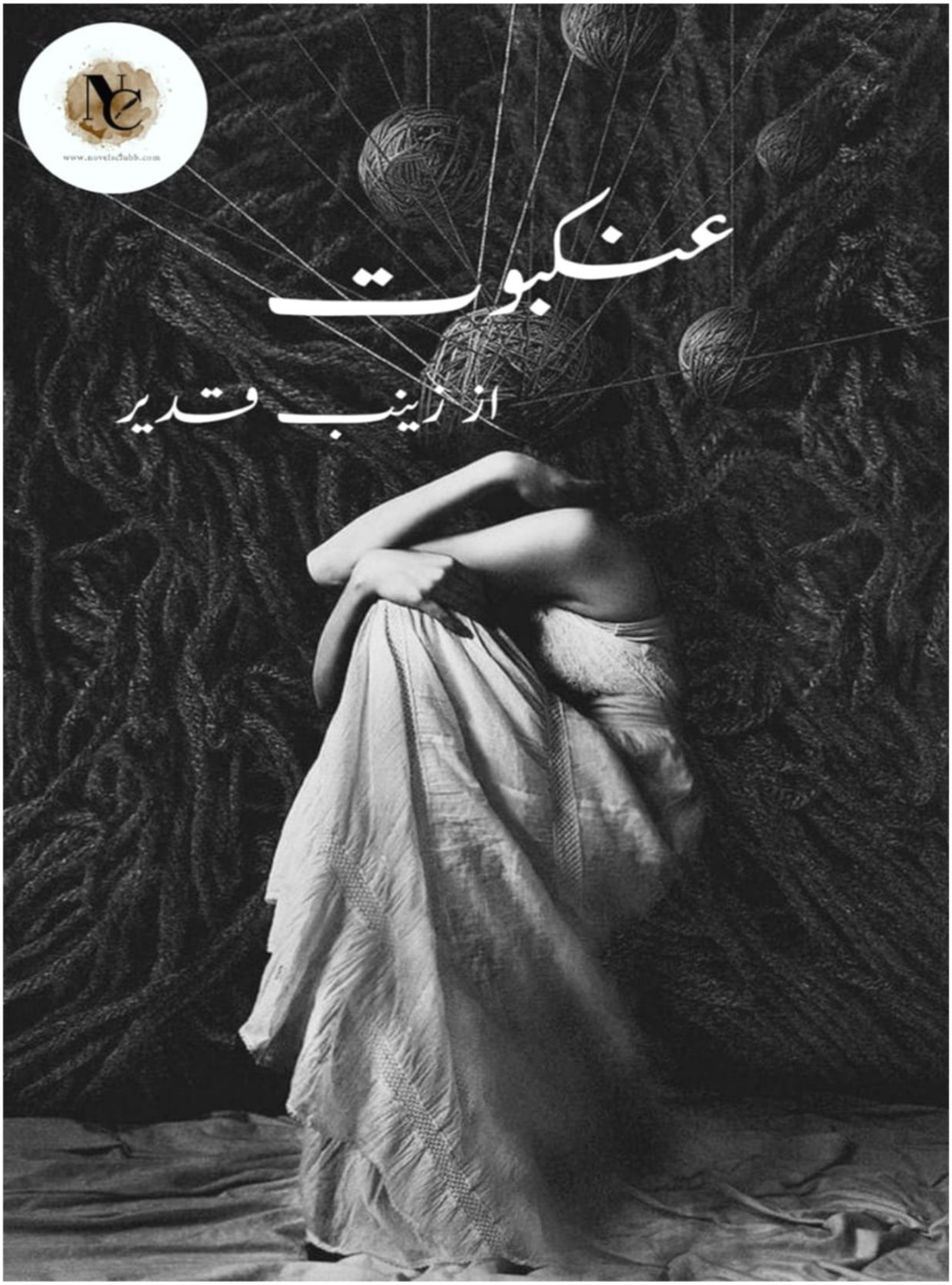
عنکبوت
از زینب قدیر

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عنکبوت از زینب قدیر

انسان کی زندگی بھی

کتنی عجیب چیز ہے

بعض دفع جیسا ہم سوچتے ہیں

ویسا نہیں ہو پاتا

اور خوشیاں ہم سے

روٹھ جاتی ہیں لیکن پھر ہم

انہیں تھام لیتے ہیں

کسی اور صورت میں

اور مل جاتا ہے ہمیں وہ جس

www.novelsclubb.com

کے ہم حقدار ہوتے ہیں

کیونکہ ہے تو یہ زندگی ہی

جس کو ہم نے خود ہی

بنانا ہوتا ہے

سنوارنا ہوتا ہے

□□□□□□□

"سر ایجنٹ ایم کی لاش ملی ہے مرگلا ہلز کے وسطی راستے سے کل رات میں۔۔۔۔۔۔یہ بات میں آپکو فون پہ نہیں بتا سکتا تھا اسلیے ایمرجنسی میں بلایا" کالے رنگ کا اپر پہنے یہ شخص اپنے آفیسر کو بریفنگ دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"ہمم ٹھیک ہے ان کی جسد خاکی کو ان کے اہلِ خانہ کے سپرد کرنے کی تیاری کرو"۔۔۔۔بلیک ہوڈی پہنے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے یہ شخص جب بھاری مردانہ آواز میں بولا تو اس کے الفاظ میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اوکے سر"وہ شخص کہہ کہ مڑ گیا لیکن بلیک ہوڈی والا شخص وہیں بیٹھا رہ گیا اور کسی غیر " مرئی نقطے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

~~~چھ مہینے پہلے ~~~

دسمبر کی صبح شروع ہونے کو تھی اور ہر طرف اذان کی سدایئں س گونج رہی تھی ایسے میں وہ اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ سامنے رکھے کچھ دیکھنے میں مگن تھی اور ساتھ ہی وقفے وقفے سے کبھی الٹا سیدھا منہ بناتی اور کبھی دل ہی دل میں کچھ بڑبڑانے لگتی۔۔۔۔۔

آئیییی امی جی!! یہ کیا دیکھ لیا میں نے اب تو ساری رات مجھے ڈراؤنے خواب آتے " رہیں گے"۔۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ یہ اس وقت کون سی اذان ہو رہی ہے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے " عشاء کی اذان تو کب کی ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیاااااااا!!! میں ساری رات لیپ ٹاپ پہ بیٹھی رہی ہوں "اور تب ہی باہر سے کسی " کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔۔۔۔۔۔
~~~

وئی اللہ امی بھی اٹھ گئی ہیں" اور اس نے فوراً سے بھی پہلے لیپ ٹاپ بند کر کہ صوفے پہ رکھا اور کمبل میں منہ ڈال کے سونے کی اداکاری کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سمجھ گئیں کہ ان کی یہ ڈھیٹ اولاد آج بھی پانچ بجے ہی سوئی ہے اور اب بھی سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بدتمیز لڑکی تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہاری چالاکی سمجھی نہیں ہوں!!!! چلو اٹھو جلدی" "سے نماز پڑھو اور آج ناشتہ تم ہی بناؤ گی سمجھ آئی؟؟

ان کی اس بات پہ جہاں زرمینے کا منہ کھلا وہیں وہ تڑھ کہ اٹھی اور حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنی نجومی ماں کو ستائشی انداز میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

امی آپکو کیسے پتہ چل جاتا ہے ہر بار" زرمینے اپنی ناکامی پہ تاسف سے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔"

بیغیرت لڑکی یہ بال میں نے دھوپ میں سفید نہیں کیے دیکھ زرا تیرے موبائل میں" انسٹاگرام کھلا پڑا ہے اب اٹھ جلدی سے ناشتہ بنا میں علی اور آیان کو جگاؤں جاکہ گدھوں کی طرح سوتے رہتے ہیں یہ نہیں کہ نماز پڑھ لیں"۔۔۔۔۔آخری بات نہایت تاسف سے کہی گئی تھی اور پھر زرمینے کی ایک بھی سنے بغیر کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

زر مینے اٹھ کہ اپنی الماری کی طرف گئی۔وہ اپنی الماری کے نچلے پٹ کو دیکھنے لگی جہاں دو ڈبوں میں سٹھیتو سکوپ پڑے تھے،ایک بڑا سا کاٹن جس میں مختلف قسم کی اردو اور انگریزی کی کتابیں تھیں اور ہرِ ڈبے کے اوپر ایک کاغذ پہ لکھا ہوتا

'فار مائی مینے'

اِس گھر میں تو کیا پورے خاندان میں کوئی اُسے مینے کہہ کہ نہیں بلاتا تھا

اُسے آج تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ آخر کون ہے جس کو اسکی پسند کا اتناِ علم ہے پہلے ذہن میں آیا کہ شاید علی نے دیا ہو لیکن اسکو تو یہ تک نہیں پتا نہیں تھا کہ زر مینے کو کھانے میں کیا پسند ہے کجا کہ اسکی پسند کی کتابیں خریدنا۔۔۔۔

اور ہمیشہ کی طرح وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی واشروم کی طرف بڑھ گئی ورنہ امی نے پھر سے آجانا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

یہ منظر ہے اسی گھر کے ایک اور کمرے کا جہاں نگہت بیگم کے دو صاحب زادے گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ابے او بیغیرتوں اٹھ جاؤ نہیں تو چمڑی ادھیڑ دوں گی پہلے ہی میرا پارا آج بہت ہائی ہے "۔۔۔۔ نگہت بیگم کی چنگاڑتی ہوئی آواز آئی۔۔۔۔۔۔

امی آپ کا پارا پہلے کب لو ہوا ہے صبح کے وقت جو آج ہائی ہے " یہ مردانہ آواز جس میں شرارت کا عنصر کافی نمایاں تھا یہ تھی فرحان علی کی خوبصورت آواز جو کہ نیند کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔(ویسے بات تو ٹھیک کہی علی نے صبح کے وقت عموماً ہر گھر میں امیوں کی چنگاڑتی ہوئی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔)

"ہاں میں تو روز پتھر مار رہی ہوتی ہوں لوگوں کو صبح صبح!!!اٹھ جاؤ اب دونوں"

امی میری تو آج چھٹی ہے پلیز مجھے سونے دیں "ان سے ملیے یہ ہیں نگہت بیگم کے " دوسرے صاحب زادے آیان علی جو کہ سترہ اٹھارہ سال کے لگ بھگ ہیں اور کالج جاتے ہیں آج چونکہ اتوار ہے تو ان کے نخرے ختم نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔

آخری بار کہہ رہی ہوں فوراً سے اٹھو دونوں اور نماز پڑھو "نگہت بیگم نے دونوں کو نظر " انداز کرتے کہا اور پھر کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

"بھائی پہلے تم جاؤ پتہ نہیں کیا مصیبت ہے چھٹی والے دن بھی کوئی سکون نہیں کرنے دیتا" آیان نے علی سے کہا۔۔۔۔۔۔

"نہیں پہلے تم جاؤ میں ابھی موبائل دیکھ رہا ہوں" علی نے فوراً جواب دیا۔۔۔۔۔۔

اور پھر ان دونوں بھائیوں کی یہ تکرار تو روز کا معمول تھی۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□

اسی صبح میں ہم دیکھتے ہیں ایک اور گھر کا منظر جو کہ گھر کم اور محل زیادہ دکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس شاندار قصر کا داخلی گیٹ کافی بڑا ہے اور کالے رنگ کا ہے داخلی دروازے کو عبور کر کے اندر آؤ تو درمیان میں ایک پتھریلی روش سے چل کر گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں روش کے دونوں اطراف میں سرسبز گھاس ہے اور خوبصورت پھول لان میں لگے ہیں جنہیں مالی بابا پانی دے رہے ہیں اور ایک سائیڈ والے لان میں بالکل درمیان میں ایک خوبصورت فاؤنٹین ہے جس سے پانی مسلسل بہہ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

اگر روش سے چل کر گھر کے اندر داخل ہوں تو سامنے بہت بڑا لونگ روم نظر آئے گا جہاں ہلکے نیلے اور سلور رنگ کے امتزاج پر ایل شیپ صوفے پڑے ہیں اور ان کے سامنے شیشے کا بڑا گول میز جس کی ڈیزائننگ کچھ یوں ہے کہ شیشے کے نیچے مٹی ہے اور اس میں ایک چھوٹے کھلونے جیسے گاڑی ہر وقت چلتی رہتی ہے اور ایک مخصوص پیٹرن کے بعد نئے پیٹرن سے چلنے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

لونگ روم پہ ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہر طرف پینٹنگز ہیں جنہیں دیکھ کہ اس محل کے مکینوں کے ذوق کا علم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

لونگ سے بالکل پیچھے گول سیڑھیاں اوپر کی طرف جاتی ہیں اور وہاں کوریڈور کے دونوں سمتوں میں کمرے ہیں اور بالکل نیچے جیسا لونگ روم ہے۔۔۔۔۔۔۔

اگر ہم کوریڈور کی رائٹ سائیڈ پر آئیں تو بالکل کونے والے کمرے سے کھٹر پٹھر کی آوازیں سنائی دیں گی۔۔۔اندر آکر دیکھو تو ڈریسنگ کے سامنے ایک زی نفس نظر آئے گا انتہائی وجیہہ پرسنیلٹی کے ساتھ 5 فٹ 12 انچ کا یہ مرد کھڑا اپنی تیاری کے آخری

www.novelsclubb.com

مراحل میں ہے۔۔۔کالی سیاہ آنکھیں جن میں کسی بھی انسان کو سحر میں جکڑنے کی طاقت ہے ان میں اس وقت انتہا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر اپنی شاندار پرسنیلٹی کو دیکھنے کے بعد اب وہ نیچے ناشتے کی میز کی طرف جارہا تھا کیونکہ ملازم دو بار اسے بلانے آچکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہے ے گڈ مارننگ ایوری ون!!!ارے واہ آج ہماری ریاست کے شہزادے اتنی صبح کیسے اٹھ گئے "زرخان ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولا انداز میں شرارت واضح تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ہے ے دادی لُک ایٹ ہم آپ نے ہی کل کہا تھا مجھے کہ صبح جلدی اٹھنا ہے آفس کیلئے پتہ نہیں اتوار کو کون پاگل جاتا ہے آفس "پہلا جملہ دادی کو بول کہ دوسرا زرخان کو کہا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گڈ مارننگ مائی سن!!!پلیز اب تم دونوں صبح صبح مت شروع ہو جانا"دادی دونوں کو" مصنوعی انداز میں ڈپٹتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔۔۔

اوکے تمام!! میں آج رات کی فلائٹ سے ملیشیاء جارہاہوں ایک کام ہے اس لیے تمہیں" (میکال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) کہا تھا کہ صبح جلدی اٹھنا آج تمہیں آفس کا کام سمجھا کہ میں نکل جاؤں گا اور ہاں اتوار کو تم جیسے پاگل ہی جاتے ہیں آفس!!"زرخان نے کام کی بات کی۔۔۔۔۔۔

پھر تو آپ اپنی اُس دوسری بیوی کو بھی ساتھ ہی لے کر جائیں گے "میکال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زرخان نے ناسمجھی سے اپنی ابرو کو تھوڑا اوپر کر کہ جنبش دی

ارے یار دونوں ایسے مت گھوریں مجھے بھائی کے اسسٹنٹ کی بات کر رہا ہوں ہر جگہ تو وہ بھائی کے ساتھ ہوتا ہے"میکال نے گڑبڑا کہ فوراً ہی اپنی بات بدل ڈالی۔۔۔۔۔۔

اوہ کم آن میکی میں اس کو ساتھ رکھتا ہوں کیونکہ وہ بہت کام کا بندہ ہے میرے دوسرے" بزنس کے سارے کام وہی سنبھالتا ہے کیوں جیلس ہوتے ہو اس سے؟"زرخان نے ناگواری سے اپنی بات کہی۔

اوہ ناؤ دِس مینز کہ وہ آپ کے ساتھ جائے گا؟" پتہ نہیں میکال کو زرخان کے اسسٹنٹ" سے کیا مسلہ تھا وہ ہمیشہ خود کو اُس کی موجودگی میں اِن سیکیور سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

نہیں آج وہ ساتھ نہیں جارہا" زرخان نے میکال کو دیکھتے مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا۔"

اچھی بات ہے ویسے بھی مجھے بہت عجیب سا لگتا ہے ایٹیٹیوڈ تو ایسے دکھاتا ہے جیسے وہ" نہیں میں اس کا نوکر ہوں اور اسکی آنکھیں ایسی ہیں جیسے کوئی بلی ہو" میکال نے ایک بار پھر لقمہ دیا۔

اچھا بس ناؤ فنش یور بریک فاسٹ یو بوتھ ہر وقت اس شریف بچے کے پیچھے پڑے رہتے" ہو" دادی کو شُجاع (زرخان کا اسسٹنٹ) بہت اچھا، نیک اور شریف لگتا تھا اس لیے اس کے خلاف کوئی بات نہ سنتیں۔۔۔۔۔

"اچھا چلو اٹھو میکی دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ دادی نیکسٹ تھرسڈے کو ملاقات ہو گی"

" اللہ حافظ مائی سن خیر سے جاؤ"

اوکے بائے دادی سی یو ان آفٹر نون" میکال نے بھی کہا اور پھر دونوں اپنی اپنی گاڑیوں" میں بیٹھے اور زن سے گیٹ عبور کر کہ چلے گئے۔۔۔۔۔

□□□□□□□

اب واپس اُسی گھر میں آتے ہیں جہاں صبح کے وقت خاص کر اتوار کو کافی ہلچل مچی ہوتی ہے نگہت ادھر سے اُدھر بھاگ کر گھر کے کاموں میں مصروف ہیں۔ دوسری طرف زرمینے کچن میں ناشتے کے برتن دھو رہی ہے اور تب ہی علی کچن میں نازل ہوا اور زور سے اُس کے بال کھینچے جو جوڑے میں مقید تھے۔۔۔۔۔

امی ! اِس 6 فٹ کے گدھے کو دیکھیں نہ اتنے زور سے میرے بال کھینچے ہیں" زرمینے جتنی زور سے چینخ سکتی تھی چینخی اور غصے سے علی کی طرف دیکھا جو دانت نکال کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

(وہ مسکراتے ہوئے بہت اچھا لگتا تھا) اور تب ہی نگہت اپنے ہاتھ میں واں ئپر پکڑے کچن میں آئیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ علی کو خراج تحسین پیش کرتیں وہ یہ جا وہ جا اور پھر اُن کی غصیلی نظروں کا رخ اب زرمینے کی طرف تھا جو آنکھوں میں پورے جہاں کی معصومیت لیے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی

"کتنی دفعہ کہا ہے کہ بڑا بھائی ہے تھوڑی تمیز کر لیا کرو لیکن مجال ہے جو تم کسی کی سنو"

www.novelsclubb.com

بڑا بھائی پہلے حرکتیں تو کرے بڑے بھائیوں والی ہوں،،،،،شاھمیر بھائی کو دیکھا ہے" آپ نے کتنا پیار کرتے ہیں ماہ نور اور رانیہ سے بالکل تنگ نہیں کرتے ان دونوں کو۔۔"

زرمینے منہ بسور کر بولی

"پاگل لڑکی وہ تم سے پیار کرتا ہے تبھی تو تنگ کرتا ہے اگر پیار نہ کرتا ہوتا تو منہ بھی نہ لگاتا۔۔۔۔۔۔۔اور ہاں شام میں بھابھی لوگوں کی طرف جانا ہے تمہیں بلایا ہے انہوں نے دو، تین دن کیلئے اپنا سامان رکھ لینا"

شکر ہے دو، تین دن گھر کے کاموں سے جان چھوٹے گی"زرمینے منہ میں بڑبڑاتی اپنے کمرے میں چلی گئی ابھی اسے سامان رکھنا تھا دو، تین دن کا نہیں بلکہ پورے ہفتے کا آخر نانی کے گھر سے لگاؤ ہی اتنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

www.novelsclubb.com

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے"آج اس نے سورۃ العنکبوت کی تلاوت شروع کرنی تھی جو وہ ہر روز فجر کی نماز کے بعد کیا کرتی تھی۔۔۔

کیا لوگ اِس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پہ چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے"
"اور ان کی آزمائش نہیں ہو گی

مطلب کہ اِس آیت میں اللہ تعالٰی ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ صرف زبان سے اقرار کر لینے) سے ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ کی راہ پہ چلتے ہوئے ہمیں بہت سی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے اگر ہم اُن مشکل کے دنوں میں صبر سے کام لیں اور اللہ کو پکارتے رہیں تو یقیناً اللہ ہی کی ذات ہے جو ہمیں اُس مشکل سے نکال لینے کی طاقت رکھتی ہے اور (ہمارے اِس پختہ یقین سے ہمارا ایمان مکمل ہو گا انشاء اللہ

اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور اللہ"
" جھوٹوں کو دیکھے گا

یعنی کہ اللہ تعالٰی ہم سب کو جانچتے ہیں ہم میں سے کئی یوں کو اللہ تعالٰی آزمائش میں) ڈالتے ہیں ہمیں تکلیف سے گزرنا ہوتا ہے لیکن وہ اصل میں ہمارے ایمان کا امتحان ہوتا ہے کہ کون اللہ کی آزمائش پہ پورا اترتا ہے اور کون شکوں کی لاں ئن لگا کہ بیٹھ جاتا ہے کہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا۔۔۔۔۔آنسوں اسکی پلکوں کی باڑ توڑنے کو تیار بیٹھے

تھے۔۔۔۔۔ لیکن ہم یہ سمجھ نہیں پاتے کہ اصل میں تو یہ ایک آزمائش ہے اللہ ہمیں جج کر رہا ہے کہ آیا ہم صرف زبان سے مان لیتے ہیں کہ ہمیں اللہ پہ یقین ہے یا ہم میں اتنی (ہمت ہے کہ ہم اللہ کی آزمائش پہ پورے اتر سکیں

وہ سوچ رہی تھی کہ اللہ کا قرآن کتنا سچا ہے کیسے ہر کسی کے دل کی حالت کو جانتا ہے۔ آج یہ سورۃ پڑھتے ہوئے اسے چار سال پہلے کا ایک وقت یاد آیا تھا لیکن اُس بات کو ہم پھر کبھی کیلئے چھوڑتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ماہ نور بیٹا تم اٹھ گئی ہو تو جاؤ جا کہ بھائی کو جگا دو اُس نے آفس جانا ہے میں زرا اس کیلئے" ناشتہ بنا دوں" تھوڑی دیر میں اسکی امی کمرے میں آئیں تو وہ اپنے آنسو ضبط کرتے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

"

www.novelsclubb.com

"جی امی میں جگا دیتی ہوں

وہ اسکی بات پہ سر کو جنبش دیتیں باہر چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□

ماہ نور کمرے میں آئی تو شاھمیر ابھی تک سو رہا تھا اس نے آہستہ سے کھڑکی کے پردے سرکائے۔۔ کمرہ کافی کشادہ تھا۔۔ کھڑکی کے بالکل سامنے بیڈ پڑا تھا جہاں سے اسکے چہرے پہ دھوپ کی کرنیں پڑ رہی تھیں۔۔ دھوپ پڑنے پر اس نے آنکھیں واہ کیں اور دیکھنا چاہا کہ کون ہے جو اتوار کو بھی اسے جگانے کیلیئے آدھمکا ہے۔۔۔

مانو یار کیا ہے اتوار کو تو سونے دیا کرو" شاھمیر ذرا برہمی سے بولا۔۔ "

بھائی صاحب آج آپ نے آفس جانا ہے میرے خیال سے" ماہ نور اسکے انداز پہ مسکرا کہ " بولی اور ایک سیکینڈ کے اندر وہ بیڈ سے اٹھ چکا تھا۔۔۔

اللہ غرق کرے اِن امیروں کو چھٹی والے دن بھی نہیں سونے دیتے" شاھمیر " بڑبڑایا۔۔۔

ویسے واقع بھائی کیسی کمپنی ہے آپکی پہلے آپکو کوئٹہ بھیجا اِن لوگوں نے، پھر گلگت، پھر " دوہا اور اب اسلام آباد لگتا ہے پوری دنیا میں اِن کا بزنس پھیلا ہوا ہے ویسے کتنے امیر ہونگے نہ یہ لوگ"

ماہ نور اپنی ہی دھن میں بولتی جارہی تھی اِس بات کا اندازہ لگائے بغیر کہ اُسکی بات پہ سامنے والے کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

مانو تمہیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی بولتی"

ہو"۔۔شاھمیر بے زاری سے بولتا واشروم کی طرف چلا گیا جبکہ ماہ نور تو اِس انکشاف پہ ہی حیران تھی کہ وہ زیادہ بولتی ہے۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□

شاھمیر آفس پہنچا تو اُسے پتہ لگا کہ اسکا باس تو چلا بھی گیا۔اُس کیلئے کوئی ضروری کام نہیں بتایا گیا تھا تو وہ واپس گھر کی طرف جارہا تھا۔

□□□□□□□

یہ منظر ہے ایک پرانے اور بوسیدہ گودام کا جہاں دور دور تک کسی ذی نفس کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ایسے میں اگر ہم اس گودام میں داخل ہوں تو یہاں سامان کے نام پر صرف تین کرسیاں پڑی دکھائی دیتی ہیں اور ساتھ ہی میں دو کمرے ان میں سے اگر ایک ٹوٹے ہوئے دروازے والے کمرے میں داخل ہوں تو وہاں اندر ایک لوہے کا مضبوط دروازہ نظر آئے گا اُس دروازے سے اندر جھانکنے پر ہمیں سیڑھیاں نظر آئیں گی جو نیچے

www.novelsclubb.com

بیسمنٹ میں جاتی ہیں ہمارے نیچے اترنے پر ہمیں ایک انتہائی خوبصورت آفس کی جیسی جگہ نظر آئے گی جہاں دیوار کے دونوں طرف پر تعیش صوفے دیکھنے کو ملیں گے اور اسکے ساتھ صرف ایک سربراہی کرسی۔

قدموں کی چاپ سنائی دینے پر ہم دیکھتے ہیں کہ سیڑھیوں سے ایک 6 فٹ کا لمبا چوڑا مرد اتر رہا ہے۔ بلیک ہوڈی پہنے جس کا ہوڈ اُس کے سر پر گرا ہے اور ویسا ہی بلیک ماسک پہن رکھا ہے جہاں سے اُس کی ہلکی سرمئی آنکھیں دکھائی دیتی ہیں جن میں اِس وقت چٹانوں کی سی سختی ہے وہ جا کر سربراہی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور شاید کسی کا انتظار کر رہا ہے تبھی وہ اپنے چہرے پر سے ماسک ہٹاتا ہے صاف رنگت والا چہرہ جو اس وقت انتہائی

س

نجیدہ ہے اور لب سختی سے آپس میں پیوست ہیں اوپری لب کے بالکل دائیں طرف ایک تِل جو اُس کی دلکشی میں اور بھی اضافہ کرتا ہے اور ساتھ میں خوبصورت مغرور ناک۔ دفعتاً ہمیں سیڑھیوں سے تین وجود اترتے دکھائی دیتے ہیں تینوں کے ہی چہرے ماسک میں چھپے ہوئے وہ تینوں آ کر پہلے سے موجود شخص کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں

www.novelsclubb.com

اور اکھٹے اُسے سیلوٹ کرتے ہوئے سلام کرتے ہیں۔ سلام کرنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں دو نسوانی آوازیں بھی ہیں۔ پہلے سے موجود شخص ان کے سلام کے جواب میں سر کو خم دیتا ہے اور پھر متلاشی نگاہیں آس پاس میں دوڑاتا ہے اور سنجیدہ بھاری آواز میں وہاں موجود نفوس سے مخاطب ہوتا ہے

"ایجنٹ اے کو مشن پہ بھیج دیا ہے کیپٹن؟"

سر! وہ اپنے مشن کو پورا کرنے ائیر پورٹ چلا گیا ہے "اُن میں سے ایک کیپٹن نے " مردانہ بھاری آواز میں میجر کو اطلاع کی۔

ہمم میں نے بتایا تھا نہ آج جنیجو کی بھی فلائٹ ہے ابھی شام کے پانچ ہیں اور ٹھیک آٹھ " بجے پلین ٹیک آف کر جائے گا "میجر نے تینوں کی طرف سنجیدہ نگاہوں سے دیکھتے اپنی بات کہی۔

www.novelsclubb.com

بٹ سر ہم اس طرح جنیجو کا پیچھا کیسے کر سکتے ہیں صرف شک کی بنا پہ "ایک نسوانی آواز " نے میجر کو اپنی طرف متوجہ کیا تو میجر نے استہزاء نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا لیکن جب بولا تو آواز سنجیدہ تھی

ایجنٹ ایم ڈو یو تھنک میں یہ سب صرف شک کی بناپہ کر رہاہوں "ایجنٹ ایم کی نگاہوں" میں ناسمجھی ابھری تو میجر نے اپنی بات کا سلسلہ وہیں سے جوڑا "ایجنٹ ایم جب صحیح وقت آئے گا تو آپکو سب بتادیا جائے گا آپ بس ان تینوں کی حرکات پر نظر رکھیں اور کوئی مشکوک بات ہو تو فوراً کیپٹن صاحب کو بتائیں "میجر نے کیپٹن کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

ایجنٹ آر آپ سب کچھ ٹھیک سے دیکھ رہی ہیں ؟"میجر نے نظروں کا رخ دوسرے" نسوانی وجود کی طرف کیا۔

یس سر جو بزنس میر اسو کالڈ باس دنیا کی نظروں میں رہ کہ کر رہا ہے میری نظر اُس کی ہر" حرکت پر ہے کون آتا ہے کون جاتا ہے سب پر "ایجنٹ آر نے پر اعتماد انداز میں جواب دیا تو میجر نے سر کو خم دیا اور آگے کا لائحہ عمل بتا کر اٹھ کھڑا ہوا یہ اشارہ تھا کہ میٹنگ ختم تو سب ہی جانے کے لیے کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

کیپٹن نے ایجنٹ ایم اور ایجنٹ آر کو باہر بھیجا اور خود میجر کے پاس آ کھڑا ہوا اور اسے گھورنے لگا

مجھے پتہ ہے کہ میں بہت ہینڈسم ہوں ایسے مت گھورو"میجر نے مسکراہٹ روکتے سنجیدگی سے کہا۔

میجر میرا دل کر رہا ہے میں تمہیں الٹا لٹکا کہ تمہاری خوب درگت بناؤں"کیپٹن نے غصے سے میجر کی طرف دیکھتے کہا۔

ہاں لیکن تم یہ کر نہیں کر سکتے آخر کو میں تمہاری محبوبہ جو ٹھہرا"میجر نے مسکراتے ہوئے کہا ساتھ اس کے لب کے اوپر والا تل بھی مسکرایا تھا انگلیاں تیزی سے موبائل پہ کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔ہنسنے سے اسکے لب کے ساتھ چھوٹا سا ڈمپل بنا تھا دیکھنے والا اسکے سحر میں گرفتار ہو سکتا تھا جیسے کیپٹن ہو گیا تھا اور اسکا غصہ بھی اب ٹھنڈا ہو گیا تھا۔اسکو چپ دیکھ کر میجر خود ہی بولا"کیا ہو گیا میری بیوٹی آج اتنے غصے میں کیوں ہے"میجر انجان بنتے بولا

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ تھا نہ کہ آج ایجنسی کی جو دوسری ٹیم آرہی ہے اس میں میں اور ایجنٹ ایم ہیں""" کیپٹن نے ماتھے پر بل لیے پوچھا تو دوسری طرف سے اتنے ہی سکون سے جواب دیا گیا

" "ہاں مجھے پتہ تھا

نٹوالو کے........مجھے نہیں بتا سکتا تھا اور جب ہم نے فون پر بات کی تھی تب بھی تو نے" واں ئس چینجر لگایا تھا کہ مجھے پتہ نہ چل سکے "کیپٹن نے ماتھے پر بل لیے کہا

کیا ہو گیا میری بیوٹی میں تو بس تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا" یہ کہہ کر میجر نے ہوڈی" سر پہ گرائی اور ماسک لگا کر چلنے لگا اور پھر چار و ناچار کیپٹن کو بھی اس کے پیچھے ہونا پڑا

یار کم از کم مجھے بتا ہی دیا ہوتا میں سر سے اپنی ٹیم چینج کرنے کا تو نا کہتا" کیپٹن نے بے" چارگی سے کہا تو میجر نے قدم روک کہ سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھا جسکی وجہ سے کیپٹن گڑبڑا گیا" یار تو مجھے خواب آئی تھی کہ وہ کھڑوس اور بدتمیز میجر تو ہے یاد کر کیسے بات کر "رہا تھا

اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ بکومت جاؤ وہ دونوں تمہارا ویٹ کر رہی ہیں میں بات کر لوں گا" سر سے "میجر تاسف سے کیپٹن کو جاتے دیکھتا رہا (جیسے جیسے بڑا ہو رہا ہے ویسے ویسے بے وقوف بھی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔میجر نے دل میں سوچا)

اور پھر وہ چاروں نفوس جیسے آئے تھے ویسے ہی غائب ہو گئے ایک نئے عزم کے ساتھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

زرمینے شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کے آخری مراحل میں تھی ابھی شام کے چار ہو رہے تھے مغرب ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔۔

وہ نیلے رنگ کی کھدر کی فراک پہنے ہوئے تھی ساتھ میں نیلی ہی جیکٹ پہن رکھی تھی میک اپ کے نام پر صرف کلینزنگ لوشن لگایا، آنکھوں میں مسکارا لگا تھا جس سے اس کی پلکیں اور مڑی ہوئی تھیں گہری سیاہ آنکھوں میں کسی کو بھی سحر میں جکڑنے کی طاقت تھی، لبوں پہ ہلکے گلابی رنگ کی لپ اسٹک جو کہ صرف نام کی لگی ہوئی تھی جس سے اسکی گندمی رنگت میں کشش پیدا ہو رہی تھی وہ کوئی بہت گوری نہیں تھی لیکن پرکشش تھی، خوبصورت لگتی تھی اور اُسکا دراز قد اُسکی دلکشی میں اور بھی اضافہ کرتا تھا۔۔۔۔

اب وہ ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی ہاتھوں کی انگلیاں بہت خوبصورت لمبی لمبی تھیں پھر صوفے سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اسکو ہجاب کی طرح سیٹ کیا ایک تنقیدی نگاہ خود پہ ڈالی اور سامان وغیرہ لے کر کمرے سے باہر آ گئی جہاں نگہت کھڑی کب سے چیخ رہیں تھیں اور دس سے زیادہ دفعہ اپنی اولاد کو 'بیغیرت اولاد' کے لقب سے نواز چکی تھیں

www.novelsclubb.com

چلیں نہ امی اب کیا یہاں ہی کھڑی رہیں گی" زرمینے نے لان کی طرف بڑھتے کوفت " سے کہا۔

سب گاڑی میں بیٹھ گئے تو زرمینے کو فرحان علی کا خیال آیا"امی علی کہاں ہے وہ نہیں جائے گا"

نہیں وہ کہیں باہر گیا ہے خود ہی آجائے گا اُدھر "امی نے جواب دیا "

تو پھر گاڑی کون چلائے گا"زرمینے بولی "

تمہارا ڈراں یُیونگ لاں ٔیسنس کس لیے بنوایا تھا چلاؤ اب گاڑی "امی موبائل پہ ٹک ٹاک" دیکھتے بولیں تو زرمینے کو چارو ناچار گاڑی چلانی پڑی۔۔

امی کلمہ پڑھ لیں آج آپی گاڑی پر اپنے ہاتھ صاف کرنے لگی ہے "آیان نے شرارت سے" آنکھ دبا کہ امی کو دیکھا جنہوں نے بس اسے گھورنے پر اکتفا کیا

www.novelsclubb.com

بکومت ورنہ گاڑی سے اتار دوں گی "زرمینے ناگواری سے بولی۔"

ایک تو آپی کو پتہ نہیں کیا مسلہ ہے ہر وقت شاھمیر بھائی کی طرح بولتی ہے بکومت""""
آیان منہ بسور کر بیٹھ گیا اور پھر سارا رستہ خاموشی کا راج تھا سوائے نگہت کی ٹک ٹاک
کے !!!!!! جبکہ زرمینے تو اسکی بات میں ہی اٹک گئی تھی۔

□□□□□□□

شام ہو چکی تھی اور شجاع ہاؤس میں سب لاؤنج میں اکٹھے بیٹھے تھے۔ شجاع ہاؤس ایک کنال کے رقبے پر کافی بڑا گھر تھا براؤن گیٹ سے داخل ہو کہ بڑی سی راہداری اور ایک طرف بڑا سا لان جہاں کرسیاں گول صورت میں پڑی تھیں اور پورے لان میں گلاب کے پھولوں کی مہک تھی۔ لان سے اندر داخل ہو تو بڑا سا لاؤنج ہے جہاں سرمئی رنگ کے ایل شیپ صوفے پڑے ہیں اور سامنے شیشے کی میز۔ لاؤنج کے بالکل سامنے سیڑھیاں اوپر کی طرف جاتی ہیں اور لاؤنج کے پچھلی طرف بڑا سا کچن ہے ساتھ میں بڑوں کے کمرے !!!!! سب بچوں کے کمرے اوپری منزل پر تھے اور بڑوں کے گراؤنڈ فلور پہ۔

سب بڑے آپس میں خوشگپیوں میں مصروف تھے اور تمام چھوٹے عمار کے کمرے میں ہلا گلا کر رہے تھے وہ بھی صرف اِسلیے کیونکہ عمار اور شاھمیر گھر پر نہیں تھے اور رانیہ اپنی دوست کی شادی پر گئی ہوئی تھی اس گھر میں زرمینے کی رانیہ اور ضامن کے ساتھ

www.novelsclubb.com

بہت گہری دوستی تھی ماہ نور کے ساتھ بھی اسکی بہت بنتی تھی لیکن وہ رانیہ اور زر مینے کی طرح ناول نہیں پڑھتی تھی اسلیے دونوں سے بچ کر رہتی۔۔۔

اب بھی زر مینے آتے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنے چلی گئی اور اب جب کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے کی حالت دیکھ کر اسکی آنکھیں کھل گئیں۔آیان اور ضامن نے پورے کمرے کا حلیہ ہی بگاڑ دیا تھا جبکہ ماہ نور ان دونوں کو روکنے کی کوششیں کرنے میں لگی تھی کیونکہ عمار کے کمرے کا انچارج ماہ نور نے سنبھالا ہوا تھا اور ذرا سی بھی خرابی ہوتی تو وہ ماہ نور کی پاکٹ منی بند کر دیتا تھا۔

شجاع خانزادہ اور مالک خانزادہ دونوں بھائی تھے۔شجاع صاحب بڑے بھائی تھے انکی بیوی صوفیہ بیگم تھی اور انکی تین اولادیں شاہ میر ،ماہ نور اور رانیہ تھی۔شاہ میر بڑا بھائی تھا جبکہ ماہ نور اور رانیہ میں دو سال کا فرق تھا۔

www.novelsclubb.com

مالک صاحب چھوٹے بھائی تھے اور انکی اہلیہ عابدہ بیگم کی دو اولادیں عمار خانزادہ اور ضامن خانزادہ تھے۔عمار، شاہ میر اور فرحان تینوں ہم عمر تھے جبکہ ضامن اور آیان دونوں ایک

ہی کالج میں ایک ہی کلاس میں تھے اور زر مینے، رانیہ اور ماہ نور آپس میں ہم عمر تھیں۔۔۔۔۔

واپس آتے ہیں کمرے کی طرف جہاں اب تھوڑا سکون ہو گیا تھا اور ماہ نور سارا کمرہ اپنی اصل حالت میں لے آئی تھی اور آیان اور ضامن کو یہاں سے دھکے دے کہ نکالنے کے بعد اب دونوں بیٹھ کر باتوں میں مصروف تھیں۔۔۔

ماہ نور یہ تمہارے بھائی کا کیسا آفس ہے اتوار کو بھی چھٹی نہیں ہوتی "زر مینے لہجے کو سر سری سا کر کہ بولی۔۔۔

تمہیں کیوں اتنا انتظار ہے میرے بھائی کا" ماہ نور نے بھی ذو معنی انداز میں جواب دیا جس پر زر مینے سٹپٹا گئی۔۔۔

حد ہوتی ہے یار میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی میں نے تو آج تک نہیں دیکھا کسی کو اتوار والے دن آفس جاتے ہوئے "زر مینے انتہائی ناراض لہجے میں بولی۔۔۔۔

ہاں! ہاں! مجھے پتہ ہے تمہیں اپنے بھائی کی فکر ہو رہی ہو گی اسی لیے پوچھ رہی تھی" ماہ نور شرارت سے بولی جبکہ زر مینے کہیں اور ہی پہنچ چکی تھی۔۔

ہاں ! شکر ہے تمہیں بھی کچھ سمجھ آیا۔۔ ہاں ئی داوے تمہاری یونی کیسی جا رہی ہے "
وکیل صاحبہ"

ہاں اچھی جا رہی ہے "وہ کھوئی کھوئی سی بولی۔۔۔۔"

ماہ نور تم آج بھی اُسی بات کو دل سے لگا کہ بیٹھی ہو یار تم اپنی زندگی میں اتنا آگے آگئی "
ہو اب بھول بھی جاؤ سب تم نے وہ ناول نہیں پڑھا نہ لا حاصل ورنہ تمہیں سمجھ آجاتا کہ تم
نے اپنی زندگی کو کسی لا حاصل شے کیلیئے ضائع نہیں کیا بلکہ آگے بڑھ کہ اللہ کے فیصلے پر
صبر کیا ہے "زرمینے اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

تم ٹھیک کہتی ہو پتہ ہے آج قرآن نے بھی مجھ سے یہی کہا ہے "ماہ نور اسکی بات پہ افسردہ "
سے بولی

اور ویسے یہ ہر بات میں ناول کی دلیل دینا لازمی ہوتا ہے کیا تم مجھے بھی ناولوں کی لت لگا "
کہ ہی چھوڑو گی"

اب اور کیا کروں ہم جیسے کتابوں سے عشق کرنے والے ہر بات پہ ناول کا ہی تذکرہ" کریں گے "کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے اُسکے ذہن میں بے اختیار وہ کتابوں سے بھرا کارٹن آیا جس میں اسکی پسند کی تمام کتابیں تھیں۔۔۔

اور ویسے بھی یہ آخری صدی ہے کتابوں سے عشق کی "زر مینے یہ بولی تو ماہ نور نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا کیونکہ یہ ایک جملہ وہ ہمیشہ بولا کرتی تھی اور اب تو سب کو حفظ ہو چکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد لاؤنج سے آنے والا شور زیادہ ہوا تو وہ دونوں بھی نیچے چلی گئیں اور ان کی توقع کے عین مطابق تینوں لڑکے گھر پہنچ چکے تھے اور آتے ساتھ ہی آسمان سر پہ اُٹھا لیا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم "زر مینے لاؤنج میں داخل ہوئی تو باآواز بلند کہا تو سب ہی اس کی طرف متوجہ" ہو گئے۔۔۔۔

وعلیکم السلام تم کہاں تھیں میں ابھی پھوپھو سے پوچھنے ہی والا تھا تمہارا" عمار نے زر مینے "کے سلام کا جواب دیتے کہا۔ عمار چھبیس سالہ خوبرو نوجوان تھا، گہری بھوری آنکھیں اورِاس وقت مسکرا کر زر مینے سے مخاطب تھا۔۔۔۔

بس کریں عمار بھائی آپ ہر بار ایسے ہی کہتے ہیں اصل میں تو میں آپکو یاد ہی نہیں ہوتی"""

زر مینے منہ بسور کر بولی۔

ارے نہیں یار تم میری اکلوتی بہن ہو تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں "عمار بولا تو ماہ نور نے " حیرت سے اسے دیکھا" عمار بھائی ہمیں کیا کچرے کے ڈھیر سے اٹھایا ہے آپ کا کمرہ میں صاف کرتی ہوں اور اکلوتی اور چہیتی بہن زر مینے ٹھیک ہے بھیئی آئندہ زر مینے ہی آپکا کمرہ ٹھیک کرے گی"۔۔ماہ نور کی اِس بات پہ سب کا جاندار قہقہہ بلند ہوا عمار فوراً صفائی دیتے بولا

" ارے یار سمجھا کرو ناں"

تب ہی شاھمیر زر مینے سے مخاطب ہوا

www.novelsclubb.com

زر مینے تمہاری ہاؤس جاب کیسی جا رہی ہے "زر مینے نے اس طرح مخاطب کرنے پر" شاھمیر کو دیکھا جو رف سے حلیے میں بھی غضب کا لگ رہا تھا بلیک شرٹ کے نیچے بلیک ہی جینز اور شرٹ کے بازو کہنیوں تک مڑے ہوئے تھے جہاں سے اسکے کسرتی بازو نمایاں ہو رہے تھے اپنی آنکھیں زر مینے پہ جمائے اسکے جواب کا منتظر تھا تب ہی وہ اپنے خیال سے چونکی "جی اچھا جا رہا ہے "اب اِس سوال کے جواب میں اور کیا کہتی۔

ہمم گڈ! اچھا تم ایسا کرو ہم تینوں کیلیئے چائے بنا کر اوپر عمار کے روم میں لے آؤ ہم تینوں" وہیں سوئیں گے آج "شاھمیر اپنی بات کہہ کہ کھڑا ہوا تو عمار اور فرحان بھی اسکے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

ایک منٹ یہ کس سے پوچھ کر تو نے کہا کہ ہم تینوں میرے کمرے میں سوئیں گے "" عمار سیڑھیاں چڑھتے بولا۔

www.novelsclubb.com

اپنے دل سے پوچھ کر "شاہ میر نے کہتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر فرحان کو دیکھا اور دونوں" قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

□□□□□□□

اُدھر زرمینے کچن میں کھڑی چائے کو دیکھ رہی تھی اور ساتھ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی

نہ گھر میں سکون نہ یہاں حد ہوگئی مطلب یہ بھی لحاظ نہیں کیا کہ میں مہمان ہوں ویسے "

"توسیدھے منہ کبھی بات بھی نہیں کی اور چائے کیلیے انہیں زرمینے یاد آجاتی ہے ہوں

تب ہی رانیہ کچن میں داخل ہوئی اور اس نے زرمینے کی ساری بڑبڑاہٹ بھی سن لی تھی جس کی وجہ سے اس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی اور تب ہی زرمینے پیچھے مڑی۔رانیہ کو دیکھ کہ زرمینے کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں آخر کو ایک ہفتے بعد جو مل رہیں تھیں۔

کیسی ہو میجر جہان سکندر کی دیوانی "رانیہ نے شرارت سے پوچھا"

میں تو فٹ ہوں تم بتاؤ کیسی ہو سالار سکندر کی دیوانی "زرمینے نے بھی جواب میں " شرارت سے کہا۔

ہائے کیا یاد کرادیا ہر بار میرے زخموں پہ نمک چھڑکنے بیٹھ جاتی ہو "رانیہ نے ہنستے " ہوئے دہائی دی۔

بس کرو لڑکی تم بھی تو ہر بار جہان کا ذکر کرتی ہو یہ جاننے کے باوجود کہِ اس دنیا میں کوئی " جہان نہیں ہے "زر مینے بھی اسی کے انداز میں۔ بولی۔

تم دیکھ لینا ایک میجر جہان تو ہو گا جو تمہارے انتظار میں بیٹھا ہو گا "رانیہ بولی تو اسکے " چہرے پہ کچھ معنی خیز تھا

ہاں اب اس کیلئے میں ترکی جاؤں پہلے حد ہے "

نہیں بھئی میں خاندان سے باہر شادی نہیں کروں گی اور ہمارے خاندان میں کوئی میجر ہے نہیں کاش کوئی ہوتا تو میری خواہش پوری ہو جاتی "زر مینے مصنوعی اداسی سے بولی لیکن رانیہ اس کی بات کا مقصد سمجھ چکی تھی اسلیے سر ہلانے پر اکتفاء کیا "ارے یار تم نے باتوں میں لگا دیا تمہارے بھائی صاحب نے چائے کا کہا تھا" وہ اب چائے کپوں میں ڈال رہی تھی جب رانیہ بولی

www.novelsclubb.com

مجھے دو میں لے چلتی ہوں تم ویسے بھی مہمان ہو "جس پر فوراً سے بھی پہلے زر مینے بولی "

"ارے نہیں میرا اپنا گھر ہے میں خود لے جاؤں گی تم کمرے میں جاؤ میں بس ابھی آئی "

ارے ہاں سچ مالا کی اگلی قسط آگئی ہے کیا "رانیہ جاتے جاتے واپس مڑی۔۔۔۔ "

ہاں جی محترمہ پچیس نومبر کو آگئی تھی رکو میں تمہیں بتاتی ہوں اس میں کیا ہوا"""

زر مینے کے بولنے پہ رانیہ فوراً چلائی۔۔۔۔۔

خبردار جو تم نے ایک لفظ بھی بولا تمہارا قتل کردوں گی" یہ کہہ کر وہ رکی "

نہیں۔۔۔۔۔۔اور زر مینے چائے لے کہ اوپر چلی گئی۔۔۔

زر مینے کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا وہ چائے کے کپ رکھ کر مڑنے لگی کہ واش روم کا دروازہ کھول کہ شاھمیر باہر آیا اس وقت وہ ڈھیلے سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا گیلے بال پیشانی پہ بکھرے ہوئے تھےِ اس وقت وہ انتہائی وجیہہ لگ رہا تھا زر مینے نے سوچا۔۔۔۔

کچھ زیادہ ہی دیر نہیں لگ گئی چائے بنانے میں "شاہ میر نے نظروں کا رخ زر مینے کی طرف کرتے طنزیہ کہا

www.novelsclubb.com

اتنی دیر تو لگتی ہی ہے چائے کو کھپانے میں کیا پکی اتار لیتی "زر مینے بھی اسی کے انداز میں " بولی "عمار بھائی کہاں گئے "وہاں کھڑے رہ کہ اور کوئی سوال ذہن میں نہیں آیا تو یہ بے تکا سا سوال کر ڈالا۔۔۔۔۔

ٹیرس پہ گلۓ ہیں دونوں یہ ٹرے مجھے دو میں ہی لے جاتا ہوں اوپر "شاہ میر نے جواب دیا تو زر مینے نے دل میں سوچا(ٹرے بھی میں اٹھا کہ دوں خود تو کچھ کرنا نہیں ہے صاحب نے شکر ہے اوپر خود لے کہ جا رہے ہیں ویسے انہیں کوئی افسر ہی ہونا چاہیے تھا حکم تو ایسے دیتے ہیں)اور پھر ٹرے اسے پکڑا کہ کمرے سے چلی گئی شاھمیر بھی ٹیرس کی طرف ہو لیا۔۔۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

آج زر مینے کو ماموں کے گھر آئے تیسرا دن تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ہسپتال سے فارغ ہوئی تھی اور اب خود گاڑی ڈرائیو کر کہ ماموں کے گھر ہی جا رہی تھی فلحال اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا گھر جانے کا ابھی تھوڑے دن اور گھر کے کاموں سے جان چھڑانے کے لیے اسے یہیں رہنا تھا۔ آج اس نے کالے رنگ کی کھدر کی فراک پہن رکھی تھی ساتھ میں میرون کلر کا حجاب، میرون اور سیاہ رنگ اُس پہ بہت اچھے لگتے تھے۔۔۔ وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب گاڑی ایک دم سے جھٹکا کھا کہ رکی زر مینے کا سر سٹیرنگ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کوشش کی کہ گاڑی سٹارٹ ہو جائے مگر نداردا ب پریشانی کے عالم میں وہ روڈ پہ کھڑی کسی چنچی ٹیکسی کا ویٹ کر رہی تھی کہ اس کے پاس آ کر بائیک رکی دو لوفر سے لڑکے اسے بے باکی سے دیکھ رہے تھے اور ساتھ ہی اسے چھیڑ بھی رہے تھے وہ ان کو زبان سے بہت سخت سنا رہی تھی لیکن دل ہلک میں آ رہا تھا دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ کوئی آ جائے بچانے جیسے جہان پہنچ جاتا تھا حیا کو بچانے۔۔۔۔

دور کھڑا بلیک ہوڈی والا شخص یہ منظر لب بھینچے دیکھ رہا تھا اور سرمئی آنکھوں میں انتہا کی سختی تھی جانے اِس ہوڈی والے شخص کا زرمینے سے کیا تعلق تھا جو اسے ان لڑکوں کی حرکت پہ اتنا غصہ آیا لیکن وہ اسے بچانے نہیں گیا بلکہ مخالف سمت میں چلنے لگا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی حقیقت کسی پہ واضح ہو ہاں وہ نہیں چاہتا تھا کیونکہ کچھ باتیں راز ہی رہیں تو اچھی لگتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

شاھمیر ابھی آفس سے واپسی پر گھر کی طرف جا رہا تھا کہ اس نے رستے میں زرمینے کو دیکھا اور دو لڑکے جو اسے تنگ کر رہے تھے شاہ میر کی آنکھوں میں زمانے بھر کا غصہ در آیا اس نے فوراً گاڑی زرمینے کے پیچھے روکی اور غصے میں ان لڑکوں کی اچھی خاصی دھلائی کر ڈالی۔۔۔ایک لڑکے کا تو برا حال تھا اتنی بری طرح سے پیٹا گیا تھا کہ پولیس کیس بن سکتا

تھا لیکن یہاں پر وہ کسے تھی۔ دونوں لڑکے فوراً وہاں سے بھاگے تو شاھمیر زرمینے کی طرف مڑا جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا۔ اسے ہمیشہ سے اِن لڑائی جھگڑوں سے بہت خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔ شاھمیر کو میرون کلر کے اسکارف کے ہالے میں اسکا چہرہ مبہوت کر گیا لیکن پھر اپنی سوچوں پر لعنت بھیجتے ہوئے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ چپ کر کہ گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ شاھمیر خود اسکی گاڑی کی طرف مڑا وہاں سے زرمینے کا فون اور بیگ اٹھا کہ گاڑی کو لاک کیا اور خود بھی اسکے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کہ بیٹھ گیا۔۔۔

آپ پلیز گھر میں کسی کو مت بتائیے گا" اسکے بیٹھنے کے بعد زرمینے سپاٹ چہرے کے" ساتھ بولی۔

بی بی! مجھے راز رکھنے آتے ہیں" شاہ میر بھی اسی کے انداز میں گویا (بڑے آئے جہان" سکندر کا ڈائیلاگ کاپی کرنے والے) زرمینے صرف سوچ ہی سکی لیکن ابھی وہ آگے بول رہا تھا" ہاں البتہ اگر تمہارا یہ چونے سے پینٹ ہوا چہرہ گھر والوں نے دیکھ لیا تو پھر وہ سمجھ جائیں گے "اس نے زرمینے کے سفید پڑتے چہرے پہ چوٹ کی تو وہ چیخ کہ رہ گئی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

گھر کے پاس پہنچ کہ شاھمیر نے اسے بتایا کہ اسکی گاڑی تھوڑی دیر میں گھر پہنچا دی جائے گی تو وہ بھی اثبات میں سر ہلا کہ اندر کو چل دی جبکہ شاھمیر خود گھر نہیں آیا اسے کچھ ضروری کام تھا۔۔۔۔

□□□□□□□

اگر ہم اپنا رخ اس شاندار قصر کی طرف کریں تو ایک مبہوت کر دینے والا منظر ہمارا منتظر ہے پورا قصر روشنیوں میں نہایا ہوا دن سے بھی زیادہ دلکش لگ رہا تھا ایسے میں اگر ہم اندر آئیں تو ہر طرف ملازم چستی سے اپنا کام کرتے دکھائی دیتے ہیں اور اُن سب کے درمیان ایک ملازمہ لڑکی بہت اداس سی کھڑی ساری ہلچل دیکھ رہی ہے

ایڈی" پیچھے سے کسی نے پکارا تو وہ چونکی اُس کا اصل نام ماریہ تھا لیکن چونکہ یہاں تمام" ملازمین کو انگریزی ناموں سے مخاطب کیا جاتا تھا اِسلیے اسے بھی اِس لڑکوں والے نام سے مخاطب کیا جاتا (انگریزوں جیسے چونچلے)

www.novelsclubb.com

جی دادی آپ کو کچھ کام تھا؟" پیچھے زرخان اور میکال کی دادی تھیں"

"تم یہاں ایسے کیوں کھڑی ہو کوئی پریشانی ہے؟"

نہیں دادی وہ میں بس کچن دیکھنے جا رہی تھی "اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ ملازمین کی" زندگیوں میں صرف پریشانیاں ہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے زرخان کے کمرے میں کافی لے جاؤ"

جی "وہ سر کو خم دیتی کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔"

اوپر اگر زرخان کے کمرے کی طرف آیا جائے تو پورا کمرہ روشنیوں میں نہایا ہوا تھا اُسے اندھیرا بالکل پسند نہیں تھا اِس بات سے انجان کہ وہ اپنی زندگی میں صرف اندھیرا ہی کما رہا ہے اُس کا نامہ اعمال سیاہ کاغذ جیسا ہے۔۔۔۔۔اِس بڑے سے پر تعیش بیڈروم کو دیکھ کہ آنکھیں مبہوت ہو جاتی تھیں۔۔۔کمرے کے اندر ہی ایک بڑی سی سٹڈی بھی تھی جہاں عموماً وہ آفس ورک کرتا تھا۔۔۔۔۔

وہ واش روم سے فریش ہو کہ نکلا تو اُسکے آئی فون پر مسلسل کسی کی کال آ رہی تھی اس نے کوفت سے فون کو دیکھا اور پھر کال کرنے والا کا نام دیکھ کر اسکے چہرے پہ واضح ناگواری ابھری جہاں لکھا تھا 'قریشی کالنگ'

اب اسکو کیا مسلہ ہے "اتنا کہہ کر اس نے فون سائلنٹ کر دیا وہ اس وقت اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اور یہ انسان ہمیشہ اسے بری خبر ہی دیتا تب ہی دروازہ ناک ہوا تو وہ سمجھ گیا کہ ایڈی کافی لائی ہے اس نے بس "کم اِن" کہنے پر اکتفاء کیا وہ اندر آئی کافی ٹیبل پر رکھ کہ مڑنے لگی تھی کہ زرخان نے اسے بلایا

ایڈی میں کریم کافی نہیں پیتا تمہارا دھیان کہاں ہے "زرخان انتہائی نرم انداز میں گویا ہوا" اگر ایڈی کی جگہ کوئی اور یہ کافی لایا ہوتا تو وہ اب تک اس پہ الٹ چکا ہوتا لیکن ایڈی خوش نصیب تھی کہ وہ زرخان کی فیورٹ تھی

ایم ریلی سوری سر آئی وِل میک آنیو ون فار یو اِن آ منٹ "ایڈی نے فوراً معزرت کی۔۔۔۔

میں نے یہ نہیں کہا کہ تم معزرت کرنے لگ جاؤ لیکن کیا بات ہے تم اتنی ڈسٹرب کیوں ہو "زرخان نے پھر اپنے ازلی نرم انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔۔

ابھی ایڈی کچھ کہتی کہ زرخان کے ہاتھ میں پڑا موبائل پھر سے تھرتھرایا۔ کوفت سے فون دیکھا پھر اسی کی کال آرہی تھی۔ اس نے ایڈی کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود کال اٹینڈ کر کہ آنکھیں بند کر کہ صوفے پر پیچھے کو ٹیک لگائی

قریشی تم کبھی صحیح وقت پر کال نہ کرنا" زرخان کے لہجے میں ناگواری واضح تھی۔"

ابھی تم میری بات سنو گے تو تمہیں واقعی لگے گا کہ میں نے بہت دیر سے کال کی ہے""" فون کی دوسری طرف سنجیدہ سی آواز آئی

اچھا جلدی بولو" زرخان کافی کا گھونٹ لیتے بولا (ویسے کریم کافی بھی اچھی ہے زرخان نے دل میں سوچا)

ایجنسی والوں کو ہمارے کام کی خبر ہوگئی ہے" الفاظ تھے یا صور کافی کا گھونٹ بھرتے" زرخان کو اچھو لگا ساری کافی فوارے کی طرح منہ سے باہر نکلی اور کپڑے بھی گندے ہو گئے لیکن ابھی اسے اِس چیز کی پرواہ نہیں تھی، دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے" زرخان انتہائی غصے کے عالم میں چینخا ماتھے کی" نسیں ابھر رہی تھی اور اسکا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے۔۔۔۔۔

ایسا ہو چکا ہے اور مجھے انکے خفیہ اڈے کا بھی پتہ لگا ہے میں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا ہے""" دوسری طرف سے کہا گیا

"تم نے باقی تو کسی کو نہیں بتایا نا اِس بارے میں"

زرخان اب اضطرابی کیفیت میں تھا۔"اور کون ہے وہ احمق، ذلیل انسان جسے میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے ابھی جو میرے خلاف آ کھڑا ہوا ہے" وہ لہجے میں حقارت لیے بولا

ابھی یہ نہیں پتا لیکن وہ کوئی میجر ہے" دوسری طرف تھوڑی خاموشی کے بعد کہا گیا۔"

اوہ تو کوئی میجر ہے پھر وہ اپنی زندگی کی الٹی گنتی شروع کر دے اور سنو الیاس کو اس بات کا پتہ نا چلے اور نہ ہی ہمارے کلائینٹس میں سے کسی کو پتہ چلے ورنہ ہم تباہ ہو جائیں گے، اور اِس میجر کیلیئے تو میں خود ہی کافی ہو جاؤں گا انہیں کیا لگتا ہے کی فوجی ہیں تو کچھ بھی کر لیں گے" آخر تک آتے آتے اس کے الفاظ بالکل زہر خندہ ہو گئے تھے۔

ٹھیک ہے" دوسری طرف سے کہہ کہ فون بند کر دیا گیا"

www.novelsclubb.com

زرخان اضطراب کی کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا،،،وہ چاہتا تو ابھی کہ ابھی اُس گودام کو تباہ کروا سکتا تھا لیکن یہ کھیل خاموشی سے کھیلے جانے والے تھا اور تب ہی اس نے کسی کا نمبر ڈائل کیا

ہیلو ہاں ہارون میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔۔ایجنسی والوں کو ہم پر شک ہے اور وہ" یقیناً ہمارے تعقب میں ہوں گے تم جلدی سے سارے خفیہ اڈے بند کرواؤ اور ہاں ایک پریس کانفرنس رکھواؤ کسی چیریٹی کے سلسلے میں تاکہ ہم اپنا ریکارڈ ٹھیک کریں"زرخان جلدی جلدی اسے ساری ہدایات دے رہا تھا"اور ہاں اِس قریشی پر مجھے پورا شک ہے یہ "ہمارے دشمنوں کے ساتھ ملا ہوا ہے اِسے کسی بات کی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے

ٹھیک ہے میں سب دیکھ لوں گا لیکن قریشی پہ تمہیں شک کیوں ہے"دوسری طرف" سے کہا گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھو ہارون اُس نے مجھے ابھی فون کیا ہے جبکہ وہ میرے ساتھ ہی آج واپس آیا ہے شک" نہ کروں تو کیا کروں ؟"زرخان کا انداز سوالیہ تھا۔۔۔۔۔

یار یہ بات تو وہ مجھے تم لوگوں کے ملیشیاء جانے سے پہلے بتا چکا تھا تمہیں وہ ٹینشن نہیں دینا" چاہتا تھا اِس لیے اب بتایا" ہارون ڈر ڈر کہ اپنی بات مکمل کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ تو تمہیں بھی پتہ تھا صرف میں ہی الو کا پٹھا ہوں جسے کچھ نہیں پتہ تھا خیر میں قریشی کو" فون کر کہ اُس جگہ کا پوچھتا ہوں میں اپنا آدمی بھیجوں گا وہاں۔۔۔" زرخان بہت ڈِسٹرب لگ رہا تھا۔۔۔

"اوکے تم فکر مت کرو میں سب مینیج کر لوں گا"

زرخان نے فون کاٹ کہ پھر دوبارہ کسی کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔۔

ہیلو قریشی تم مجھے اس خفیہ جگہ کا پتہ دو میں اپنا بندہ بھیجوں گا وہاں کل رات میں""" دوسری طرف سے پتہ نہیں کیا کہا گیا لیکن اس نے فون رکھ دیا اب اسے ہی سب دیکھنا تھا کیونکہ یہاں دوستوں کے روپ میں کتنے آستین کے سانپ تھے اسے اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔اور اصل حیرت کا جھٹکہ تو کل رات میں اسے لگنا تھا۔۔۔۔۔۔

بہت ہو گئی تھی زندگی کی چمک دمک کیونکہ اب حساب کا وقت تھا ہر اس کام کا حساب جو ہمیں تباہی کی طرف دھکیلتا ہے پہلے مکافات عمل کچھ نہ تھا لیکن اب جو کرو گے اسکا

حسابِ اسی دنیا میں دینا ہو گا زرخان بھول گیا تھا کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے کی کہاوت اسی جیسوں کے لیے تھی جو دنیا کی آسائشوں میں گم ہو کر انہیں آسائشوں کے پجاری بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ قرآن میں اسی جیسوں فرعونوں کیلئے کہا گیا ہے کہ یہ جو بنا رہے ہیں وہ مکڑی کے کمزور گھر کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□

یہ منظر ہے اگلے دن کا زرخان آفس کیلئے ریڈی ہو رہا تھا بلیو پینٹ کوٹ ہمیشہ کی طرح وجیہہ اور سنجیدہ تیار ہو کہ سیدھا اسے آفس جانا تھا نیچے دادی اور میکال ناشتہ کر رہے تھے

گڈ مارننگ بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں اتنی صبح ناشتہ تو کر لیں" میکال چہکا"

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے ویسے بھی آفس میں آج بہت کام ہے تم بھی ناشتہ کر کہ " جلدی پہنچو اللہ حافظ "زرخان تیزی سے کہہ کہ گاڑی کی طرف چلا گیا اور پیچھے دونوں نفوس حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

دادی بھائی کو کیا ہوا پہلے تو کبھی ایسا نہیں کیا" میکال پریشانی سے بولا تو دور کھڑی ایڈی" کے کان کھڑے ہوئے وہ خود بھی کچھ پریشان تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں پتہ لیکن کوئی ضروری کام ہی ہو گا بہت زمہ دار بچہ ہے میرا" دادی کے لہجے " میں پوتے کیلئے والہانہ محبت تھی۔۔۔۔۔

ہمم میں بھی چلتا ہوں اللہ حافظ "میکال کہہ کہ نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔"

▫▫▫▫▫▫▫

یہ منظر ہے ایک یونیورسٹی کا ماہ نور اپنی کلاس کی طرف جارہی تھی۔ وہ پچھلے ایک سال سے یہاں ایل ایل بی کر رہی تھی بہت مشکلوں کے بعد وہ خود راضی کر پائی تھی کسی کام کیلئے۔۔۔تب ہی اس کی کسی سے زوردار قسم کی ٹکر ہوئی اور اسکا موبائل نیچے جالگا غلطی اسکی اپنی تھی کیونکہ وہ موبائل میں غرک ہو کہ چل رہی تھی جبکہ جس شخص سے ٹکر ہوئی وہ بھی موبائل میں لگا تھا۔۔(آجکل کی نسل جو ہر وقت موبائل پہ مصروف ہوتی ہے)

www.novelsclubb.com

ایم سوری میں نے دیکھا نہیں آپکو "ماہ نور مہزب انداز میں گویا ہوئی"

محترمہ آپکو دیکھ کر چلنا چاہیے ورنہ ہر کسی سے ٹکراتی رہیں گی "سامنے موجود شخص کی" آواز کافی بھاری تھی، چہرے پہ کالا ماسک لگا تھا جو کہ آجکل کرونا سے احتیاط کے لیے ہر

کوئی لگاتا تھا۔۔۔۔ لیکن وہ شخص ماہ نور کو بہت عجیب اور بد تمیز لگا اسلیے بغیر کسی لگی لپٹی کے بولی

"مسٹر غلطی آپکی کی بھی ہے کیونکہ آپ خود بھی موبائل پر مصروف تھے"

معاف کرو بابا" سامنے کھڑا بد تمیز شخص اسے بھکاریوں کی طرح ٹریٹ کر کہ جا چکا تھا اور" وہ پیچھے دانت پیستی رہ گئی "بد تمیز کہیں کا" اور پھر خود کلاس کی طرف چلی گئی

بریک میں وہ کلاس میں ہی بیٹھی موبائل پہ مصروف تھی جب اُسے لگا کوئی مسلسل اسے گھورے جا رہا ہے اُس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی تو وہی بد تمیز لڑکا اسکی کلاس میں بیٹھا تھا۔ وہ اسے اگنور کرتی دوبارہ موبائل پہ مصروف ہو گئی جہاں کوئی گاڑیوں والی گیم لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

□□□□□□□

www.novelsclubb.com

زرخان اپنے آفس میں تھا تب ہی انٹرکام سے اپنی سیکرٹری کو اندر بلایا تو رانیہ اندر چل دی رانیہ پچھلے ایک سال سے اس جاب پر معمور تھی

یس سر آپ نے بلایا" رانیہ نے مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا"

یہ دانت نکالنا بند کرو اور شاہ میر شجاع کو کال کر کے بلاؤ" رانیہ کی مسکراہٹ غائب
ہوئی اور چہرے پر ایک سایہ ہو کہ گزرا

یس سر میں ابھی بلاتی ہوں" اور پھر وہ آفس سے چلی گئی زرخان یہ بات نہیں جانتا تھا کہ
وہ دونوں بہن بھائی ہیں

تھوڑی دیر بعد شاہ میر لفٹ سے باہر آیا اور دونوں کی نظروں کا آمنا سامنا ہوا لیکن دونوں
کی آنکھیں ہر قسم سے تاثر سے عاری تھیں ایسے جیسے کوئی اجنبی ہوں اور پھر وہ آفس میں
داخل ہو گیا

"اسلام علیکم سر! آپ نے اتنا ارجنٹ بلایا کوئی ضروری کام تھا؟"

شکر شجاع تم جلدی ہی آگئے کچھ دنوں کیلیۓ میں دوسرا بزنس بند کر رہا ہوں ایجنسی والوں
کو ہم پہ شک ہے تم آج سے فارغ ہو لیکن فکر نہ کرو تمہیں پے ملتی رہے گی اور گاڑی بھی
تمہارے پاس ہی رہے گی" زرخان بغیر کسی تمہید کے بولا اِس بات کا اندازہ لگائے بغیر
کہ اُسکی بات پہ اگلا اپنی بے روزگاری پہ پریشان ہو چکا تھا۔۔۔ کچھ دیر آفس میں سناٹا چھا
گیا شاہ میر ایک دم پریشان ہو گیا تھا جاب چلے جانے کا دکھ تھا

"سر آپ مجھےِ اس آفس میں جاب دے دیں میں بے روزگار ہو جاؤں گا"

دیکھو شجاع میں یہ تمہارے لیے ہی کر رہا ہوں تمہاری جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے اور"
ویسے بھی پے تو تمہیں ملتی رہے گی"زرخان تھوڑا بور ہو کہ بولا

نہیں سر میں ایسے پے نہیں لوں گا میں ایک خوددار آدمی ہوں تھینک یو سوچ آپ نے"
"میرے بارے میں سوچا

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی اب تم جا سکتے ہو اگر مجھے تمہارے قابل کوئی پوسٹ لگی تو"
میں بتادوں گا"زرخان کے کہنے پر وہ چلا گیا اب وہ اپنے آفس میں بیٹھا آگے کے لائحہ عمل کا سوچ رہا تھا کیا شجاع کو قتل کروادینا چاہیے کیونکہ وہ اپنی زبان کھول سکتا تھا لیکن اپنی سوچ کو جھٹکتا وہ کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ شجاع کو قتل کروادیتا تو عنقریب اتنے بڑے دلدل میں نہ پھنستا لیکن کبھی کبھار انسان کی عقل پر پردہ پڑھ جاتا اور وہ غلط لوگوں پر بھروسہ کر جاتا ہے

شاہ میر جب آفس سے باہر نکلا تو اُس کے چہرے پہ زمانوں کی سختی تھی جبڑے زور سے بھینچے ہوئے تھے اور ماتھے کی نسیں ابھری ہوئی تھیں لیکن آنکھیں ہر قسم کے تاثر سے

خالی تھیں وہ جاتے جاتے رُکا اور سیکرٹری کے ڈیسک کی جانب بڑھا جہاں رانیہ کام میں غرق نظر آرہی تھی اُس نے گاڑی کی چابی زور سے شیشے کے ڈیسک پر رکھی جہاں چھوٹی سی دراڑ آ گئی تھی رانیہ اچھل کر سیدھی ہوئی

یہ چابی لو اور اپنے باس کو دے دینا" یہ کہہ کہ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے غائب ہو" گیا

رانیہ ہونقوں کی طرح کبھی چابی کو تو کبھی شاہ میر کو دیکھتی جواب جا چکا تھا پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

شجاع ہاؤس میں سب رات کا کھانا کھا کہ اپنے کمروں میں جا چکے تھے ایسے میں اگر ہم رانیہ کے کمرے کا رخ کا کریں تو وہ اور زرمینے دونوں باتوں میں مگن تھیں تب ہی رانیہ نے زرمینے سے کہا

"یار زینی اب اسکارف اتار بھی دو کمرے میں کوئی لڑکا نہیں ہے"

ابھی اتارنے ہی لگی تھی میں "زر مینے منہ بسور کر بولی۔رانیہ پھر واش روم چلی گئی"

زر مینے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کہ اسکارف اتارنے لگی پھر اس نے اپنے بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کیا تو اسکے لمبے آبشار سے بال پوری کمر پہ پھیل گئے۔بالوں کا رنگ اوپر جڑ سے ہلکا سیاہ تھا اور نیچے تک آتے آتے بالکل بھورے ہو جاتے لیکن یہ اسکے بالوں کا نیچرل کلر تھا کوئی ڈائی نہیں وہ اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی تب ہی کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔

شاہ میر جو اپنی ہی دھن میں اندر آرہا تھا کہ اسے رانیہ سے کوئی بات کرنی تھی وہ زر مینے کو ایسے کھلے بالوں میں کھڑا دیکھ کہ ٹھٹھک کر رکا وہ اپنی زندگی میں پہلی بار زر مینے کو بغیر اسکارف کے دیکھ رہا تھا کجا کہ اسکے بال دیکھنا وہ اپنے ارد گرد سے بیگانہ اسے دیکھے جا رہا تھا جب رانیہ واش روم سے باہر آئی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر مینے نے فوراً اپنا اسکارف اٹھا کہ لپیٹا تو شاہ میر خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا اور اپنی سوچوں پر لعنت بھیجتے رانیہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

رانیہ میرے کمرے میں آؤ جلدی" شاہ میر اپنی بھاری آواز میں سنجیدگی سے بولتا واک" آؤٹ کر گیا جبکہ پیچھے رانیہ قہقہہ لگا کہ ہنس دی۔۔۔۔۔۔

زرمینے اپنا چہرہ دیکھو شیشے میں ایسے لگ رہا جیسے سفید پینٹ کر دیا کسی نے "اس بات پر" زرمینے نے غصیلی نگاہ اس پر ڈالی اور کچن کی طرف چلی گئی اسے اب چائے کی طلب ہونے لگی تھی (افففففف کیا ضرورت تھی رانیہ کی بات ماننے کی کس منہ سے اب شاہ میر صاحب کا سامنا کروں گی میرے اتنے پیارے بالوں کو نظر ہی نہ لگا دے ایسے ندیدوں کی طرح دیکھ رہے تھے ہوں) زرمینے دل ہی دل میں سوچتی چائے بنانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ چائے کپ میں ڈال رہی تھی کہ پاس پڑا موبائل بجا جس پہ لکھا آرہا تھا "Giraffe calling" اس نے مسکرا کہ کال اٹھائی۔۔۔۔۔۔

ہیلو جراف کیسے ہو؟" زرمینے نے شرارت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

میں فٹ تم سناؤ خیر تم جیسے لوگوں کو کیا ہونا ہے۔۔۔ واپس کب آرہی ہو" دوسری" طرف سے فرحان کی آواز آئی تو وہ خوشی سے جھوم اٹھی اُسکے بھائیوں کو اسکی یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں میری یاد آرہی ہے کیا؟"زرمینے کی بات پہ علی تاسف سے سر ہلاتا گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

یاد تو نہیں آرہی ہاں البتہ تمہارا رشتہ ضرور آرہا ہے"۔۔۔۔۔۔۔علی کی بات سنتے ہی" اس کا پارہ ساتویں آسمان پہ جا پہنچا اس نے فوراً کال کاٹی اور چائے کو وہیں چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی آج کا دن ہی خراب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"Bhindi call دوسری طرف علی موبائل سکرین کو دیکھ رہا تھا جہاں لکھا تھا duration 2 minutes"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

اگر اب ہم اپنا رخ اسی بوسیدہ گودام کی طرف کریں تو آج بہت خطرناک قسم کی خاموشی ہر سو پھیلی تھی طوفان سے پہلے کی خاموشی ایسے میں بلیک ہوڈی والا شخص اپنے قدموں کے نیچے پتوں کو روندتا ہوا گودام میں داخل ہو رہا تھا۔میجر اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش واضح طور پر محسوس کر سکتا تھا اور ایک پل لگا اسے پیچھے مڑنے میں اور اس نے اپنے تعاقب کار کو گردن سے دبوچ کہ دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد

میجر اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اسی بیسمنٹ والے پر تعیش آفس میں بیٹھا تھا

ہاں تو ایجنٹ اے عرف عبداللہ قریشی کیسا تھا ملیشیاء کا ٹور "کچھ دیر بعد میجر گویا ہوا"

سر میں پل پل زر خان جنیجو کی خبر لیتا رہا اُس کی ملاقات گینگ کے سر براہ سے تھی جو کہ "
انگریز ہے "زر خان جنیجو جو کہ دنیا کے سامنے بہت معتبر انسان تھا اصل میں اسکی
حقیقت بالکل الگ تھی۔۔۔۔

آجکل پاکستان میں آئے دن بچوں کے اغوا کی خبریں پھیلی ہوئی تھیں اور اس سب میں
سب سے بڑا ہاتھ زر خان جنیجو کا ہی تھا تقریباً ہر شہر میں اس نے کرائے کے لوگ
چھوڑے ہوئے تھے جو بچوں کو ہر بار الگ طریقے سے کڈنیپ کرتے تھے اور اِن بچوں
کے ساتھ ہوتا یہ تھا کہ انہیں سمگل کر کہ دبئی بھجوایا جاتا وہاں بھیج کر کچھ بچوں کے اور گنز
نکال کر ان کی لاشوں کو کتوں کی غزا بنا دیا جاتا یا پھر انہیں اسی کام کی تربیت دینے کیلئے کینیڈا
بھجوا دیا جاتا یہ کہہ کر کہ یہ یتیم اور بے سہارا بچے ہیں اور پڑھنے کیلئے بھیجا جا رہا ہے تو یہ تھا

زرخان جنیجو کا سیاہ ماضی اور سیاہ حال اور مستقبل اس سے بھی برتر۔۔۔۔۔ایک اور بدترین حقیقت کا انکشاف ہونا تھا لیکن وہ ہم اپنی کہانی میں آگے چل کہ کریں گے۔۔۔۔۔

ایجنٹ اے اور کوئی مشکوک سرگرمی جو اس نے وہاں رہتے ہوئے کی؟"میجر نے ایک" بار پھر پوچھا۔

نو سربٹ کل پاکستان آنے کے بعد آپ کے آرڈر کے مطابق میں نے اسے سب بتادیا" تھا سوائے آپکے نام کے اور اس نے کہا تھا وہ اپنا بندہ آج رات یہاں بھیجے گا آپکی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے"عبداللہ قریشی نے جواب دیا تو ایجنٹ آر نے فوراً فکر مند ہو کہ میجر کو دیکھا لیکن میجر نے آنکھوں سے پر سکون رہنے کا اشارہ کیا۔

اِس سب میں پہلی بار میجر کے چہرے پر مبہوت کردینے والی مسکراہٹ بکھر گئی جس سے اسکے دائیں گال پہ ڈمپل بنا لیکن جب بولا تو آواز سنجیدہ تھی"اس کی فکر مت کرو وہ اپنی منزل تک پہنچ گیا ہوگا"سب نے ایک ساتھ حیران نگاہوں سے اسے دیکھا تو ساری بات انکے گوش گزار کردی اور سب مطمئن ہو کہ اٹھ کھڑے ہوئے اب انہیں واپس جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر پہلے

میجر نے گردن سے دبوچ کر اُس تعاقب کار کو دیوار کے ساتھ لگایا اور ساتھ میں ایک مکا اسکے چہرے پہ رسید کیا۔۔۔۔۔۔

دیکھو میجر تم ٹھیک نہیں کر رہے تم جانتے نہیں ہو ابھی زرخان جنیجو کو "تعاقب کار نے بولنے کی کوشش کی لیکن میجر نے ایک اور مکا اسے دے مارا

ہاں واقعی میں زرخان جنیجو کو ابھی نہیں جانتا" یہ آواز تعاقب کار کو بہت شناسا لگی اس "کی سوالیہ نظروں کے جواب میں میجر نے اپنے چہرے پر سے ماسک ہٹایا۔۔۔۔۔

کالی آنکھوں میں حیرانی ابھری اس نے آنکھیں بند کر کہ دوبارہ کھولیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ جو چہرہ اس نے دیکھا ہے وہ کوئی اور ہے لیکن بار بار آنکھیں کھولنے پر بھی منظر "تبدیل نہ ہوا تو وہ بمشکل اپنا حلق تر کر کہ بولا "تم وہ میجر ہو؟

سرمئی آنکھوں نے کالی آنکھوں میں جھانک کے دیکھا اُن آنکھوں میں کچھ معنی خیز تھا کہ سامنے والا ڈرنے پہ مجبور ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔

سرمئی آنکھیں کالی آنکھوں میں گاڑھے وہ کچھ دیر بعد صرف اتنا ہی بولا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کوئی شک!!!!!!!"

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانتا" یہ آواز تعاقب کار کو بہت شناسا لگی اس کی سوالیہ نظروں کے جواب میں میجر نے اپنے چہرے پر سے ماسک ہٹایا۔۔۔۔

کالی آنکھوں میں حیرانی ابھری اس نے آنکھیں بند کر کہ دوبارہ کھولیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ جو چہرہ اس نے دیکھا ہے وہ کوئی اور ہے لیکن بار بار آنکھیں کھولنے پر بھی منظر تبدیل نہ ہوا تو وہ بمشکل اپنا حلق تر کر کہ بولا "تم وہ میجر ہو؟"

سرمئی آنکھوں نے کالی آنکھوں میں جھانک کے دیکھا اُن آنکھوں میں کچھ معنی خیز تھا کہ سامنے والا ڈرنے پہ مجبور ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سرمئی آنکھی

کچھ لوگ سمندر گہرے ہیں

کچھ لوگ کنارہ ہوتے ہیں

کچھ ڈوبنے والی جانوں کو

تنکوں کا سہارا ہوتے ہیں

کچھ لوگ کہانی ہوتے ہیں

دنیا کو سنانے کے قابل

کچھ لوگ نشانی ہوتے ہیں

دل میں چھپانے کے قابل

کیا حال سناں ئیں دنیا کو

کیا بات بتاں ئیں لوگوں کو

دنیا کے ہزاروں موسم ہیں

لاکھوں ہیں ادائیں لوگوں کی

www.novelsclubb.com

صبح اپنے آنے کی اطلاع دے رہی تھی تمام چرند پرند اپنے گھونسلوں سے باہر آرہے تھے کہ ایک نئے دن کا آغاز ہو چکا تھا کہ اللہ نے تمام حیوانوں کو ایک اور دن کی

مہلت دے دی تھی کہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہے وہ بار بار اپنے بندے کو غلطی سدھارنے کا موقع دیتا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے بستر پہ گدھے گھوڑے بیچ کہ سو رہی تھی جب الارم کی آواز پورے کمرے میں گونجی۔۔ وہ ہڑبڑا کہ اٹھ بیٹھی موبائل پہ ٹائم دیکھا تو صبح کے چھ بج رہے تھے چونکہ سردیاں تھیں اور آزان بھی پونے چھ ہوتی تھی اسلیے وہ ذرا دیر سے اٹھتی تھی۔۔ اپنا بستر ٹھیک کر کہ وہ واشروم کی طرف چلی گئی وضو وغیرہ کر کہ نکلی اور نماز ادا کرنے کے بعد قرآن لے کہ بیٹھ گئی۔۔

سورۃ العنکبوت کی اگلی آیات کی تلاوت کرنی تھی۔۔۔

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے"

سورۃ العنکبوت آیت نمبر 4:

"یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں"

اب وہ خود سے آیت کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ تو بہت آسان آیت ہے یعنی اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم لوگ جو بھی (
برے کام کرتے ہیں تو اسکی سزا ہمیں مل کہ رہتی ہے یعنی کہ ہم لوگ کوئی گناہ کرتے ہیں
تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دیکھا جائے گا کیونکہ اللہ ہمیں ہمارے اعمال کی سزا دیتا ہے اور
ہمارا یہ گمان بالکل غلط ہے کہ اللہ ہمیں ہمارے کیے کی سزا نہیں دیگا اُس کے ذہن کے
پردوں میں ایک منظر لہرایا۔۔۔

ماہ نور ایسے کپڑے نہ پہنا کرو گناہ ملتا ہے کتنی بار کہا ہے تمہیں قبر میں کیا جواب دو گی خدا"
ماہ نور کی امی برہمی سے بولی تھیں۔۔۔ "کو

امی پلیز پھر سے لیکچر مت شروع کیجیے گا جو ہو گا دیکھا جائیگا میں کون سا مرنے والی"
ماہ نور ناگوار لہجے میں بولی تو صوفیہ صاحبہ کو غصہ آگیا۔۔۔ "ہوں

کیا بکواس کرتی رہتی ہو اور اسلام کوئی مزاق نہیں کہ دیکھا جائیگا اب جا کہ کپڑے"
)صوفیہ اُس کے برہنہ بازوؤں والے لباس کی طرف اشارہ کرتے بولیں۔۔۔ "بدلو

ذہن کے پردوں سے ماضی کی دھند جھٹی تو وہ حال میں واپس آئی اور اگلی آیت کی
تلاوت شروع کی۔۔۔

جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو تو بے شک اللہ کی معیاد ضرور آنے والی ہے اور وہی سنتا جانتا"
ہے اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے بیشک اللہ
اب وہ اپنے دماغ میں ان آیات کو سمجھنے کی کوشش "بے پرواہ ہے سارے جہان سے
کررہی تھی۔۔۔

یعنی کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے یا پھر ثواب کی امید رکھتا ہے یا کوئی ایسا انسان جو گناہگار (
ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اُسے عزاب یا ثواب سے نوازدے گا یعنی جس کا
بھی وہ حقدار ہو گا لیکن اُس عزاب و ثواب کے لیے ایک وقت مقرر ہے یعنی قیامت کا دن
جب ہمارا حساب ہو گا، جب ہمارے اعمال یہ مقرر کریں گے کہ ہم جنت کے حقدار ہیں یا
جہنم کے اور اُسی دن کیلئے ہمیں عمل صالح کرنا ہے تاکہ آخرت میں ہم اپنے نبی کے سامنے
شرمندہ نہ ہوں، ہم اِس بات پر نادم نہ ہوں کہ ہم نے دنیا کی زندگی
کھانے، پینے، سونے، موبائل استعمال کرنے اور دنیاوی آسائشوں کے پیچھے بھاگنے میں
) گزار دی

اِس آیت کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے آج سے چار سال پہلے کا ایک منظر یاد آیا
تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یار زر مینے میں ایک بات سوچ رہی ہوں کہ اگر میں پانچوں نمازیں نہ پڑھوں تو گناہ کیوں ملتا ہے مطلب اللہ کے پاس تو پوری کائنات ہے عبادت کیلئے پھر میری عبادت سے

ماہ نور پر سوچ لہجے میں بولی تھی جس پہ زر مینے کا جواب "کوئی فرق تو نہیں پڑھنا چاہیے

بھی داد طلب تھا۔۔۔

ماہ نور پتہ ہے میں نے ایک ناول پڑھا تھا مصحف اُس میں ایک لڑکی نے بالکل یہی سوال"

زر مینے نے پوچھا تو ماہ نور نے نفی میں "کیا تھا پھر پتہ ہے کیا جواب دیا تھا اُس کی ٹیچر نے

سر ہلایا۔۔

تمہارے سوال میں تمہاری بات کا جواب ہے تم کہہ رہی ہو کہ اللہ کے پاس پوری"

کائنات ہے عبادت کیلئے تو ہاں اللہ کے پاس تو پوری کائنات ہے جو اُسکی حمد و ثنا بیان کرتی ہے لیکن تمہارے پاس کوئی بھی موجود نہیں ہے جو اللہ سے تمہارے گناہوں کی بخشش کروائے وہ ایک انسان جسکے کہنے پہ اللہ تمہارے گناہ بخش سکتا ہے وہ تم خود

"۔۔۔۔۔۔ڈرامائی انداز میں چھوٹا سا وقفہ لیکے پھر وہیں سے سلسلہ کلام جوڑا" ہو

دیکھو اللہ کو بالکل کوئی فرق نہیں پڑتا ہمارے نماز پڑھنے نہ پڑھنے سے بلکہ یہ تو ہمارے لیے

ہے کہ ہماری آخرت سنور جائے یعنی ہم نماز اپنے لیے پڑھتے ہیں اپنا نامہ اعمال درست کرنے کیلیئے"

"میرا کو سنڈے اگلے سے کمرے میرے تم جاؤ اب ہے ٹھیک چلو اچھا mdcat ہے

اور بس ماہ نور کا صبر اتنا ہی تھا اِس سے "خود تو ڈاکٹر بن رہی ہے محترمہ مجھے بھی بننا ہے آگے وہ تلخ ماضی کو سوچ نہیں سکتی تھی۔اُسے سخت نفرت ہو گئی تھی پاکستان کے educational system سے اور اس پرانی ماہ نور سے حالانکہ قصور یہاں ناں تو پاکستان کے تعلیمی نظام کا تھا ناں ہی ماہ نور کا بلکہ یہ ہماری قسمت ہوتی ہے جو ہمیں کہیں بھی لے جاتی ہے جو ہمیں اُس رستے پہ لے کر جاتی ہے جو ہمارے لیے مقرر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

اِسی صبح اگر ہم رخ کریں سکندر ہاؤس کا تو وہاں اِس وقت تمام لوگ لمبی تان کے سو رہے ہیں سوائے ایک کمرے کے جہاں اِس وقت بھی روشنی ہے۔۔۔۔ یہ روشنی صرف اُس پاک ذات کی محبت میں ہے جس نے ہمیں تخلیق کیا ہے اِس وقت انسان اپنے محبوب کیلیئے ہی جاگا کرتا ہے اور وہ بھی اِسی لیے جاگی ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ کمرا ہے زر مینے سکندر کا اگر ہم اندر جھانکے تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جائے نماز پہ بیٹھی دعا مانگ رہی ہے، چہرے سے ہلکی سی اداسی چھلک رہی تھی۔۔ نجانے کیوں سب کا ماضی اتنا اُداس ہوتا ہے یا پھر کچھ لوگ ہوتے ہیں جو ماضی میں آزمائش کے سفر سے گزر چکے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اِس آزمائش کے سفر سے مستقبل میں گزرنا ہوتا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ انسان کی ساری زندگی ایک آزمائش کے جیسے ہوتی ہے ہمیں یہاں بہت کچھ سیکھنے کیلیئے بھیجا گیا ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مشکلات صرف اُن کے مقدر میں ہیں تو وہ غلط سمجھتے ہیں کیونکہ یہ دنیا ہر کسی کیلیئے ایک امتحان ہے اور اِس امتحان میں وہ لوگ پاس ہوتے ہیں جو اپنے خالق کے بتائے رستے پہ چلتے ہیں اور ہمارے خالق کا بتایا رستہ یہ ہے کہ ہم ہر مشکل میں صبر سے کام لیں اور اُس سب کیلیئے اپنے رب کا شکر ادا کریں جو ہمارے پاس موجود ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُس کے ذہن کے پردے میں "زر مینے میرا بچہ گر جاؤ گے ساں ئیکل آرام سے چلاؤ" ایک مردانہ آواز گونجی جس پر وہ بلک بلک کہ رودی یہ آواز جب جب اُسے یاد آتی تب تب وہ ایسے ہی بلک بلک کہ رودیتی پھر اُسکے ارد گرد ایک اور آواز گونجی

نگہت میری بیٹی سے گھر کے کام نا کروایا کرو یہ صرف ڈاکٹر بنے گی اور اپنے باباجانی کا نام روشن کرے گی" اور ایک بار پھر وہ پھوٹ پھوٹ کے رودی۔۔۔

کیوں اللہ میاں کیوں اللہ تعالیٰ پلیز میرے بابا مجھے لوٹادیں پلیز اللہ تعالیٰ پلیز آج سات سال ہو گئے ہیں وہ کب آئیں گے اللہ تعالیٰ وہ کب آئیں گے"

اور بس ایک یہ سوال تھا جسکا جواب یہاں موجود کسی انسان کے پاس نہ تھا اور کچھ سوالوں کے جواب نہ ملنے میں ہی بہتری ہوتی ہے کیونکہ کچھ جواب آپکو اندر تک ہلا کہ رکھ دیتے ہیں لیکن خدا کی ذات بہت بے نیاز ہے وہ اپنے بندے کو جب تکلیف میں ڈالتا ہے تو اُس سے بڑھ کر عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔

دعامانگ کہ اب وہ قرآن کی تلاوت کرنے جارہی تھی وہ روز فجر کی نماز کے بعد سورۃ یاسین کی تلاوت کرتی تھی۔۔۔

آج اسکو ماموں کے گھر سے آئے دو ہفتے ہو گئے تھے، کل اسکی سالگرہ تھی عموماً تو وہ سالگرہ کیلئے کچھ خاص انتظامات نہیں کرتی تھی لیکن بڑے ماموں ہر سالگرہ پہ اُسکی دعوت کرتے تھے ایک طرح سے اُنھوں نے کبھی زرمینے کو باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی وہ مقدر کے لحاظ سے بہت خوش قسمت تھی کہ اسے تمام رشتے محبت کرنے والے ملے تھے۔ ابھی تک ماموں کے گھر سے کوئی بلاوا نہیں آیا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ شام تک وہ خود اِن سب کو لینے کیلئے پہنچ جائیں گے۔۔۔۔

□□□□□□□

ایک رات پہلے:

یہ منظر ہے ایک بلند و بالا عمارت کا جو دِکھنے میں ایک عام سی عمارت دکھتی ہے مگر اصل میں یہ ہے

"Inter - Services İntelligence Department"

www.novelsclubb.com

کا علم ظاہر ہے ہر انسان کو نہیں بتایا جاتا ناہی میں exact location ِ اس جگہ کی اپنی کہانی میں یہاں کا اصل پتا بتاؤں گی۔۔۔

اندر آکر دیکھا جائے تو یہاں قطار در قطار کمرے ہیں کچھ کمروں میں لیڈی ہیڈ بیٹھی ہیں جو مسلسل کمپیوٹر پہ مصروف ہیں اور ساتھ ساتھ ہدایات بھی دے رہی ہیں۔۔۔ عمارت کے پچھلے حصے میں ایک بہت بڑا گراؤنڈ ہے جہاں نئے جوانوں کو تربیت دی جاتی ہے۔۔۔

ایسے میں اگر ہم ایک کمرے کا رخ کریں تو وہاں آٹھ دس جوان ایک horizontal line میں نہایت ایکٹو ہو کہ کھڑے اپنے ہیڈ کو سن رہے ہیں۔۔۔

میجر حیدر آج پرچم ستارہ والے یونیفارم پہنے، پاؤں میں بھاری گھٹنوں سے ذرا نیچے تک آتے فوجی بوٹ پہنے سر پر فوجی ٹوپی کیے ایک خوب صورت انسان لگ رہا تھا۔۔۔ یہ بات تو سچ ہے کہ فوجی وردی میں وہ اپنے سادے حلیے سے بھی زیادہ پر اسرار لگ رہا تھا۔۔۔ ہلکی سرمئی آنکھوں میں ایک جنون تھا،، اپنے ملک کی خاطر سب کچھ کر ڈالنے کا جنون۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میجر نے اپنے ازلی "ہم دشمن کو بتائیں گے کہ یہ ملک لاوارث نہیں ہے،،انڈرسٹوڈ"
رعب دار لہجے میں کہا تو وہاں موجود تمام جوان بیک وقت بولے

"Yes Sir!!"

ایجنٹ 89 تم میرے ساتھ ہو گے!!! جبکہ کیپٹن حسن آپ باقی جوانوں کو لے کر بعد
"میں آئیں گے جب میں گرین سگنل دوں گا

کیپٹن حسن اپنی عادت کے برعکس سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔ " !!!!اوکے سر"

میجر نے سنجیدہ لب و لہجے "اب آپ سب جائیں اور پلان پہ کام کریں یاد رہے 8 جنوری"
میں کہا اور روم سے باہر نکل گیا جبکہ باقی تمام جوان پلان پر عمل کرنے کی تیاریوں میں
مصروف ہو گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

زر مینے تیار ہو کہ نیچے آئی تو روز کی طرح آج بھی ناشتے کی میز پر دونوں بھائیوں نے خوب رونق لگائی ہوئی تھی۔۔فرحان کی نظر زر مینے پہ پڑی تو اُسکے ہونٹ شریر سی زچ کر دینے والی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

فرحان نے زر مینے کی طرف "آؤ بھنڈی ہم تمہارے بارے میں ہی بات کر رہے تھے" سنجیدہ نگاہوں سے دیکھتے صاف شفاف جھوٹ بولا جس پر آیان کی زبان میں کھجلی ہوئی۔۔۔۔

اِن الفاظ پہ فرحان نے اسے "بھائی ہم تو ٹرپ کی بات کر رہے تھے جھوٹ مت بولو" "تو چپ رہ ہر وقت پٹر پٹر کرتا رہتا ہے" سخت قسم کی گھوری سے نوازا

زر مینے ناشتے پہ اپنے ہاتھ صاف کرتے "کیا مسلہ ہے علی جلدی بکو مجھے دیر ہو رہی ہے" بولی۔۔۔

میری پیاری بھنڈی میں نے تمہیں کچھ بتایا تھا ناجب تم ماموں کے گھر" آخر میں فرحان کے لب شریر "تھی،،،،،،،ارے یار وہی،،،،،،،رشتے والی بات ابھی" مسکراہٹ میں ڈھلے اور داد طلب نظروں سے نگہت کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو

دیکھنا بھنڈی کیا شور مچائے گی اور جواب میں نگہت نے بیٹی کی طرف دیکھا جو خونخوار نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جراف کہیں کے تم خود ہی کیوں نہیں کر لیتے شادی پہلے حد ہو گئی ہے کیسا بھائی ہے میرا" لڑکیوں کے بھائی تو ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے منہ سے بہن کی شادی کے الفاظ بھی نہیں نکلتے اور ایک میرا نکما بے شرم بھائی ہے جو مجھےِ اس گھر سے نکالنے پہ تلا ہوا ہے زرمینے "نکلتے اور ایک میرا نکما بے شرم بھائی ہے جو مجھےِ اس گھر سے نکالنے پہ تلا ہوا ہے کے تو جو منہ میں آیا وہ بول ڈالا والی مثال تھی لیکن فرحان بھی کہاں کسی سے کم تھا اپنے فرضی کالر جھاڑتے وہ مغرور سے لہجے میں بولا۔۔۔

اوہ ہیلو خبردار نکما نہ کہنا مجھے ماشاءاللہ سے اپنا بزنس دیکھ رہا ہوں تمہاری طرح لوگوں کے" فرحان "ہسپتالوں میں کام نہیں کرتا،،،،،، رہی بات شادی کی تو وہ پہلے تمہاری ہی ہو گی نے بھی اگلے پچھلے سارے حساب چکتا کیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بس کرو اب دونوں زرمینے یہ تمہیں تنگ کرنے کیلئے کہہ رہا ہے اور کچھ نہیں ہے" نگہت دونوں کی صُلح صفائی کراتے ہوئے بولیں جبکہ بات وہ سچ "اب جاؤ دیر ہو رہی ہے ہی بول رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے آفس ڈراپ کر دو میری گاڑی ورکشاپ پہ کھڑی ہے !!!!میری پیاری زر مینے"

فرحان بولا تو زر مینے نے فوراً جواب دیا

اچھا تو بھنڈی سے سیدھا پیاری زر مینے ہو گئی میں،،،، جلدی پہنچو باہر دونوں میں انتظار"

زر مینے بھی ایک ادا سے کہتی فوراً باہر کو چلی گئی جب پیچھے فرحان "نہیں کروں گی

بڑبڑایا،،،،

"کیا کروں مطلب کیلئے گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے"

نگہت ذرا "علی تمیز کر لو کچھ ایک ہی بہن ہے اُسکا بھی جینا حرام کیا ہوا ہے تم نے جاؤ اب"

برہمی سے بولیں تو وہ برے برے منہ بناتا چلا گیا اور پیچھے پیچھے آیان بھی چلا گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□

وہ ابھی ابھی تیار ہو کر کمرے سے نکلا تھا،سیاہ شلوار قمیض میں "شا ھمیر کہاں جا رہے ہو"

اسکی پرسنیلٹی اور بھی پرکشش لگ رہی تھی ایسے کہ دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے۔۔۔

یک لفظی جواب دوسری طرف سے آیا تھا جس پر رانیہ کے ماتھے پہ بل "آفس"
پڑے۔۔۔

اِس سے پہلے "کون سا آفس، کیسا آفس کچھ دن پہلے ہی تو باس نے تمہیں۔۔۔۔۔"
کہ رانیہ کچھ بولتی شاھمیر نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔۔

اتنا اتنا کھانا حظم کر لیتی ہو تو یہ بات بھی حظم کر لو گھر میں کسی کو پتہ نہ لگے میری جاب"
نہیں ہے اب!!!!"

رانیہ کو بے اختیار اپنے اکلوتے بھائی پہ ترس آیا جو بے روزگار ہو چکا تھا۔۔۔۔ ویسے تو گھر
کے سارے معاملات بڑے اور چھوٹے ماموں دیکھتے تھے لیکن اپنے لیے وہ ایک جاب کر
رہا تھا اور اب وہ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

رانیہ نے ایک اور سوال پوچھا تو شاھمیر "تو پھر کیا تم نے ڈیڈ کی کمپنی جواں ئن کر لی ہے"
چڑ گیا۔۔۔

یار فرحان کے آفس جا رہا ہوں،،، ابھی میرا دماغ نہیں خراب ہوا کہ ڈیڈ کا آفس"
یہ کہتے ساتھ وہ نکل جانا چاہتا تھا جب رانیہ ایک بار پھر بولی۔۔۔۔ "جواں ئن کر لوں

زر مینے کا برتھڈے ہے کل،،،ڈیڈ شام کو لے آئیں گے اسے اور پھو پھو کو،،،، تم نے" اُسکےِ اس طرح بولنے پر شاھمیر کو "کبھی اسے کوئی گفٹ نہیں دیا آج لے آنا پلیز شرمندگی کا احساس ہوا لیکن وہ تاثر بھی اگلے پل ہی غائب تھا۔۔۔۔

"میرے لیے گفٹ دینا معنی نہیں رکھتا،،، میں اسے وش تو کر دیتا ہوں"

رانیہ کی بات کو "ہاں وہ بھی تب جب وہ یہاں آتی ہے ورنہ تم تو اسے وش بھی نہ کرو" نظر انداز کرتا وہ باہر کو نکل گیا۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□

رانیہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھی موبائل پہ مصروف تھی جب کسی نے زور سے ڈیسک بجایا تو اس نے سہم کہ اوپر دیکھا اور سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کہ چہرے پر ناگوار تاثر ابھرا جسے فوراً چھپا لیا گیا،،،،

میکال کے لہجے میں برہمی "مس رانیہ!! کیا آپ موبائل استعمال کرنے آتی ہیں آفس" واضح تھی۔۔۔۔

سر میں ایک ضروری کام کر رہی تھی زرخان صاحب کی میٹنگ کی ڈیٹ فکس کرنی" رانیہ اپنی صفائی میں فوراً بولی۔۔۔۔۔ "تھی

کھیل رہی Subway surfer جھوٹ مت بولو میں نے خود دیکھا ہے تم" میکال فرضی کالر جھاڑتے ہوئے " تھی،،، ویسے تم اِس گیم میں میرا ریکارڈ نہیں توڑ سکتی بولا اور عین اُسی وقت زرخان اپنے آفس سے نکلا۔۔۔۔۔

مسٹر میکال آپ یہاں گیمز ڈسکس کرنے آتے ہیں، اپنے آفس میں جائیں اور ساری" زرخان کہہ کہ رانیہ کی طرف مڑا جبکہ میکال رانیہ کو ایک غصیلی نگاہ "فائلز چیک کریں سے دیکھتا آفس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مس رانیہ موبائل سائڈ پہ رکھیں اور ابھی میرے دو گیسٹ آئیں گے انھیں میرے" آفس میں بھیج دینا

زرخان بول کہ اپنے آفس روم کی طرف "زیادہ سوال جواب کرنے کی ضرورت نہیں
چلا گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد لفٹ کا دروازاہ کھلا تو دو مرد نظر آئے۔۔ایک شخص نے جینز شرٹ
پہن رکھی تھی ہاتھوں میں بینڈز اور کان میں بالی جبکہ دوسرے نے تھری پیس سوٹ پہن
رکھا تھا دیکھنے میں دونوں ہی وجیہہ لگتے تھے مگر چہروں پہ عجیب سے تاثر تھے۔۔۔اُن
میں سے ایک بالی والا شخص سیکرٹری ڈیسک کی طرف آیا اور رانیہ کو مخاطب کیا جو ہنوز
موبائل پہ مصروف تھی۔۔۔۔

بالی والے شخص نے اپنے نام کی بجائے تھری "میڈم اپنے باس کو بتاؤ ہارون آیا ہے"
پیس سوٹ میں ملبوس شخص کا نام بتایا۔۔رانیہ نے عجیب نظروں سے اُس لوفر شخص کو
دیکھا جو حلیے سے چرسیوں سے کم نہ لگ رہا تھا۔۔۔

رانیہ بولی تو وہ شخص ایک "سر یہ ساتھ والا آفس باس کا ہے وہ آپکا ویٹ کررہے ہیں"
دلفریب مسکراہٹ اُسکی طرف اچھالتا آفس کی طرف بڑھ گیا اور پیچھے پیچھے دوسرا شخص

بھی اندر کو چل دیا جبکہ رانیہ زیر لب اُسے گالیوں سے نوازتی اپنے کام میں مگن ہو گئی (موبائل استعمال کرنے کا کام)۔۔۔۔۔

زر خان لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا جب وہ دونوں بغیر دروازہ نوک کیے آفس میں داخل ہوئے اور زر خان جانتا تھا کہ یہ بد تہذیبی کس بندے کی ہو سکتی ہے اِس لیے کچھ نہ بولا۔۔۔۔۔

بالی والا شخص صوفے پہ بیٹھا اور دونوں پاؤں کینچی "کیا چل رہا ہے !!!ہیلو باس" صورت میں سامنے موجود میز پہ رکھے جبکہ دوسرا شخص شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

"!!!بہتر ہے کہ ہم کام کی بات کر لیں کیوں ہارون"

زر خان اِس وقت مزاق کے موڈ میں بالکل نہ تھا اور ویسے بھی جو کچھ پچھلے دو ہفتوں سے چل رہا تھا ایسے میں وہ صرف کام پہ دھیان دینا چاہتا تھا۔

ہارون بولا تو زرخان "اب تم یہ بتاؤ کہ اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا ہے !!! ہاں بالکل"
نے دوسرے شخص کی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ تم دونوں کو کس نے بتایا کہ آرمی کو ہمارے کام کا علم ہو چکا"
زرخان نے دونوں کو سوالیہ انداز میں دیکھا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے "ہے؟
لگے۔۔۔۔

دوسرا لڑکا بولا تو زرخان نے نفی میں "کیا مطلب اِس ہارون نے تمہیں کچھ نہیں بتایا؟"

"میں بتاتا ہوں رکو" سر ہلاتے ہوئے ہارون کو دیکھا۔۔۔

اِن الفاظ پہ زرخان نے چونک کہ دونوں کو دیکھا "مجھے یہ سب شاھمیر نے بتایا ہے"
آنکھوں میں بے یقینی سی بے یقینی تھی وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا جس شخص کو قتل کرنے
کے منصوبے بنا رہا ہے اسی نے آکہ ساری اطلاع دی ہے۔۔۔۔

مطلب ایسا کیسے ہو سکتا ہے جب میں نے اُسے جاب سے نکالا تھا اُس نے !آر یو شیور"
زرخان اب بھی حیران تھا۔۔۔ "مجھ سے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی

www.novelsclubb.com

ہارون نے " اُس نے اِسلیے نہیں بتایا ہو گا کیونکہ شاید اسے لگا ہو ہم تمہیں بتا چکے ہیں" اپنی بات کہی۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آج سے پہلے میں اتنا ڈمپ کبھی نہیں ہوا یہ کیا بکواس چل رہی ہے" کافی غصے کے عالم میں ابھی وہ کچھ اور بولتا تب ہی اُس کے دماغ میں ایک بات کلک "

"ایک بات بتاؤ شاھمیر کو کون سی وحی ہوئی تھی کہ آرمی ہمارے پیچھے لگی ہے" ہوئی

اُس نے سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا اور استہزاء انداز میں خود ہی بولا

اِس بات پہ موجود دونوں نفوس نے گڑبڑا کہ "یقیناً یہ بات بھی تم لوگوں کو پتہ ہو گی" ایک دوسرے کو دیکھا اور تھوڑی سی ہمت مجتمع کر کہ ہارون بولا۔۔۔

ہارون نے پہلے واضح کرنا "میں تمہیں بتاتا ہوں ساری بات لیکن پلیز غصہ مت کرنا" چاہا تاکہ وہ غصہ نہ کرے۔۔۔۔زرخان اُس کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔۔

جس دن تم ملیشیاء گئے تھے اُس دن میں تمہارے بعد آفس سے نکل رہا تھا جب میں نے" دیکھا ایک عجیب سا شخص میری گاڑی کے اوٹ میں چھپا ہوا تھا اور فون پہ کسی کو کچھ بتا رہا تھا اُس آدمی کی حرکتیں کافی مشکوک لگ رہی تھیں میں اُس پر کبھی شک نہ کرتا اگر وہ آفس

کے داخلی دروازے کی تصویریں نہ بناتا اور تب ہی میں نے شاھمیر کو دیکھا وہ آفس سے نکل رہا تھا،،،میں اس کے پاس گیا،،،،،،

شاھمیر وہ بندہ دیکھ رہے ہو میری گاڑی کے "

"پیچھے یہ مجھے کچھ گڑ بڑ لگ رہا ہے اس کا پیچھا کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ کون ہے کیا کرتا ہے

ہارون ابھی آگے کچھ بولتا کہ دوسرا شخص بول "شاھمیر کو بول کہ میں وہاں سے نکل گیا

پڑا۔۔۔

سر "پھر میں بتاتا ہوں کیا ہوا،،،،اُس نے ہارون کی بجائے مجھے فون کر کہ بتایا،،،،،،"

میں اُس کے پیچھے گیا تھا وہ ایک بہت عجیب سے محلے میں گیا تھا یہ مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ

وہ جگہ اُس کی اصل رہائش ہے یا نہیں لیکن جس گھر میں وہ گیا تھا وہاں کوئی اور موجود نہیں

تھا میں نے اُس سے پوچھا کہ وہ آفس کے باہر کیا کر رہا تھا، وہ کچھ بھی بتانے سے انکاری تھا

کیلئے یہ سب کر AAJ ،اُس کی اچھی طرح دھلائی کرنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ کسی

"رہا ہے۔۔۔۔۔

زرخان بڑی دلچسپی سے سب سن رہا تھا جب اِس "کیا چیز ہے AAJ ایک منٹ یہ" بات پہ چڑ کہ بولا تو بالی والے شخص نے جواب دیا۔۔۔۔

"Agent Angry Jaguar"

"یہ مطلب ہے اِس نام کا،،، شاھمیر نے بتایا تھا کہ وہ اسی کے کہنے پہ ہمارا پیچھا کر رہا تھا یہ کیا بکواس ہے اور یہ ابھی مجھے جانتا نہیں ہے اِس سے "زرخان کے ماتھے پہ بل پڑے ہارون کچھ سوچتے "پہلے بھی آیا تھا ایک میجر اُس کا کام تمام کر سکتا ہوں تو یہ کیا چیز ہے ہوئے دوبارہ بولا۔۔۔۔۔

"بٹ وہ راشد کا بچہ کہاں غائب ہے تم نے اُسے بھیجا تھا نا آرمی والوں کے خفیہ ٹھکانے پر" وہ کمینا پکڑا گیا تھا۔۔۔۔۔ اُسی رات ایک پارسل رسیو ہوا تھا مجھے جس پہ لکھا تھا"

www.novelsclubb.com

"Your man is dead "

کمال ہے ویسے دیکھنے کو تو آرمی والے ملک کے محافظ بنے پھرتے ہیں اور ایسے ہی کسی کا" قتل کر ڈالا ہم میں اور فوج میں فرق کیا رہ جاتا ہے اب، بیوقوف عوام فوج کو اپنا محافظ

ہارون تاسف سے بول رہا تھا جبکہ بالی والے شخص کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا " سمجھتی ہے تھا۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں مجھے نہیں لگتا کہ انھوں نے اُسے مارا ہو گا"

خیر جو بھی ہے ہمیں اِس کے خلاف ایکشن لینا ہے "زر خان پر سوچ لہجے میں بولا

"چھوڑوں گا تو میں بھی نہیں اِس میجر کو

"ہمم صحیح کہہ رہے ہو !!!! خیر اب ہم چلتے ہیں"

اور پھر وہ دونوں آفس سے نکل گئے جبکہ بالی والے شخص نے جاتے ہوئے رانیہ کو آنکھ

وہ زیر لب اُسے گالیوں سے نوازتی کام میں مگن " کمینا کہیں کا"ماری جس پہ وہ تلملا اٹھی ہو گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

اب ہم آپ کو لے چلتے ہیں دو ہفتے پہلے کی اُس رات میں جہاں میجر نے اپنے تعاقب کار کو پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

بمشکل ہلک تر کر کہ تعاقب کار صرف اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔۔۔۔ "تم ہو وہ میجر"

سرمئی آنکھوں نے کالی آنکھوں میں جھانک کے دیکھا کچھ تھا اُن آنکھوں میں۔۔۔۔۔

اچھا ٹھرو میں تمہیں اپنا مکمل "میجر بولا تو لہجہ استہزاء تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "کوئی شک" تعارف کرائے دیتا ہوں،،،،،،مابدولت کو فوج میں میجر حیدر کے نام سے جانا جاتا ہے،،،،، شش شش،،،،،چپ میری بات سنو!!! تم شاید مجھے کسی اور نام سے جانتے اب اِس کا مطلب تم خود AAJ ہو گے۔۔۔ہاں ایک اور نام سے مجھے جانا جاتا ہے "سوچ لو

تعاقب کار نے چالاکی کرنے کی کوشش کی تو میجر نے اُس کا سر دیوار میں دے مارا۔۔۔

راشد میاں تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے شاید تبھی مجھ سے پنگا لے رہے ہو!!!!"
"مطلب تمہیں لگتا ہے کہ تم کوئی چالاکی کرنے کی پوزیشن میں ہو

دیکھو تم اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ زر خان تمہاری نسلوں کو بھی برباد کر دے "

راشد نامی تعاقب کار اپنے ڈر کو پس پشت "گا،،، تم جانتے نہیں ہو وہ کتنا طاقت ور ہے

ڈالتے بولا تھا جبکہ سامنے کھڑے شخص کو جوں بھی نہ رینگی۔۔۔

نکال کہ کسی کے نمبر پہ ایک ٹیکسٹ بھیجا اور پھر منتظر سا private cell میجر نے اپنا

کھڑا ہو گیا جبکہ راشد نامی شخص کو ویسے ہی دیوار کے ساتھ لگا رکھا تھا جس میں اتنی مار

کھانے کے بعد اب اتنی سکت بھی نہ تھی جوابی وار کر سکتا اور تب ہی ایک گاڑی اُن کے

قریب آ کر رکی اور اُس میں سے دو وردی میں ملبوس جوان باہر نکلے اور دونوں نے بیک

وقت میجر کو سیلوٹ پیش کیا جس پہ میجر نے بھی جوابی سیلوٹ پیش کیا۔۔۔۔

"سر! آپ اِسے ہمارے حوالے کر دیں اور سمجھیں کہ یہ شخص اِس دنیا میں تھا ہی نہیں"

وردی میں ملبوس ایک جوان اپنی رعب دار آواز میں بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم گڈ! ہم نے اِس شخص کو اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا!!! اب لے چلو اِسے"

میجر نے بولتے ہوئے ایک مخصوص اشارہ کیا جس پر ایک جوان سر ہلا کہ آگے بڑھا اور

ایک انجیکشن تعاقب کار کی گردن میں گھسا دیا جس سے وہ وقتی طور پر ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وردی میں ملبوس جوانوں نے سیلوٹ کر کہ جانے کی اجازت چاہی "سر اب ہم چلتے ہیں" اور میجر کے اشارے پہ واپس چلے گئے۔۔۔۔۔۔

جبکہ میجر وہیں ایک سیگریٹ سلگا کہ کرسی پر بیٹھ گیا ایک ہاتھ سے سیگریٹ پکڑے دوسرا ہاتھ جیب میں ڈال رکھا تھا جو کسی چیز کی تلاش میں تھا اور پھر اپنی مطلوبہ شہ ملنے پر اُسے آنکھوں کے سامنے کیا۔۔۔۔وہ ایک لاکٹ تھا چین کے بغیر شاید چین اپنے اصل مالک کے پاس ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

لاکٹ انتہائی خوبصورت تھا جس پر ایک چھوٹا سا ہیرا جگمگا رہا تھا۔۔۔۔لاکٹ کو دیکھتے ہوئے میجر زیر لب بڑبڑایا

www.novelsclubb.com

"I feel closer when we're apart"

اور پھر ایک دم سے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور واپس جانے کیلئے قدم بڑھا دیے۔۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

اب اگر ہم واپس اُسی دن پہ آئے جہاں سے ہم پیچھے گئے تھے تو ہم دیکھتے ہیں کہ شجاع صاحب زر مینے کو لینے پہنچ چکے تھے۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح ایک ہفتے کا سامان رکھ کہ جانے کیلئے تیار تھی۔۔۔۔۔

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ خود پہ ایک آخری تنقیدی نگاہ ڈال رہی تھی۔۔۔اُسکی برتھڈے تو کل یعنی 8 جنوری کو تھی لیکن کیک آج کٹنا تھا کیونکہ کل شجاع ماموں آفس کے کام کے سلسلے میں کراچی جارہے تھے اور واپسی دو دن بعد ہونی تھی۔۔۔۔

اُس نے سیاہ رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی، قمیض کرتا سٹائل میں سلائی کی گئی تھی قمیض پہ میرون کڑھائی تھی جو اسے اور دلکش بنا رہی تھی، شیفون کے بلیک ڈوپٹے کو حجاب کی طرح لپیٹا ہوا تھا، چہرے پہ ہلکا میک اپ، آنکھوں میں کاجل اور مسکارا اور لبوں پہ ہلکے گلابی رنگ کا لپ گلوس لگا رکھا تھا، خود کو دیکھ کر مسکرائی تو لب کے نیچے بننے والا

www.novelsclubb.com

چھوٹا سا گڑھا بھی مسکرایا تھا جبکہ اُسکے گال پہ بھی ایک گڑھا بنتا تھا جو اُسکی خوبصورتی میں اور بھی اضافہ کرتا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ فوراً نیچے کو بھاگی کیونکہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اور اُسی کا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔

مجال ہے جو تم کبھی "گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی امی کی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی نگہت ناگواری سے بولیں تو علی نے بھی اپنا چمچا ہلانا ضروری "وقت پہ کہیں پہنچ جاؤ زینی سمجھا۔۔۔

فرحان نے کانوں کو "ہاں امی اِن لڑکیوں کی پتہ نہیں کیسی تیاری ہوتی ہے توبہ استغفار" ہاتھ لگا کہ زرمینے کو چڑانے کی کوشش کی لیکن وہ اتنے ہی سکون سے بولی۔۔۔۔

"جب بیوی آئے گی نا تمہاری تو پوچھوں گی میں تم سے جراف کہیں کے"

علی کا منہ اپنی ٹھنڈی ٹھار بے عزتی پہ بند ہو چکا تھا جبکہ شجاع ماموں کا اِس لقب پر فلک شگاف قہقہہ پوری گاڑی پہ گونجا اور باقی سب بھی ہنسنے لگے۔

شجاع ماموں "ناں کرو فرحان میری بیٹی کو تنگ مت کیا کرو کہاں دیر لگا ئی ہے اِس نے" نے زرمینے کی ساں ڈلی تو وہ تھوڑا اور اکڑ کہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی اور علی منہ بسور تا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□

جنیجوز کا قصر ہمیشہ کی طرح پوری آن بان شان کے ساتھ کھڑا تھا اور پورا کا پورا روشنیوں میں نہایا ہوا تھا،،،ہر طرف ملازموں کی چہل پہل تھی،،،رات کے کھانے کی تیاری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

آج رات زرخان کا ایک پروفیشنل ڈنر تھا جو گھر پہ ہی رکھا گیا تھا۔۔وہ اس وقت اپنے روم میں موجود جہازی سائڈ بیڈ پر الٹا لیٹا موبائل پہ مصروف تھا پھر گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو تیار ہونے کیلئے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا، شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر بالوں کو جیل لگا کہ سیٹ کیا، تیاری مکمل کر کہ موبائل اٹھاتا وہ نیچے کو چل دیا اور تھوڑی ہی دیر میں تمام لوگ ڈنر ٹیبل پہ موجود تھے۔۔۔میکال بھی ٹیبل پہ زرخان کے بالکل ساتھ بیٹھا تھا موڈ کچھ ٹھیک نہیں تھا کیونکہ اُسے زبردستی بلایا گیا تھا۔۔۔۔

زرخان نے سب پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر "آج یہ ڈنر رکھنے کا میرا ایک مقصد ہے" بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ کچھ مسائل ہیں جن کی وجہ سے میں نے آفس کلوز کیا" "ہے لیکن جلد ہی وہ دوبارہ اوپن ہو جائے گا

زرخان صاحب آپ سیدھی بات کیوں نہیں کرتے کہ فوج کو آپ کے کام کا علم ہو گیا" بولنے والے نے بھی آگ لگانے میں کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔" ہے

زرخان نے تیکھی "الیاس صاحب بہتر ہو گا اگر میری بات کو بیچ میں نہ کاٹا جائے تو" نگاہوں سے الیاس انصاری کو دیکھا اور تیز لہجے میں بولا۔۔۔۔

تو جیسا کہ الیاس صاحب نے آپکے علم میں اضافہ کر دیا ہے تو میں بتاتا چلوں کہ میں بہت "
جلد ہی فوج سے نمٹ کہ اُس میجر کا قصہ تمام کر دوں گا اور پھر ہم اپنا کام دوبارہ سے شروع
"کریں گے

وہی بالی والا شخص "سننے میں آیا ہے کہ انجم یوسفزئی کا کیس بھی اِسی میجر نے دیکھا تھا"
آج ڈنر پہ موجود تھا اور بولنے والا بھی وہی تھا جس کی بات سن کہ زرخان نے تیوری
چڑھائی۔۔۔۔۔

انجم یوسفزئی اُن نامور شخصیات میں سے ایک تھا جن کو اپنی دولت کا بہت گھمنڈ ہوتا
ہے۔۔انجم یوسفزئی پاکستان میں لڑکیاں سمگل کرنے کے کیس میں ملوث ہونے کے
ساتھ ساتھ چار معصوم جانوں کا قاتل بھی تھا اور پچھلے سال یہ کیس میجر حیدر کو دیا گیا تھا
جس پوری کاروائی کے نتیجے میں اُسے سزائے موت سنادی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زرخان نے ایک آبرو کو اوپر کی طرف جنبش دے "تم یہ بات بتا کہ مجھے ڈرانا چاہتے ہو"
کہ کہا،،،،،

میرا نہیں خیال کہ ہمیں یہ سب جاننے کے بعد بھی پر سکون ہو کہ بیٹھنا چاہیے کہ یہ وہی "میجر ہے جس نے انجم کو سزائے موت دلوائی ہے"

ڈونٹ یو وری ابھی پاکستان کا قانون اتنا ہائی کلاس نہیں ہوا کہ یونہی کسی کو پھانسی دے دی جائے اور جہاں تک بات ہے انجم کی تو اسے پھانسی نہیں ہوئی اسے آرمی نے انڈر "گراؤنڈ کر دیا ہے"

اِس انکشاف پہ تمام افراد کو سانپ سونگھ گیا کیونکہ پورے پاکستان میں لوگوں کو یہی بات معلوم تھی کہ اُس چار لوگوں کے قاتل کو پھانسی دے دی گئی ہے۔۔۔۔۔

وہاں موجود "خیر جو بھی ہو اب آگے کیا کرنا ہے کیونکہ دبئی کا کلائنٹ بچے مانگ رہا ہے" ایک اور شخص بولا اور اِس بات پہ میکال نے ناگواری سے سب کو دیکھا۔۔۔۔

زرخان نے بول کہ کھانے کی "اُسے ٹالتے رہو فلحال ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے" تمام لوگ اِس بات سے انجان تھے "طرف اشارہ کیا جس پر سب نے کھانے کا آغاز کیا کہ اُنکی تمام باتیں کسی کے گوش گزار ہو چکی تھیں۔۔۔۔

□□□□□□□

زر مینے اور تمام لوگ شجاع ہاؤس پہنچ چکے تھے اور گھر میں مذیدار کھانوں کی خوشبو محسوس ہوتی تھی، زر مینے تو آتے ساتھ سب کومل کہ رانیہ اور ماہنور کے پاس آگئی تھی جبکہ آیان اور ضامن علیحدہ سے بیٹھے کھسر پھسر کر رہے تھے جب شاھمیر کی نظر دونوں پہ پڑی۔۔۔۔شاھمیر کو دیکھتے ہی آیان نے اپنا ایک ہاتھ پیچھے کو کیا جسے شاھمیر دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

پوچھنے والا شاھمیر تھا اور ساتھ "ہاں بھئی برو کیا حال احوال ہیں، کالج کیسا جا رہا ہے" ہی اُس نے نہایت چالاکی سے آیان کے ہاتھ سے وہ چیز لی تھی جسے وہ چھپا رہا تھا۔۔۔اور آیان جو ابھی بات کا جواب ہی دینے والا تھا اپنے پکڑے جانے پر فوراً گھبرا کہ ضامن کی طرف دیکھا۔۔۔۔

شاھمیر نے نکلی چھپکلی آیان اور "یہ کیا اپنی گرلفرینڈ کو گفٹ کرنے کیلیئے رکھی ہوئی ہے" ضامن کے سامنے لہراتے ہوئے پوچھا جس پہ دونوں کھی کھی کر کہ ہنسنے لگے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاھمیر نے ذرا رعب سے پوچھا تو "بتیسی اندر کرو دونوں اور بتاؤ کہ یہ کیوں لائے ہو؟"

ضامن نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

جبکہِ اس "بگ برو وہ زر مینے آپی کے گفٹ میں ڈالنی تھی یہ اور آپ آگئے اوپر سے" بات پہ شاھمیر نے دونوں کے کان مڑوڑ کر کھڑا کیا اور ساتھ میں کمر پہ ایک ایک ہاتھ جڑا۔۔۔۔

آیان نے دہائی دی تو شاھمیر شرٹ کے کف اوپر کو "بگ برو آپ بہت ظالم ہیں" کرتا اُسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

کمینے تم جانتے ہو کہ زر مینے کو چھپکلی سے کتنا ڈر لگتا ہے پھر بھی یہ سب کر رہے تھے بتاتا" شاھمیر بولتے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اوپر کمرے کی طرف چل "ہوں میں جا کہ اُسے دیا جہاں زر مینے، رانیہ اور ماھنور کے پاس بیٹھی گپیں ہانک رہی تھی۔۔۔۔۔

شاھمیر اوپر آیا تو زر مینے کسی بات پہ ہنس کہ لوٹ پوٹ ہو رہی تھی جبکہ یہ منظر شاھمیر کیلئے بالکل منفرد تھا کیونکہ زر مینے کبھی بھی ایسے پاگلوں کی طرح ہنستی نہیں تھی۔۔۔۔

شاھمیر کی آواز پہ تینوں نے پلٹ کر "زر مینے ذرا ہنسنا بند کرو اور اپنے بھائی کا کارنامہ سنو" دیکھا، زر مینے کے چہرے پہ نا سمجھی ابھری اور پھر اُس نے شاھمیر کے ہاتھ میں موجود چھپکلی دیکھی جسے دیکھ کہ وہ ایک دم چینخ پڑی۔۔۔۔شاھمیر اُسکو چینختا دیکھ کر فوراً اسکی طرف بڑھا اور اُسکے منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔

جبکہ زر مینے اور زور و شور سے "پاگل لڑکی چپ کرو کیا جنگلیوں کی طرح چینخ رہی ہو" چینخنے لگی یہ الگ بات تھی کہ شاھمیر کے ہاتھ کی وجہ سے اُسکی چینخیں دم توڑ جاتی تب ہی پاس کھڑی ماہنور نے شاھمیر کے ہاتھ سے چھپکلی لے کر دور پھینکی تب جا کہ زر مینے کی چینخیں بند ہوئی اور شاھمیر نے اپنا ہاتھ ہٹا کہ اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے زر مینے وہ نکلی چھپکلی تھی اور میں یہی بات تمہیں بتانے آیا تھا کہ آیان اور" شاھمیر نے نرم انداز میں اسے بتایا "ضامن تمہارے گفٹ میں وہ چھپکلی ڈالنے والے تھے وہ بس دل میں سوچ "تو یہ حرکت اُن گدھوں کی تھی "تو زر مینے حیران رہ گئی سکی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زرمینے نے چہرے پہ "سوری شاھمیر بھائی میں نے وہ چھپکلی دیکھی تو مجھے ڈر لگ گیا تھا" معصومیت سجاتے ہوئے جواب دیا جس پہ رانیہ اور ماہنور دباد ہنس دی کیونکہ زرمینے کا یہ معصوم روپ آج سے پہلے اُنھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"اب نیچے چلو تینوں نہیں تو تمہارے بغیر ہی کیک کٹ جائے گا !!!!حد ہوتی ہے" شاھمیر اُنکو بولتا باہر چلا گیا جبکہ زرمینے اُسے جاتا دیکھتی رہی جو کہ سیاہ شلوار قمیض میں انتہائی وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

رانیہ نے اُسکے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تو وہ خیالوں کی دنیا "مادام!!!!وہ چلا گیا ہے" سے واپس لوٹی اور پھر اپنی بے اختیاری پہ جی بھر کہ شرمندہ ہوئی۔۔۔۔

کیا مسلہ ہے میں اُسے نہیں دیکھ رہی تھی میں تو وہ پینٹنگ دیکھ رہی تھی کتنی خوبصورت ہے"

www.novelsclubb.com

رانیہ کہہ کہ آگے چلی گئی اور پیچھے پیچھے وہ دونوں بھی چل "جی جی پتہ ہے مجھے چلو اب دیں۔۔۔۔

کی آوازیں ہر طرف سے آنے "ہیپی بر تھڈے" تینوں جیسے ہی نیچے آئیں تو ایک دم سے لگیں اُس کے بعد کیک وغیرہ کاٹا گیا اور اب سب ڈنر ٹیبل پہ بیٹھے کھانے کے ساتھ انصاف کر رہے تھے آیان زر مینے کے ساتھ بیٹھا کھانے میں مگن تھا جب زر مینے بولی۔۔۔

یہ بات صرف بدلہ لینے کیلیئے کہی گئی تھی جس پہ "آیان تم آج بھی نہا کہ نہیں آئے"

آیان جی بھر کہ شر مندہ ہوا لیکن اگلے ہی لمحے وہ تاثر بھی غائب تھا۔۔۔اور تمام لوگ اُنکی باتیں سن رہے تھے۔۔۔

دیکھو آپی مچھلی اپنی ساری زندگی پانی میں گزارتی ہے لیکن پھر بھی اُسکی کتنی بدبو ہوتی ہے" میں تو پھر ایک انسان ہوں جو ہفتے میں ایک دن نہاتا ہے،،،اِسلیے یہ بات تو ثابت ہوئی کہ آیان ایک بہت بڑے مفکر کی طرح ہاتھ ہلا ہلا کہ بات کر رہا "نہانے سے بدبو نہیں جاتی تھا جبکہ باقی سب اُسکی اِس تقریر پہ قہقہہ لگا کہ ہنس دیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بولنے والا "تھوڑے دنوں میں تیرے ساتھ سے مچھلی سے بھی بری بدبو آنے لگے گی" عمار تھا جو کہ ایسی محفلوں میں اپنی زبان کو بولنے سے روک نہیں پاتا تھا۔۔۔۔۔

آیان نے صدمے سے عمار کو دیکھا۔۔۔ "بگ برو آپ بھی"

تمہاری شامت تو میں لاتا ہوں بلکہ تم دونوں کی، محترم زر مینے کو نکلی چھپکلی گفٹ کرنے "

تم "شاھمیر بولا تو فرحان کے منہ سے فوارے کی مانند پانی نکلا اور پھر بولا "والے تھے۔

اُسے بہت "دونوں مجھے دیتے وہ چھپکلی ابھی تک تو اِس کے گفٹ میں ہوتی بیو قوفوں

افسوس ہوا تھا۔۔۔۔

ہاں تم تو اِن کے بھی لالے ہوا اچھا ہوا میں نے دیکھ لی ورنہ اِس بی بی نے تو بے ہوش ہو جانا"

اب کی بار شاھمیر بولا تو زر مینے نے حیرت سے اُسے دیکھا اور رانیہ نے زر مینے "تھا

کو۔۔۔۔

"

بولنے والے مالک ماموں "تم لوگوں نے مجھ سے مار کھانی تھی اگر ایسی حرکت کرتے تو

تھے جس پر ضامن نے خفا سی نگاہ اُن پہ ڈالی اور پھر آیان کو اشارہ کیا اور دونوں فوراً منظر

عام سے غائب ہوئے۔۔۔

تمام لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے کیونکہ رات بہت ہو گئی تھی جبکہ دو کمرے ایسے تھے جہاں سے باتوں کی آوازیں اب بھی آ رہی تھیں ایک تھا زر مینے، رانیہ اور ماہنور کا کمرہ جبکہ دوسرے کمرے میں عمار، فرحان اور شاھمیر تھے۔۔۔۔

یار میں کپڑے چینج "زر مینے لوگ تینوں ایک ہی بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھیں جب زر مینے بولی جبکہ ماہنور اُسکے سگھڑ پن پہ سلگ گئی۔۔۔ "کر لوں میرے نئے کپڑے ہیں

اف ہو زر مینے نہیں ہوتا کچھ تمہارے کپڑوں کو ویسے یار تمہارے بال تو اور لمبے ہو گئے "

ماہنور کو ہمیشہ سے ہی زر مینے کے بال بہت پسند "ہیں کون سا ہیر آئل استعمال کر رہی ہو تھے جو کمر سے کافی نیچے تک آتے تھے۔۔۔۔۔

زر مینے بولی اور ساتھ میں رانیہ "یار وہی کوکونٹ آئل ہی استعمال کر رہی ہوں بتایا تو تھا" کو ایک ٹھکوا دیا جو موبائل پہ مصروف تھی

"تم کرتی کیا رہتی ہو موبائل پہ ہر وقت "

رانیہ نے "کچھ نہیں کر رہی تھی یار اچھا تھوڑی ادھر ہو میں نیچے گر جاؤں گی بیڈ سے" خفگی سے کہتے زر مینے کو دھکا دے کر دوسری طرف کیا اور تب ہی ایک دم سے دروازہ

کھول کہ فرحان، عمار اور شاھمیر کمرے میں داخل ہوئے تو وہ تینوں ڈر گئیں تب ہی رانیہ بولی

"تم لوگوں کو تمیز نہیں ہے ایسے لڑکیوں کے کمرے میں گھس آتے ہو"

"جارہے ہیں سوچا تم لوگوں سے بھی پوچھ لیں Ice cream parlor ہم"

بولنے والا فرحان تھا اور یہ سنتے ہی زرمینے کے منہ میں پانی آیا۔۔۔

زرمینے کہتے ساتھ اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوپٹہ لپیٹ کو سب کو "اچھا چلو پھر چلتے ہیں ناں" دیکھنے لگی۔۔۔۔

اب کے ماہنور بولی تو "یار رات کے ایک بجے کون سا پارلر اوپن ہو گا تم سب پاگل ہو"

عمار فوراً بولا۔۔

" Ice بی بی تم کبھی رات کو اِس وقت گھر سے باہر نہیں نکلی اِسلیے نہیں پتہ کہ cream parlor دو بجے بند ہوتے ہیں اب اٹھو اگر جانا ہے تو۔۔۔۔"

"اچھا چلو ٹھیک ہے" رانیہ بولی اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ سب گاڑی کے پاس کھڑے یہ سوچ رہے تھے کہ کیسے بیٹھا جائے کیونکہ گاڑی میں صرف پانچ لوگ ہی بیٹھ سکتے تھے جبکہ وہ لوگ چھ تھے۔۔

"تم لوگ گاڑی میں جاؤ میں بائیک پہ آتا ہوں" عمار بولا تو اسکا یہ آئیڈیا کسی کو بھی پسند نہیں آیا کیونکہ شہر کے حالات ٹھیک نہیں تھے۔۔۔

"نہیں ہم سب گاڑی میں ہی جائیں گے، میں گاڑی چلاؤں گا اور فرحان اور عمار میرے ساتھ آگے بیٹھو گے جبکہ یہ تینوں پیچھے بیٹھیں گی" شاھمیر بولا تو عمار نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔

"تیرا دماغ کھسک گیا ہے میں اِس کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا" عمار نے فرحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو فرحان بھی چڑ گیا اور اِس سے پہلے وہ کچھ بولتا شاھمیر بول پڑا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں بائیک پہ آتا ہوں تم لوگ جاؤ اور دھیان سے جانا یہ جو قریب میں پارلر ہے وہیں جانا ہے"

زرمینے کچھ بولتی اِس سے پہلے ہی شاھمیر کے اشارے نے سب کو "...........لیکن"
چپ کروا دیا اور پھر سب چلے گئے۔۔۔

سب لوگ پارلر پہنچ چکے تھے اور شاھمیر کا انتظار کر رہے تھے اور تھوڑی دیر میں وہ بھی آتا دکھائی دیا پھر سب اپنی اپنی جگہ سنبھال کہ بیٹھ گئے۔۔۔

زرمینے اور شاھمیر کو ایک ہی فلیور پسند تھا اسلیے وہ دونوں شیئر کر کہ کھا رہے تھے جبکہ ماہنور اور رانیہ اکٹھے کھا رہے تھے اور عمار اور فرحان علیحدہ سے کیونکہ اُنکے خیال میں ہر چیز کو آخری کھانا سمجھ کہ کھانا چاہیے۔۔۔

بولنے والی ماہنور تھی "یار کتنی ٹھنڈ ہے یہاں،،، سردیوں میں کون کھاتا ہے آئسکریم" کیونکہ اُسکا دل بالکل نہیں تھا اتنی سردی میں باہر نکلنے کو۔۔۔

عمار نے ماہنور پہ "اتنی بھی ٹھنڈ نہیں ہے تمہیں کس نے کہا تھا کہ کوٹ کے بغیر آؤ"
چوٹ کی تو اُس نے بھی منہ کا عجیب سا ڈیزائن بنا کہ عمار کو دیکھا۔۔۔۔۔

یہ فرمائش رانیہ کی طرف سے آئی تھی۔۔۔ "شاھمیر تم کوئی نظم سناؤ"

شاھمیر نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔۔ "جی نہیں مجھے نہیں آتی کوئی نظم"

"ارے بھئی شاعرہ تو یہاں بیٹھی ہے،،،اِس سے سنو نظمیں غالب کی بھی ماں ہے"

فرحان نے زرمینے کو تنگ کرنے کیلیئے آخری جملہ کہا جس پہ وہ تلملا گئی۔۔۔

"تم میرے منہ نہ لگا کرو سمجھے"

شاھمیر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ "اچھا یار آج تو اِسکی بر تھڈے ہے بخش دو بچاری کو"

"دیکھا شاھمیر بھائی کتنے اچھے ہیں کبھی تنگ بھی نہیں کرتے تم دونوں بہت بد تمیز ہو"

اب کہ زرمینے بولی تو شاھمیر سمیت تمام افراد کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

شاھمیر بولا۔۔ "اچھا اب نظم سنا بھی دو!!!میں کافی آرڈر کرتا ہوں سب کیلیئے"

یہ صدارانیہ نے بلند کی تھی اور پھر سب کے کہنے پہ وہ کچھ "ہاں یار زرمینے پلیز سنا دو نا"

www.novelsclubb.com

سوچ کر بولنا شروع ہوئی۔۔۔۔

"کوئی غزل سنا کر کیا کرنا"

یوں بات بڑھا کر کیا کرنا

تم میرے تھے تم میرے ہو

دنیا کو بتا کر کیا کرنا

تم خفا بھی اچھے لگتے ہو

پھر تم کو منا کر کیا کرنا

تیرے در پر آ کر بیٹھے ہیں

اب گھر بھی جا کر کیا کرنا

دن یاد سے اچھا گزرے گا

پھر تم کو بھلا کر کیا کرنا"

www.novelsclubb.com

زرمینے غزل پڑھ چکی تو دیکھا سب اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ تو سب کی نظروں سے کنفیوژ ہو رہی تھی لیکن عمار کے تعریفی جملے نے اُسے تھوڑی ہمت دی۔۔۔

"زرمینے تم کتنی اچھی ہو ادب میں"

زرمینے فوراً بولی۔۔۔۔۔ "ہاں بٹ یہ میں نے خود نہیں لکھا"

ویسے ماننا پڑے گا تم ادب میں واقعی بہت اچھی ہو۔۔۔۔۔میرے خیال سے اب چلتے " شاھمیر بولا تو سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ "ہیں دیر ہو رہی ہے

ماہنور بولی۔۔۔ "یار زرمینے یہ تو بہت اعلیٰ تھی پہلے تو کبھی نہیں سنائی"

۔۔۔"ہاں آج ایسے ہی اچانک سے یاد آگئی تھی"

فرحان بولا تو عمار نے چڑ "شکر ہے کہ کل سنڈے ہے ورنہ میری تو نیند ہی پوری نہ ہوتی" کہ اُسے دیکھا۔۔۔۔

تو سونے کی مشین ہے ہر وقت سوتا ہی رہتا ہے لیکن امی تجھے زیادہ دیر سونے نہیں دیں "گی ٹینشن ناٹ

شاھمیر کے آرڈر پر دونوں گاڑی میں بیٹھے اور پھر سب گھر کی "بس کرو دونوں اور چلو" طرف ہو لیے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عمار آگے "........یار یہ شاھمیر کچھ زیادہ ہی آرڈر چلاتا ہے مطلب مانا کہ بڑا ہے لیکن" کچھ بولتا کہ شیشے کے پاس سے کسی کی آواز آئی۔۔۔۔

شاھمیر کی ہائیک گاڑی کے بالکل قریب چل رہی تھی اِسلیے وہ "بیٹا تو گھر پہنچ آج" سب سن چکا تھا جبکہ اب عمار کی بولتی بند ہو چکی تھی اور تینوں لڑکیاں پیچھے بیٹھی کھی کھی کر کہ ہنس دی تھیں۔۔۔۔۔

□□□□□□□

رات میں زرخان جب ڈنر سے فارغ ہو کہ کمرے میں پہنچا تو تھکن کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔اِسلیے چینج کرنے کے بعد بیڈ پہ لیٹ گیا سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے ہوئے اُسکی نظر ایک ڈبے پہ پڑی جس کو کسی گفٹ کی طرح ریپ کیا گیا تھا۔۔۔۔

تجسس کے مارے اُسے کھولنے کا سوچا اور جب کھولا تو ایک دم سے چڑیل کی شکل وصورت)والی ڈال اُس کے منہ پہ آ لگی) منہ سے بے اختیار گالی نکلی

ابھی وہ اپنی ناک مسل رہا تھا جب باکس کے اندر پڑے کاغذ کو کھولا اور اُسکے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔ نیند ایک دم ہوا ہو گئی۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیونکہ کاغذ پہ جو لکھا تھا وہ نیند اڑا دینے کی قابلیت رکھتا تھا۔۔۔

وہ ایک دم سے چینخنے لگا اور بیچاری "ویر دا ہیل یو آر کم ہیر"، "!ایڈی"، "!ایڈی"

ایڈی جو سونے کیلیئے جا رہی تھیِ اس طرح پکارے جانے پر فوراً اوپر آئی۔۔

وہ گھبرا کہ بولی۔۔۔ "کیا ہوا سر"

زرخان نے چینختے ہوئے پوچھا۔۔۔ "یہ کیا ہے"

ایڈی نے اپنی عقل کے مطابق جواب دیا جس پر زرخان زخمی شیر کی "سر! یہ پیج ہے" مانند بپھر پڑا۔۔۔

مجھے نظر آرہا ہے کہ یہ پیج ہے لیکن یہ آیا کہاں سے؟ کون آیا تھا !!! واٹ دا ہیل"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔ "میرے روم میں؟

"سر مجھے نہیں پتہ میں تو ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے روم سے گئی ہوں۔۔۔میرے" ایک دفعہ پھر گھبرا کہ بولی کیونکہ زرخان نے آج سے "ہوتے ہوئے تو کوئی بھی نہیں آیا پہلے کبھی اتنے غصے میں بات نہیں کی تھی۔۔۔

"گھر کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنی ہے مجھے ہٹو تم" زرخان کہتے ہوئے کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا لیکن فوٹیج دیکھنے کا بھی کوئی فائیدہ نہیں ہوا کیونکہ گھر کی بیک سائیڈ پہ کوئی کیمرہ نہ تھا اور فرنٹ سائیڈ کے کیمراز میں کوئی بھی نظر نہیں آیا۔۔

"بٹ سر ایسا بھی کیا لکھا ہے اُس پیج پہ" ایڈی نے تجسس کے مارے پوچھا تو زرخان نے اُسے گھوری سے نوازا جس پر وہ فوراً کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔زرخان واپس اپنے بیڈ تک آیا اور وہ کاغذ اٹھا کہ دیکھا جس پہ کچھ یوں لکھا تھا۔۔۔

"Don't you worry! You'll not be sentenced to death

Regards: AAJ"

ایک دفعہ پھر کاغذ دیکھنے پر اُس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔۔کاغذ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کہ ڈسٹ بن میں پھینکا اور گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا،اب ساری رات آنکھوں میں کٹنی تھی۔۔۔۔۔

□□□□□□□

تمام لوگ جب گھر واپس آئے تو رات کے ڈھائی بج رہے تھے اور گھر کے تمام افراد خواب خرگوش کے مزے لوٹ لے رہے تھے۔۔۔عمار نے بغیر کوئی آواز پیدا کیے گاڑی اندر پارک کی اور پھر شاھمیر نے باں یک کھڑی کی۔۔۔تمام لوگ چپکے چپکے سیڑھیاں چڑھتے اوپر جا رہے تھے جب پیچھے سے کسی نے آواز دی تو زرمینے گھبراہٹ کے عالم میں نیچے کو لڑھکی لیکن شاھمیر نے بروقت پکڑ لیا تھا تو بچت ہو گئی جبکہ باقی تمام لوگ اب بے عزتی کروانے کو رُک گئے تھے۔۔۔۔

عابدہ(عماراور ضامن کی والدہ)نے ذرا غصے "یہ اس وقت کہاں سے آرہے ہو سب ؟"

سے پوچھا۔۔۔

عمار نے "امی ہم تو بس لان میں چہل قدمی کر رہے تھے،دیکھیں نہ کتنا اچھا موسم ہے"

معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے جواب دیا جس پر عابدہ کے ماتھے پہ بل پڑھے

اوران کی غصیلی نگاہوں کارخ شاھمیر کی طرف ہوا تو وہ فوراً بولا

"قسم لے لیں چچی یہ عماراور فرحان کا آئیڈیا تھا کہ آئسکریم کھانے چلتے ہیں"

عابدہ پانی کا جگ لیے کمرے "فلحال تو جاؤ نہ سب کمروں میں صبح بتاتی ہوں میں سب کو"

کی طرف چلی گئیں جبکہ پیچھے کھڑے نفوس نے شکر کا سانس لیا اوراب باری تھی شاھمیر

کی۔۔۔

عماراور فرحان فوراً شاھمیر کی طرف لپکے جو بھاگ کہ "شاھمیر کے بچے تو رک۔۔۔"

کمرے میں جاچکا تھا۔۔۔

ماہنور نے بولا تو وہ تینوں بھی کمرے میں چلی گئیں۔۔۔ "چلو یار مجھے نیند آرہی ہے"

□□□□□□□

رات کا جانے کون سا پہر ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اُسی پرانے گودام کے باہر ایک گاڑی آ کہ رکتی ہے۔۔۔

گاڑی سے اترنے والے انسان پہ اگر نظر ڈالی جائے تو یہ ایک بھاری بھر کم اور ادھیڑ عمر شخص کا وجود لگتا ہے۔۔ ظاہری حلیہ دیکھا جائے تو شلوار قمیض میں ملبوس اِس شخص نے اپنے گرد ایک چادر لپیٹ رکھی ہے جس سے صرف آنکھیں واضح نظر آتی ہیں۔۔۔۔وہ شخص متلاشی نگاہوں سے آس پاس دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن کسی کی موجودگی کا احساس نا پاکر وہ گودام کے اندرونی حصے کی طرف اپنے قدم بڑھاتا اور ایک کرسی پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔اُس شخص کو بیٹھے پانچ منٹ ہی ہوئے ہوں گے جب ایک اور گاڑی رکنے کی آواز آتی ہے اور دفعتاً ایک نوجوان اندر کو آتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی سرمئی آنکھوں میں پراسراریت لیے وہ اندر کو بڑھتا ہے۔۔آج بلیک ہوڈی کی بجائے بلیک شال اوڑھے ہوئے میجر حیدر اندر آ کہ پہلے سے موجود شخص کو دیکھ کر سیلوٹ کرتا ہے۔۔۔۔

بولنے والے کی آواز کافی بھاری اور رعب دار تھی "جینٹل مین پانچ منٹ لیٹ ہو آج" لیکن لہجے میں نرمی اور بے تکلفی واضح تھی۔۔۔۔

میجر حیدر نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے معزرت خواہ انداز میں کہا "سوری سر! مائے فالٹ" تو دوسرا شخص ہنس پڑا۔۔۔۔

میجر نے پر تکلف ہو کہ کہا،،،، "سر آپ اندر آئیں نا آپ میرے مہمان ہیں آج"

جینٹل مین اتنا تکلف کرنے کی ضرورت نہیں پہلے ہی میں تمہیں اتنی رات کو جگا چکا ہوں"

www.novelsclubb.com

ارے نہیں سر یہ تو میری جاب کا حصہ ہے میں اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی ہی تنخواہ لیتا ہوں، مجھے کبھی کوئی پریشانی نہیں ہو گی اِس معاملے میں"

"تمِ اس کو ضرور انجام تک AAJ ِاسی لیے میں نے یہ کیس تمہارے حوالے کیا ہے"

ِاس بار ادھیڑ عمر شخص کے لہجے میں ہلکی سی بھی لچک نہیں تھی، بالکل سپاٹ "پہنچاؤ گے

لہجااور جملے کے آخر تک چہرے پہ ایک تکلیف دہ تاثر ابھرا تھا۔۔۔۔

"سر آپ میرے آئیڈل ہیں،ِاس دنیا میں کوئی شخص آپکے ظرف کو نہیں پہنچ سکتا،آپ کا"

ِاس بار میجر کے لہجے میں بھی ایک تکلیف دہ سا تاثر "میری نظر میں بہت بلند مقام ہے

سر آپ نے اپنی پوری زندگیِ اس ملک کیلئے وقف کر دی یہاں تک کہ" تھا

ابھی میجر اور بولتا کہ سامنے موجود ادھیڑ عمر شخص نے بیچ میں ہی بات "اپنے۔۔۔۔۔۔

روک دی۔۔۔۔

"نہیں حیدر میں کوئی بڑا کام نہیں کر رہا،میں صرف اپنے ملک کی بیٹیوں اور بچوں کو"

ِاس بار لہجہ "انصاف دلانے کی کوشش کر رہا ہوں!!!! آگے اللہ مددگار ہے۔۔۔۔

"چاہے پھر میرا دشمن کوئی بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا" بالکل سپاٹ تھا

میجر نے پوچھا۔۔۔ "سر آپ کو مجھ سے کیا کام تھا؟"

www.novelsclubb.com

ادھیڑ "حیدر مجھے بتاؤ کہ تم زر خان پر پیچھے سے بھی وار کر سکتے تھے پھر یہ سب کیوں؟"

اگر اُس نے تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی "عمر شخص کے لہجے میں اضطراب تھا

"تو۔۔۔؟

کرنل صاحب! آپ میری فطرت سے واقف ہیں میں اپنے دشمن پہ کبھی بھی پیچھے سے "

میجر نے "وار نہیں کرتا، جو کرنا ہوتا ہے وہ سامنے کرتا ہوں ڈنکے کی چوٹ پہ کرتا ہوں

بہت سکون سے جواب دیا تو کرنل صاحب بولے،،،،

تمہیں اپنی جان کی پرواہ کرنی چاہیے حیدر! اُسے اگر بھنک بھی پڑ گئی تو وہ تمہیں ختم "

اور یہ اپنا خفیہ مقام بدلو وہ کبھی بھی "تھوڑا سا وقفہ لیا "کرنے کی پوری کوشش کرے گا

"یہاں حملہ کروا سکتا ہے

سر آپ ٹینشن مت لیں ہم نے اپنا خفیہ مقام تبدیل کر دیا ہے آئندہ سے ہم وہیں ملیں "

میجر نے اطمینان دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔ "گے

"گڈ!!! تم سے مجھے یہی امید تھی اور ہاں آگے جو بھی ہو مجھے اپ ڈیٹ کرتے رہنا"

کرنل نے ہدایت دی تو میجر کے لبوں کو ایک خوبصورت مسکراہٹ چھو گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سر آپ فکر مت کریں جو ہونا ہے وہ صبح ہوتے ہی ہو جائے گا"

اوکے اب چلنا چاہیے فجر ہونے میں وقت کم ہے تم جا کہ آرام کر لینا،،،ویسے کیا آجکل" کرنل صاحب نے سوال پوچھا۔۔۔ "چھٹیوں پہ ہو؟

"نہیں سر جی ہمارا کیا ہے چھٹیاں لیں یا نہ لیں آجکل بھی بہت مصروف ہوں"

کرنل "جینٹل مین شادی کا بھی سوچ لو ماشاءاللہ سے انیتس کے ہونے والے ہو"

نےِ اس بار مسکرا کہ کہا تو میجر کی آنکھوں کے سامنے ایک چہرہ آیا،اور پھر وہ دلکشی سے مسکرا دیا،،،

"سر فکر ناٹ بہت جلد شادی کروں گا آپکو بھی آنا ہو گا"

کرنل نے آسودہ لہجے میں "ظاہر ہے کبھی تو آنا ہے مجھے !!!تو تمہاری شادی پہ ہی سہی" کہا اور پھر دونوں واپس اپنے سفر پہ گامزن ہو گئے۔۔۔۔

□□□□□□□

صبح کی نیلاہٹ اور رات کا اندھیرا آپس میں گڈ مڈ ہو رہے تھے۔۔۔ مؤذن اذان کی سدائیں س بلند کر رہے تھے ہر طرف صرف ایک ہی آواز گونج رہی تھی وہ تھی اذان کی آواز۔۔۔ شجاع ہاؤس کے تمام مکین لمبی تان کہ سو رہے تھے ایسے میں ہی ہم اُس کمرے کا رخ کرتے ہیں جہاں زر مینے، رانیہ اور ماہنور سو رہی ہیں دفعتاً الارم کی آواز پہ تینوں اٹھ بیٹھتی ہیں۔۔۔ زر مینے اٹھ کہ اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کر رہی تھی جبکہ ماہنور ہنوز سوتی جاگتی کیفیت میں بیڈ پہ لیٹی تھی اور رانیہ دونوں کو مصروف دیکھ کہ واشروم میں گھس گئی۔۔۔

"رانیہ کی بچی تم ہر بار چیٹنگ کرتی ہو پہلے میں اٹھی تھی پہلے میں نے جانا تھا،،،، پچھلی بار بھی تم گھس گئی تھی" زر مینے دباد باغرائی تو اندر سے رانیہ کی آواز آئی۔۔۔

"کس نے کہا تھا کہ اٹھ کہ پہلے ماڈلز کی طرح بالوں کی ادائیں دکھاؤ"

زر مینے چڑ کر "میں جوڑا بنا رہی تھی کوئی ادائیں نہیں دکھا رہی تھی !! دفعہ ہو جاؤ" بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماہنور جھنجھلا کہ اٹھ بیٹھی کیونکہ "یار کیا مسلہ ہے صبح صبح کیوں شروع ہو گئی ہو دونوں"
یہاں کسی نے سونے تو دینا نہیں تھا۔۔۔۔

زرمینے بول کہ خود واشروم کے باہر پہرے "محترمہ تم بھی اٹھ جاؤ اب چھ ہو گئے ہیں"
دینے لگی جیسے فوجی چیک پوسٹ کے باہر کھڑے ہو کر پہرے دیتے ہیں اور اتنے میں رانیہ
وضو کر کہ باہر آ چکی تھی۔۔زرمینے اُسے ایک چت لگاتی واشروم میں گھس گئی،،،تینوں
نے نماز ادا کی تو ماہنور قرآن مجید لے کہ بیڈ پہ آ بیٹھی۔۔۔

زینی آج تم تدبر کر کہ بتاؤ اِن آیات کا ہم سنیں گے،،ویسے بھی تمہارے پاس تو لکھا ہوا"
ماہنور کے کہنے پر وہ بھی پاس آ گئی۔۔۔۔ "ہے

سورۃالعنکبوت آیت نمبر:7

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم ضرور اُنکی برائیاں اتار دیں گے اور ضرور "
"انہیں اِس کام پہ بدلہ دیں گے جو اُن کے سب کاموں میں اچھا تھا

ماہنور پر جوش ہو کہ بولی تو زرمینے نے بولنا شروع "یہ تو بہت آسان آیت ہے ہے نا"
کیا۔۔۔

ماہنور تمہیں پتا ہے اللہ کا قرآن بہت وسیع ہے اِس میں ہر طرف ہمارے لیے ہدایت" ہے، اور قرآن میں پہیلیاں ہوتی ہیں جو آیات دکھنے میں آسان لگتی ہیں اصل میں اُن کے پیچھے بھی ایک کہانی ہوتی ہے۔ اللہ نے جب قرآن کو زمین پہ اتارا تھا تو ساتھ میں قرآن کی حفاظت کی ذمہ بھی خود اُٹھالیا تھا۔ ہم تو صرف یہاں قرآن کی ہدایت لینے کیلئے آئے ہیں۔ ہمارا خدا تو اِس قدر مہربان ہے کہ اگر دنیا جہان کے گناہ بھی سمیٹ لائیں اور پھر نادم ہو کہ اللہ سے معافی مانگ لیں تو وہ ہمارے گناہ معاف فرما دے۔۔۔ جانتی ہو اگر اللہ چاہتا تو پوری دنیا کو اپنا تابع بناتا، تمام لوگ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے، کوئی برائی دنیا میں جنم نہ لیتی مگر پھر پتہ ہے کیا اِس دنیا کو بنانے کا مقصد نہ رہتا، ہم تو یہاں برائی سے دور رہ کر اچھائی سیکھنے آئے ہیں، یہ جو اتنے سارے پیغمبر اللہ نے ہماری ہدایت کیلئے بھیجے تھے اگر سب لوگ نیک ہوتے،،، دودھ سے دھلے ہوتے تو پھر پیغمبر کیوں آتے، دنیا میں اچھائی اور برائی میں فرق کیسے ہوتا۔۔۔

اِس دنیا میں آنے کا مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہی ہے لیکن ساتھ میں اچھائی اور برائی، نیکی اور بدی میں فرق کرنا بھی ہے۔۔۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ اب مسلمانوں کی تعداد دنیا

میں بڑھ رہی ہے آئے دن کوئی غیر مسلم اسلام قبول کر کہ اللہ کیلئے اپنی پرانی زندگی کی قربانی دے رہا ہے۔اگر اللہ اُس ایک انسان کو صراطِ مستقیم پہ لا سکتا ہے تو پھر باقیوں کو کیوں نہیں تو پتہ ہے کیا اللہ کو جس انسان میں نیکی کی رمق نظر آتی ہے نا تو اللہ اُسکے دل سے مہر ہٹا دیتا ہے، پھر وہ آہستہ آہستہ اللہ کے قریب ہوتا ہے،اپنے ماضی کی معافی مانگتا ہے اور اللہ اسکو معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔۔۔۔اور یہ ہم جیسے لوگوں کیلئے بھی ہے جو گمراہ ہو جاتے ہیں یا اپنی زندگی کے کئی سال گمراہی کے نظر کر دیتے ہیں اور پھر ایک دم سے وہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتے ہیں،اور ہمارا اصل کون ہے بھلا؟؟؟؟صرف ہمارا خدا ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔۔۔۔"

ماہنور تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی جس پر زرمینے بس مسکرا "زرمینے تم کتنا اچھا بولتی ہو" سکی صرف وہ جانتی تھی کہ کس تکلیف کے باعث وہ اتنا اچھا بول لیتی تھی۔۔۔

زرمینے بولی تو ماہنور نے تلاوت شروع کی "اچھا چلو اگلی آیت پڑھو"

آیت نمبر:8

www.novelsclubb.com

"اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں۔۔۔۔ تو تو اُن کا کہا نہ مان،، میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادونگا تمہیں جو تم کرتے تھے"

ماہنور آیت پڑھ چکی تو زر مینے نے اپنی بات شروع کی۔۔۔۔

"اِس آیت میں دو احکام ہیں اور تم دیکھوں گی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ہمیں قرآن میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے والدین کی فرمانبرداری کریں، اُن کا ہر حکم ماننیں چاہے پھر وہ کوئی بات ہو ہمیں اختلاف نہیں کرنا سوائے ایک بات کے کہ اگر کسی کے ماں باپ اُسے اسلام سے دوری اختیار کرنے کو کہیں تو یہ حکم کبھی بھی نہیں ماننا چاہیے"

ماہنور نے الجھن لیے پوچھا تو زر مینے نے "لیکن زر مینے ایسے تو کوئی ماں باپ نہیں کہتے" سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔۔۔

"اب نہیں کرتے پہلے کرتے تھے جب اسلام نیا نیا آیا تھا تو ماں باپ ایسے کرتے تھے میں تمہیں ایک مثال دیتی ہوں۔۔۔ حضرت سعد جو تھے وہ پہلے مسلمان نہیں تھے اور اپنی ماں حمنہ کے بہت فرمانبردار تھے۔ اُن کا ہر حکم مانتے تھے لیکن اسلام قبول کرنے کے

بعد اُن کی ماں بہت ناراض ہوئی اور انھیں حکم دیا کہ وہ اسلام چھوڑ دیں نہیں تو وہ کچھ بھی نہیں کھائیں گی چاہے بھوک پیاس سے جان کیوں نہ چلی جائے اور پھر انھوں نے اگلے کئی روز تک فاقے کیے یہاں تک کہ پہلے سے کمزور نظر آنے لگیں۔اگلے دن بھی جب انھوں نے کچھ نہ کھایا تو حضرت سعداُن کے پاس گئے اور انھیں بتایا کہ وہ اپنا دین کبھی نہیں چھوڑیں گے۔اِس بات پر اُن کی والدہ مایوس ہو گئیں اور دوبارہ سے کھانے پینے لگیں۔

یہ مثال دینے کا مقصد تھا کہ ہم سمجھ سکیں کہ اگر ہمارے والدین بھی ہمیں اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیں تو ہمیں وہ بات نہیں ماننی چاہیے بلکہ اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے کیونکہ اللہ ہماری قربانیوں کو جانتا ہے لیکن اِس بات کے علاوہ ہمیں اپنے والدین کے آگے اُف تک نہیں کرنی"

www.novelsclubb.com

زرمینے چپ ہو گئی تھی جبکہ ماہنور ہنوز اُسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔۔۔

زرمینے بولی تو ماہنور خیالوں کی دنیا سے لوٹی۔۔۔ "کیا ہو گیا ہے"

یار میں سوچ رہی ہوں تم یہ سب کیسے کر لیتی ہو؟ مطلب کسی کا بھی دل جیت لینے کی طاقت رکھتی ہو تم اپنی اِن باتوں سے"

یہ جلی کٹی آواز فرحان کی "ہاں شکل تو اِس قابل ہے نہیں باتوں سے ہی دل جیتنا ہے" تھی جو شاھمیر کے ساتھ دروازے کے پاس ٹیک لگا کہ کھڑا تھا۔اِس بات پہ شاھمیر نے اُسے کہنی ماری اور اشارہ کیا کہ کام کی بات کرو جبکہ زرمینے تو اِس بات پہ تلملا گئی تھی۔۔۔۔

تمہارا مطلب ہے کہ میں خوبصورت نہیں ہوں جراف کہیں کے!!!!آپ بتائیں" زرمینے صدمے کی کیفیت میں بولی جبکہ "شاھمیر بھائی میں خوبصورت نہیں ہوں کیا؟

رانیہ اور ماہنور اِس بات پہ قہقہہ لگا کہ ہنس دیں۔۔۔

زرمینے تم چھوڑو اِسکی باتوں کو فضول بولتا ہے،ہم تم سے گاڑی کی چابی لینے آئے تھے" شاھمیر نے اُسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے "اصل میں میری گاڑی خراب ہو گئی ہے کام کی بات کی۔۔

) ایک تو ہر کسی کو میری گاڑی ہی چاہیے ہوتی ہے(

زر مینے نے جواب دیا۔۔ "لیکن گاڑی تو گھر پہ ہے"

شاھمیر نے پوری بات "ہاں ہم وہاں تک پہنچی پہ جائے گے اور پھر تمہاری گاڑی پہ" بتائی تو وہ سر ہلا کہ اپنے ہینڈ بیگ میں سے گاڑی کی چابی نکالنے لگی اور پھر شاھمیر کو پکڑا دی لیکن ہدایت دینا نہیں بولی۔۔۔

" اِس جراف کو میری گاڑی کو ہاتھ بھی نہ لگانے دیجیے گا اور ذرا احتیاط سے چلانی ہے" زر مینے کے اِس طرح کہنے پر شاھمیر نے گھوری سے نوازا۔۔

وہ کہہ کہ چلا گیا جبکہ فرحان اپنے دانتوں کی "بڑا بھائی ہے ایسے نہیں بولتے، چلو تم" نمائش کرتا وہاں سے نکلا۔

وہ باہر پہنچا تو "تو بھی کچھ تمیز کر لیا کر ایک ہی بہن ہے اُسے بھی اتنا تنگ کرتا ہے" شاھمیر اُسے بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

فرحان بولا تو شاھمیر نے تاسف سے سر ہلا "یار دل کو ٹھنڈک ملتی ہے اُسے تنگ کر کہ" دیا اور پھر دونوں نکل گئے۔۔۔۔

□□□□□□□

شجاع ہاؤس کے تمام مکین ناشتے کی ٹیبل پر جمع تھے صبح کے نو بج چکے تھے اور یہاں ابھی تک ناشتہ ہو رہا تھا۔۔۔

مالک صاحب اپنی چیر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے "تینوں صاحبزادے کہاں ہیں؟" بولے۔۔۔

عابدہ نے جواب دیا تو مالک صاحب نے آبرو کو جنبش "وہ کسی ضروری کام سے گئے ہیں" دے کہ اشارے سے پوچھا جس پر انھوں نے بھی اشارے سے جواب دے دیا۔۔۔

شجاع صاحب صبح صبح ہی نکل گئے تھے جبکہ باقی سب اب ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔

نگہت نے پوچھا تو زر مینے کچھ سوچنے پہ "زر مینے تم واپس چلو گی نا آج میرے ساتھ؟" مجبور ہو گئی۔۔۔

مالک "ارے نہیں یہ دو تین دن تک یہیں ہو گی بلکہ تم بھی رک جاؤ میں تو کہتا ہوں" صاحب زر مینے کے دل کا حال جان چکے تھے اِسلیے اُس کی سائڈ لیتے ہوئے بولے۔۔۔

نہیں بھائی جان میں تو چلوں گی اِس کو بھی لے کہ جانا تھا پتہ نہیں اِسکا تو گھر جانے کو دل "
نگہت تاسف سے بولیں۔۔۔ "ہی نہیں کرتا

صوفیہ کے "نگہت رہنے دو اِسے یہیں ویسے بھی اِس نے یہاں تو آنا ہی ہے ایک دن"
لہجے میں زر مینے کیلئے والہانہ محبت تھی جبکہ زر مینے کے تو سر پر سے گزر رہی تھی یہ
باتیں۔۔۔۔

جی بالکل آنا تو اِس نے یہیں ہے لیکن جو عرصہ ہے وہ تو گھر پہ رہے نا آئے دن ہفتے کا"
اب کہ نگہت تو بولیں تو زر مینے کو کچھ کچھ سمجھ آنے "سامان لے کہ یہاں آ جاتی ہے
لگا۔۔۔

زر مینے نے ہلکا سا بڑبڑا کہ رانیہ کی طرف دیکھا جو اُسکی) میں نے یہاں کیوں آنا ہے (
پاگل تم میری بھابھی بن کہ آؤ" بات پر مشکل سے اپنی ہنسی دبا کہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔
رانیہ کے بولنے پر زر مینے ایک دم سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور سب نے بیک وقت اُسے "گی
دیکھا۔۔۔ سب کی نظروں کا فوکس اپنے اوپر پا کر وہ دوبارہ سے بیٹھ گئی اور ناشتے میں ایسے
مگن ہوئی کہ اِس سے زیادہ ضروری کام کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

رانیہ یار یہ مزاق تھانا،،،یار تمہیں پتہ تو ہے مجھے میجر جہان پسند ہے اور میں تمہارے "

زر مینےِ اس بار دبی دبی سر گوشی میں مسکین سا "سڑو بھائی سے شادی ہر گز نہیں کروں گی

منہ بنا کہ بولی تو رانیہ نے بھی کلاس لے ڈالی۔۔۔

"زینی ضروری نہیں ہوتا کہ جو ہم ناولز میں پڑیں ویسا ہی حقیقت میں ہو "

زر مینے کا بس ایک ہی مسلہ تھا کہ لڑکا "لیکن یار تمہیں پتہ تو ہے مجھے فوجی کتنے پسند ہیں "

رانیہ اسے ٹالتے ہوئے بولی لیکن "اچھا کمرے میں جا کہ بات کرتے ہیں "فوجی ہو

زر مینے کی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

رانیہ کمرے میں آ کر بولی۔۔۔ "ہاں اب بولو کیا مسلہ ہے "

ایک منٹ وکیل میں بن رہی ہوں تو مسلہ بھی میں ہی پوچھوں گی،،جی تو کیا مسلہ ہے "

ماہنور پیشہ ورانہ انداز میں گویا ہوئی جبکہ رانیہ کے چہرے کے زاویے بگڑے۔۔۔۔ "آپکا

اب زر مینے ضد پہ اتر آئی "یار میں صرف فوجی سے شادی کروں گی جا کہ بتا دو سب کو "

تھی۔۔۔۔

"اچھا پھر ہم بھائی سے کہتے ہیں وہ آرمی جوائن کر لیں، کیا خیال ہے؟" ماہنور نے تو مسلہ ہی حل کر دیا تھا جبکہ زرمینے کا دل چاہا کہ اپنا سر دیوار سے دے مارے۔۔۔

"افففف پاگل آرمی میں جانے کی ایک ایج لمٹ ہوتی ہے اور تمہارا بھائی تیس کا ہے اب تو اُسے آرمی لینے سے رہی"

"پھر تم میجر جہان کے خواب دیکھنا چھوڑ دو یار دیکھو مانا کہ فوجی پسند ہیں تمہیں لیکن حقیقت کی دنیا میں رہ کہ سوچو زرا" جس پر رانیہ کی طرف سے مخلص مشورہ آیا۔۔۔

زرمینے نے بے چارگی سے دونوں کو دیکھا جبکہ ماہنور اور رانیہ کا تو دل چاہا کہ اُس کا سر پھوڑ دیں اِتنی سی بات کا بتنگڑ بنا کہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"یار اِن لوگوں کو کیا جلدی ہے کیا پتہ کوئی میجر آ ہی جائے میری زندگی میں" اب کہ زرمینے دور خلا میں دیکھتے ہوئے سوچ کہ بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"Zarminay this life is reality not a fairy tale like your novels"

رانیہ اُسے ڈانٹتے ہوئے بولی تو بلآخر زرمینے ہار مان گئی کہہ تو دونوں ٹھیک ہی رہی تھیں کہ یہ زندگی ہے کوئی ناول نہیں جہاں سارے خواب پورے ہو جائیں۔۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے یار"

رانیہ بولی تو دونوں پر جوش ہو کہ اٹھ کھڑی ہوئیں "گڈ اب اٹھو ہم شاپنگ پہ چلتے ہیں"

زرمینے متفکر ہوئی کیونکہ گاڑی کے "لیکن گاڑی کی چابی تو شاھمیر بھائی کے پاس ہے" بغیر تو جا نہیں سکتی تھیں۔۔۔۔

ماہنور بولنے کے بعد فوراً کمرے سے نکلی اور "کوئی نہیں ہم چاچو کی گاڑی لے جاتے ہیں" تھوڑی دیر میں چابی لے کہ حاضر ہو گئی اور پھر تینوں جو صبح کے گیارہ بجے گھر سے نکلیں تو شام چار بجے واپسی ہوئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

زر مینے لوگ ایک میک اپ شاپ میں کھڑے مختلف برانڈز کے میک اپ دیکھ رہے تھے جب زر مینے کو لگا کوئی ہے جو مسلسل اُسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔۔اُس نے اپنے آس پاس نظر دوڑائی لیکن وہاں کوئی بھی اُسکی طرف متوجہ نہیں تھا اپنا وہم سمجھ کہ وہ دوبارہ میک اپ کی طرف مڑی لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے کسی کی نظروں کا ارتکاز خود پہ محسوس ہوا اور اِس بار نہایت چالاکی سے اُس نے ایک دم چہرہ موڑ کہ دیکھا لیکن پھر ناکامی کا سامنا شاید دیکھنے والا زیادہ چالاک تھا۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاپ سے باہر نکلی تو اُسکی نظر ایک بلیک ہوڈی میں ملبوس شخص پر گئی جو مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا وہ کچھ اِس قسم کے حلیے میں تھا کہ بلیک جینز پہ بلیک ہوڈی اور چہرے پہ بلیک ماسک لگا تھا جبکہ حیرت کی بات یہ تھی کہ اُسکی آنکھیں بھی بالکل سیاہ تھی زر مینے کو بے اختیار اُس شخص سے ڈر لگا اور وہ دوبارہ شاپ میں گھس گئی جبکہ دور کھڑا شخص اب وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر مینے نے بے اختیاری میں ایک دو بار اُس شخص کو تلاشنا چاہا لیکن ناکامی کا سامنا ہوا تو اب وہ بھی شاپنگ میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

"اللہ معاف کرے سر سے لے کر پیر تک پورے کالے لباس میں تھا ہائے اللہ کہیں کوئی جن تو نہیں تھا" زر مینے اب مسلسل یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

ہاں میں مال کے باہر کھڑا ہوں تم پچھلے دروازے سے انٹر ہو کہ سیدھا بیسمنٹ میں پہنچو "الیاس انصاری بہت "اور ہاں کوئی مشکوک حرکت مت کرنا کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے چالاکی سے آہستہ آواز میں ہدایات دے رہا تھا آج اور دو بچوں کی زندگیوں کا سودا ہونے جا رہا تھا اُن بچوں کے ماں باپ کو تو علم بھی نہیں ہوگا کہ اُن کے جگر کے ٹکڑوں کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔

اور سنو وہ انگریز تمہارے ساتھ ہی ہے نا اُسے بھی سمجھا دو کوئی مشکوک حرکت نہ کرے "ورنہ مال سے ہاتھ دو بیٹھے گا"

ہاں وہ ساتھ ہی ہے میرے ہم بس بیسمنٹ پہنچنے والے ہیں، زرخان کو بتایا تم نے ڈِیل "کا" مقابل نے پوچھا۔۔۔۔

الیاس "نہیں اُسکو بتا کہ میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا اور تم بھی کچھ بتانا نہیں اسے" انصاری ناگواری سے بولا۔۔۔۔۔

"لیکن اُسکو پتہ ہونا چاہیے"

"وہ کال نہیں اٹھا رہا ایک دو بار کال کی تھی میں نے"

مقابل نے بولنے کے بعد کال کاٹ دی اور الیاس "اچھا ٹھیک ہے تم جلدی پہنچو" انصاری اپنے ایک اور گندے کارنامے کو انجام تک پہنچانے کی غرض سے مال کے اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔۔

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ وہ پلٹا۔۔۔۔ "سر وہ لڑکی کون تھی"

اُس نے جواب دیا جانتے بوجھتے انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔ "کون سی لڑکی؟"

"سر وہ جسے آپ دیکھ رہے تھے عبایا والی"

تم اپنے کام پہ دھیان دو الیاس انصاری نظر آئے تو فوراً بتاؤ،،،، تم یہاں !!!! ہے کوئی" میجر نے مصنوعی ڈانٹتے ہوئے کہا تو جونیئر "میری نہیں الیاس کی جاسوسی کرنے آئے ہو ایجنٹ تھوڑا شرمندہ ہوا۔

جونیئر ایجنٹ کی زبان میں ایک بار کھجلی ہوئی۔۔۔ "سر! آپ کی آنکھوں کو کیا ہوا ہے"

اب کہ میجر زرا غصے سے بولا۔۔ "میں نے تمہارا حلیہ بگاڑ دینا ہے کام پہ دھیان دو 89"

جونیئر ایجنٹ 89 کے بولنے پر میجر نے فوراً مڑ کہ دیکھا اور پھر "سر! سر! وہ آ گیا ہے" اپنے پرائیویٹ سیل سے کسی کو سگنل دیا اور فوراً الیاس کے پیچھے ہو لیا۔۔۔۔

الیاس انصاری اور بالی والا شخص بیسمنٹ میں اپنے ازلی حلیے میں بیٹھے کسی ڈیل کو فائنل کر رہے تھے جب الیاس کی نظر سامنے دیوار پر پڑی جہاں بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا۔۔ الیاس کو خطرے کی گھنٹی محسوس ہوئی۔۔۔۔ "AAJ"

"سنو! ڈیل کینسل کر و یہیں فوراً نہیں تو بہت بڑا مسلہ ہو جائے گا، چلو نکلو یہاں سے" الیاس اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے جلدی جلدی بول رہا تھا جبکہ بالی والا شخص بات مکمل

ہونے سے پہلے ہی بھاگ چکا تھا۔۔۔الیاس اور دوسرا انگریز شخص جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹ کہ ابھی نکل ہی رہے تھے جب کسی کی آواز آئی۔۔۔

آواز میں ایک رعب تھا ایک ڈرادینے والا تاثر جس سے "ارے مجھ سے تو ملتے جاؤ"

الیاس کو اِس قدر سخت سردی میں بھی پسینا آنے لگا تھا۔۔۔

الیاس کی پھنسی ہوئی آواز نکلی جس پہ سامنے والا شخص کا قہقہہ بلند "ک۔۔کون ہو تم" ہوا۔۔۔

تھوڑے توقف کے بعد وہ بولا تو الیاس "تمہارا باپ،،،، لگتا ہے تم نے مجھے پہچانا نہیں" پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

میجر حیدر نے دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "وہ دیکھو سامنے دیوار پہ کیا لکھا ہے؟" کہا۔۔۔

تم! تم کون ہو؟ میں تمہیں جانتا ہوں؟ تمہیں کیسے پتہ لگا کہ میں یہاں ہوں؟ میں" الیاس شاک کی کیفیت میں بولے جارہا تھا جبکہ اُسکی بات پر "پولیس کے پاس جاؤں گا میجر آگے بڑھا اور ایک زوردار مکا اُسکے منہ پہ دے مارا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اِس بات پر تو الیاس "تم یہاں سے بچ کر نکلو گے تو پولیس کے پاس جاؤ گے ناڈئیر" کی چودہ طبق روشن ہو گئے خطرے کی بو اور اوپر سے مکا اتنے زور کا لگا تھا کہ اب وہ ہلنے سے بھی قاصر تھا۔۔۔

میجر نے اپنا سیل نکال کہ اپنے ساتھ آئے جونئیر ایجنٹس کو گرین سگنل دیا اور خود الیاس کی طرف قدم بڑھائے اور دے مار لاتوں سے نوازا۔۔۔

ضمیر فروشو تم لوگوں کو شرم نہیں آتی اپنے ہی ملک کے ساتھ غداری کرتے ہو،،،،یہ" میجر کا بس "جن بچوں کا تم سودا کرتے ہو اگر اپنے بچے ہوں اِنکی جگہ تو کیا یہی کرو گے نہیں چل رہا تھا کھڑے کھڑے اِسے گولیوں سے چھلنی کر دے لیکن وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

الیاس کو "زرخان تمہیں نہیں چھوڑے گا AAJ تم بہت جلد زمین کے نیچے ہو گے" اور کچھ نہ سوجھا تو دھمکیوں پہ اتر آیا جس پر حیدر کے لب سختی سے آپس میں پیوست ہوئے، ماتھے پہ شکنوں کا جال بنا اور ایک اور مکا اُسکی ناک میں دے مارا جہاں سے فوراے کی مانند خون رسنے لگا اور تبھی جونئیر ایجنٹس اندر آئے۔ایک ایجنٹ نے آگے بڑھ کہ

الیاس کی گردن میں انجکشن لگایا جس سے وہ فوراََ ہی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا جبکہ دوسرے ایجنٹ نے انگریز شخص کی گردن میں بھی وہی مادہ انجیکٹ کر دیا۔۔۔

میجر نے ہدایت دیتے ہوئے باہر کی "کیپٹنِ ان کو پچھلے دروازے سے لے کر نکلو" طرف قدم بڑھا دیے اور اپنے پرائیویٹ سیل سے کسی کا نمبر نکال کہ ایک ٹیکسٹ بھیجا جس پہ لکھا تھا

"Mission 1 completed"

جاتے جاتے میجر حیدر کی نظریں اُسی لڑکی پر پڑیں جو اب جوتوں کی دکان پر کھڑی تھی۔۔۔

میجر کے جانے کے بعد کیپٹن نے دونوں کو ایک الماری میں بند کیا اور الماری سمیت باہر کو ہو لیا جیسے کوئی معمول کے خریدار ہوں جو الماری لینے آئے ہوں اور اب جا رہے ہیں۔۔۔اِس ساری کاروائی میں ایک گھنٹہ سے بھی کم وقت لگا تھا اور کسی کو رتی برابر بھی شک نہیں ہوا۔۔۔۔

زرمینے نے گرل سے "یار رانیہ وہ دیکھو سامنے تمہیں کچھ مشکوک نہیں لگ رہا وہاں" نیچے دیکھتے ہوئے اشارہ کیا جہاں تین چار لڑکے ایک الماری گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔۔۔

رانیہ ناگواری سے بولی تو زرمینے کو بھی اپنی عقل پہ "زرمینےِ اس میں کیا مشکوک ہے؟" افسوس ہوا اور پھر دوبارہ شاپنگ میں مگن ہو گئی۔۔۔

□□□□□□□

آج سنڈے تھا تو زرخان بھی گھر پہ تھا۔۔ ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی کیونکہ جو کچھ رات میں ہوا تھا اُس کے بعد تو وہ سونے سے رہا تھا پھر تھوڑی دیر بعد اپنی ڈریسنگ سے ایک شاندار تھری پیس سوٹ نکالنے کے بعد وہ شیشے کے سامنے کھڑا تیاری کے آخری مراحل میں تھا۔۔۔ کالی سیاہ آنکھوں میں بے چینی سی تھی، خوبصورت عنابی ہونٹ سختی

سے آپس میں پیوست تھے۔۔ تیار ہونے کے بعد وہ نیچے جانے لگا جب ایک آواز پہ وہ ٹھٹکا۔۔

اِس آواز کو تو وہ ہزاروں میں "ہاں وہ چٹ میں نے رکھ دی تھی ہاں ٹھیک ہے اوکے" پہچان سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب اُسے سمجھ آرہا تھا سب لیکن فلحال وہ یہ تاثر نہیں دے سکتا تھا کہ اُسے کچھ معلوم ہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھا، آج خود کو بہت تنہا محسوس کر رہا تھا۔۔ ایسا شخص جس کا کوئی دوست نہ ہو وہ خود کو اکیلا ہی محسوس کرتا ہے نجانے ابھی کیا کیا سوچتا جب اُسکا فون بجا نمبر دیکھ کہ اُسکے ماتھے پہ شکنوں کا جال بنا) ایک اور بیڈ نیوز (دل میں کہنے کے بعد اُس نے کال پِک کی۔۔۔

زرخان بولا لیکن مقابل کی بات "ہیلو کیا ہے، رکو میں جانتا ہوں ایک اور بری خبر ہے نا" سن کر اُسکے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم لوگ مجھے کوئی بات بتانا ضروری نہیں سمجھتے اب مرو !!! **** واٹ دا"

"سارے کے سارے

زرخان نے غصے میں آکر گالیوں سے نوازا۔۔۔

"میں نے اُسے کہا تھا کہ تم سے پوچھ کہ ڈیل سائن کرے لیکن اُس نے نہیں سنی میری"

مقابل اپنی صفائی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھی بات ہے اب مرے وہ اور نہ بتایا کرو مجھے،،، ایک بات بتاؤ تم کیسے بچ گئے؟"

زرخان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

لکھا ہوا تھا مجھے کچھ غلط ہونے کا AAJ جس کمرے میں ہم بیٹھے تھے وہاں بڑا بڑا"

مقابل نے بتایا تو "احساس ہوا تو میں اُن دونوں کا انتظار کیے بغیر وہاں سے بھاگ گیا

زرخان کو پتہ چلا کہ یہ واقع ایک بڑا گروہ ہے جو اِنکو پھنسا رہا ہے۔۔

AAJ کل رات ڈنر کے بعد میرے کمرے میں بھی ایک چٹ پڑی تھی اُس پہ بھی"

"لکھا ہوا تھا،،،، ہم بہت بری طرح پھنسنے والے ہیں

مقابل نے "پھسنے والے نہیں ہیں بلکہ پھنس چکے ہیں،،،، خیر اب آگے کیا کرنا ہوگا؟"

لہجہ پریشان رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آگے جو بھی کرنا ہے وہ میں خود دیکھ لوں گا کم از کم اب تو میں کسی کو کچھ بھی نہیں بتانے "

زرخان لہجے کو سخت رکھتے ہوئے بولا جبکہ مقابل کی پیشانی پہ اس بات پر بل پڑے "والا

تھے۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی!!! فی امان اللہ"

زرخان نے جواب دیے بغیر ہی فون رکھ دیا۔۔۔اب اُسے ایک ایک قدم پھونک پھونک

کر رکھنا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ہوٹل کی انٹرینس سے ایک عجیب میلے

کچیلے سے حلیے والا شخص داخل ہوتا وہ بالکل زرخان کے مقابل کرسی پہ بیٹھ جاتا ہے

جبکہ اُسے دیکھ کر زرخان کو پھر سے غصہ آنے لگتا ہے۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا جب تک میرے پیسے نہیں دیتے تب تک اپنی یہ فضول شکل میرے "

"سامنے مت لانا

www.novelsclubb.com

سامنے بیٹھا شخص جو کہ میلے کچیلے سے حلیے میں تھا،اُسے دیکھ "مجھے تھوڑا اور مال چاہیے" کہ پہلی نظر میں جو بات سمجھ آتی تھی وہ یہ کہ وہ آدمی ابھی بھی نشے کے زیر اثر تھا اِسلیے آواز میں لڑکھڑاہٹ بالکل واضح تھی۔۔۔۔

میں تمہاری کوئی فضول بکواس نہیں سنوں گا،،، دفعہ ہو جاؤ اور آئندہ تب آنا جب" زر خان ہنوز سختی سے بولا۔۔۔ "میرے پیسے واپس دینے کے قابل ہو جاؤ

دیکھو میں پولیس کو تمہارے سارے کارنامے بتادوں گا ویسے بھی سننے میں آیا ہے کہ " سامنے بیٹھے شخص کے منہ سے یہ الفاظ سن کہ زر خان "فوج تمہارے پیچھے لگ چکی ہے کے ماتھے کی نسیں ابھرنے لگیں، زور سے مٹھیوں کو آپس میں بھینچا لیکن جب بولا تو لہجہ ہموار ہو چکا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم کل آنا دوسرے آفس میں لیکن تب تک یہ منہ بند رکھنا نہیں تو جانتے نہیں" "ہو ابھی تم زر خان جنیجو کو

یہ کہہ کہ مقابل بیٹھا شخص جیسے آیا تھا ویسے ہی "میں دس بجے پہنچ جاؤں گا صاحب" غائب ہو گیا۔۔۔۔

زرخان نے زیرِ لب بڑبڑا کہ اُسے ایک دو گالیوں سے نوازا پھر اپنا فون "کمینا انسان" نکال کر ایک نمبر تلاش کرنے لگا ایک نام پہ آ کر اُسکی انگلیاں رکی اور اگلے ہی پل اُس نے کال ملا دی۔۔۔

"ہیلو!!! میں نے کہا تھا نا مجھے جیسے ہی تمہارے لائق کوئی کام لگا تو میں تمہیں بلاؤں گا" تو تمہارا انتظار "بغیر کسی تمہید کے زرخان نے بات کہی اور تھوڑا وقفہ لے کہ دوبارہ بولا

"ختم ہوا کل نو بجے دوسرے آفس پہنچ جانا

اگلے کی بات سنے بغیر کال کٹ کی اور فاتحانہ چال چلتے وہ ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

یہ منظر ہے دو ہفتے بعد کا زرمینے کو شجاع ہاؤس سے آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا لیکن ایک ہفتے سے وہ کچھ سوچوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔ ہاتھ میں ایک کتاب تھی جو پچھلے سات سال

کی طرح اُسے گفٹ کی گئی تھی لیکن وہ کون تھا جس نے گفٹ کی یہ بات جاننے سے وہ قاصر تھی۔۔۔اُس نے ابھی تک یہ بات فرحان کو نہیں بتائی تھی اِسلیے وہ صوفے سے اٹھ کر بیڈ تک آئی اور کال ملائی۔۔فرحان کے نمبر پر بیل جا رہی تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا غصے میں آکہ اُس نے فون پھینک دیا لیکن تھوڑی ہی دیر میں فرحان نے کال بیک کی پہلے تو اُس نے سوچا کہ نہیں اٹھائے گی لیکن پھر اپنا مسلہ یاد آنے پر اگلے ہی پل وہ کال پک کر چکی تھی۔۔۔

فرحان کی مصروف سی "ہیلو!!!ہاں زرمینے بولو تمہاری تین مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں" آواز آئی۔۔۔

زرمینے نروٹھے پن سے بولی "پہلے کیوں نہیں اٹھائی کال"

"مادام زیادہ نخرے مت دکھاؤ کام کی بات کرو،،میٹنگ میں تھا اِسلیے کال نہیں اٹھا سکا"

زرمینے نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے بتایا اور "وہ علی۔۔۔یار وہ پھر سے مجھے کتاب ملی ہے"

جواب اُس کی توقع کے عین مطابق تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

واؤ کلیپنگ فار یو بھنڈی!!!! پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے ایک ہفتے بعد یاد آرہا ہے تمہیں"

فرحان نے کہتے ساتھ ہی کال کاٹ دی "،،،، تم رکو میں کچھ کرتا ہوں

بات کتاب کی نہیں تھی بات یہ ہے کہ ہمیشہ کی طرح وہ بغیر کسی نام !!!!! یار سنو تو"

زر مینے کے یہ الفاظ فرحان نہیں سن سکا تھا "کے نہیں تھیِ اس بار اُس پر ایک نام لکھا تھا

کیونکہ وہ پہلے ہی کال کٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

پھر اُس نے بے بسی سے کتاب کی طرف دیکھا کتاب کا سرِ ورق ہٹاتے ہی پہلے صفحے پہ سیاہ

قلم سے ایک نام لکھا تھا۔۔۔۔

"MH"

"نمل" پھر اُس نے بے دلی سے کتاب رکھ دی حالانکہ یہ کتاب اُسکی پسندیدہ کتاب تھی

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

فرحان بھی اپنے آفس میں اِسی بات پہ پریشان بیٹھا تھا جب اُس نے اپنا فون نکالا ایک نمبر پہ آ کر اُسکی انگلیاں رکی اور اگلے ہی لمحے وہ کال ملا چکا تھا) آج تو دو ٹوک بات کرنی ہی پڑے گی(

فرحان بے زاری سے بولا جیسے حال پوچھنے کی فارمیلٹی پوری کر رہا "ہیلو!!!!!کیسے ہو" ہو۔۔۔۔

دوسری طرف لہجہ ہشاش بشاش تھا جیسے مقابل کو کال "میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسے ہو" کرنے پر خوشی ہوئی ہو اِس پر فرحان تھوڑا شر مندہ ہوا۔۔۔۔

فرحان یہاں تک بول کہ چپ ہو گیا جیسے آگے کچھ بولنے کی "!!!!میں بھی ٹھیک" ہمت نہ ہو رہی ہو۔۔۔۔

مقابل کو جیسے معلوم ہو گیا ہو کہ وہ کچھ کہنا "پوچھ سکتا ہوں کیسے کال کی !!!ہمم نائس" چاہتا تھا۔۔۔

فرحان کے لہجے میں کسی "میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ زرمینے کو وہ بکس مت بھیجا کرو" قسم کی سختی نہ تھی بس ایک بات تھی۔۔۔۔

مقابل کا لہجہ "اور میں نے بھی کہا تھا کہ میں مینے کو بکس نہیں بھیجتا !!!! ہاں بالکل" بھی بالکل سادہ تھا جیسے بات سمجھانے کی کوشش کر رہا ہو۔

فرحان اب کہ صحیح معنوں میں پریشان ہوا تھا۔۔۔ "تمہارے علاوہ کون ہو سکتا ہے"

میرے علاوہ کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن میں نہیں،،، تم چاہو تو میں پتا کروا کہ دے سکتا"

مقابل نے ایک آفر کی تھی جسے فرحان نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔ "ہوں۔۔۔

فرحان کے الفاظ ابھی منہ میں تھے جب مقابل نے اُسے "کہیں وہ تو نہیں۔۔۔۔۔" ٹوکا۔۔۔۔

"نہیں بالکل نہیں یہ وہ نہیں ہے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اُسے"

فرحان نے بول کہ کال کٹ کر دی۔۔۔ اُسکی "ٹھیک ہے بس یہی پوچھنا تھا،،، بائے" ایک بری عادت تھی کہ وہ مقابل کو سنے بغیر کال کاٹ دیا کرتا تھا۔۔۔۔۔

تمام لوگ ناواقف تھے کہ اُنکی زندگیوں میں کیسے کیسے انکشاف ہونے والے تھے ناجانے اِس برائی اور پیسے کی جنگ میں کس کا اختتام ہونا تھا۔۔۔۔۔۔

!!!!اگلی قسط آئندہ ماہ انشاءاللہ

تسکین نہ ہو جس میں وہ راز بدل ڈالو

جو راز نہ رکھ پائے ہمراز بدل ڈالو

تم نے بھی سنی ہو گی بڑی عام کہاوت ہے

انجام کا ہو خطرہ آغاز بدل ڈالو

پر سوز دلوں کو جو مسکان نہ دے پائے

سُر ہی نہ ملے جس میں وہ ساز بدل ڈالو

دشمن کے ارادوں کو ہے ظاہر اگر کرنا

www.novelsclubb.com

تم کھیل وہی کھیلو انداز بدل ڈالو

اے دوست کرو ہمت کچھ دور سویرا ہے

گر چاہتے ہو منزل تو پرواز بدل ڈالو

)علامہ اقبال(

:چار مہینے بعد

اسلام آباد میں اِس وقت رات گہری ہو رہی تھی لیکن اسلام آباد کے ذکر کو یہیں چھوڑ کر اگر ہم اپنا رخ پاکستان کے ایک دوسرے صوبے خیبر پختونخوا کی طرف کریں تو اِس صوبے کا ایک ضلع ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔۔۔ایک ایسا ضلع جس کو پورا پاکستان جانتا ہے جو ایک طرح سے پاکستان میں ہونے والی دہشتگردی کی جڑ ہے جسے وزیرستان کہا جاتا ہے۔جی ہاں! وزیرستان جو ملک دشمن عناصر کی ایک پناہ گاہ ہے جہاں کے لوگوں کو ملک دشمن عناصر اپنے فوائد کیلیئے استعمال کرتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ وقت سرک رہا تھا اور رات گہری سیاہ ہو رہی تھی تقریباً رات کے ایک بجے کا وقت ہو گا جب ہر جگہ سے گولیوں کے چلنے آوازیں آنے لگیں۔۔ گولیاں ہر طرف سے آرہی تھی اور ناکام ہو رہی تھیں کیونکہ یہاں جنگ کیلئے آنے والے کوئی اناڑی نہیں بلکہ ہمارے ملک پاکستان کے بہادر سپوت ہیں جو ہر وقت چوکنا رہتے ہیں۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے:

یہ منظر ہے ایک پہاڑ کی چوٹی کا جہاں فوجیوں کے بیس کیمپس لگے ہوئے تھے۔یہ بیس کیمپس اِسطرح تھے کہ بہت غور کرنے پر پتہ لگتا تھا کہ یہاں کوئی زی روح موجود ہے۔۔ تمام جوان اپنے کیمپس کے اندر کھودی گئی سرنگوں میں جا چکے تھے لیکن تین جوان ایسے تھے جو ابھی چوٹی چڑھ کہ اوپر کی طرف جا رہے تھے۔۔۔

ایک وردی میں ملبوس جوان بولا۔۔۔ "کیپٹن جواد تیرے کول پانی ہے"

کیپٹن جواد کی تھکی تھکی سی آواز آئی۔۔۔ "ناوے میرے کول تاں مک گیا سارا پانی"

اصل میں تمام فوجی آپس میں پنجابی میں ہی کلام کرتے تھے کیونکہ یہ بولنے میں زیادہ آسان لگتی تھی لیکن اپنے سے اوپر عہدے والے افسران سے بات کرتے ہوئے اپنے

www.novelsclubb.com

مخصوص لہجے سے ہٹ کہ بات کرنی ہوتی ہے یہ ایک طرح سے اپنے افسران کی عزت کرنے کے زمرے میں آتا ہے۔۔۔۔

"میجر صاحب تواڈے کول وی کوئی نہیں پانی؟"

"میں تکناں یارا"

میجر نے تھکے تھکے لہجے میں جواب دے کر اپنا بیگ نیچے رکھا اور اُس (میں دیکھتا ہوں(میں سے پانی کی بوتل نکالی جس میں تھوڑا سا پانی ہی رہتا تھا۔۔۔۔

"سارے تھوڑا جیا پینے ہاں"

سب تھوڑا تھوڑا پی لیتے ہیں(کیپٹن جواد نے مشورہ دیا جس پر تینوں نے عمل درآمد(کیا۔۔میجر حیدر نیچے جھک کہ بیگ میں پانی کی بوتل ڈال رہا تھا،،کیپٹن جواد اور کیپٹن معید میجر کی دونوں طرف کھڑے آس پاس کے علاقے کا جائزہ لے رہے تھے اور تب ہی فائر کی آواز پورے علاقے میں گونجی اور ایک چرچراتی ہوئی گولی آئی جو عین میجر حیدر کے سر سے ایک انگلی کے فاصلے پہ گزر گئی چونکہ اندھیرا تھا تو مقابل کا نشانہ چھوٹ گیا یا یہ کہا جا

www.novelsclubb.com

سکتا ہے کہ کسی کی دعائیں تھیں جو آج میجر حیدر کے کام آگئی تھیں اور اُسے ایک نئی زندگی دے دی گئی تھی۔۔۔

"Take your positions captains"

میجر حیدر نے باآواز بلند کہا اور پھر تینوں تھوڑے فاصلے پہ جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔۔۔ وہ تینوں اس وقت فوجی وردی میں ملبوس تھے، بلٹ پروف جیکٹ کے ساتھ سر پہ بلٹ پروف ہیلمٹ اور گھٹنوں اور کہنیوں پہ

elbow and knee pads

پہن رکھے تھے جس سے اُن کا بچاؤ ہو رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر تک باقی فوجی دستے بھی اپنے کیمپس سے نکل آئے تھے اور جوابی کاروائی کی گئی جس کے بدلے میں تین دہشتگرد ہلاک ہو گئے تھے جبکہ ایک فوجی سپاہی نے جام شہادت نوش کیا۔۔۔ گولیوں کی بوچھاڑ ختم ہو چکی تھی ہر طرف سناٹا تھا۔ یہ خاموشی آج بہت بری لگ رہی تھی آج ان کا ایک فوجی جوان ان سے بچھڑ گیا تھا، ایک ماں کا لالِ اس ملک پہ قربان ہو گیا تھا۔۔ تھوڑی دیر میں

شہید سپاہی کی جسد خاکی کو اُسکے اپنوں کے پاس لے جانے کی تیاری مکمل ہو چکی تھی جبکہ باقی جوان اُس جگہ کارخ کر چکے تھے جہاں سے فائرنگ شروع ہوئی تھی۔۔۔

□□□□□□□

اسلام آباد پر آج کی صبح بہت خوشگوار ثابت ہوئی تھی، ہر طرف کالے بادلوں کا بسیرا تھا جو تھوڑی بہت گرمی تھی وہ بھی آج کے خوبصورت موسم کی وجہ سے اڑن چھو ہو گئی تھی بادل کبھی آتے اور کبھی جاتے غرض یہ کہ یہ آنکھ مچولی صبح سے چل رہی تھی۔۔۔ ویکنڈ کے باعث سکندر ہاؤس کے تمام مکین اِس وقت گھر میں موجود تھے۔۔ دن کا کھانا کھایا جا چکا تھا اور اب چائے کا انتظار ہو رہا تھا اِس گھر میں موجود دو مرد حضرات کا سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ کھانے کے فوراً بعد چائے چاہیے ہوتی تھی۔۔

سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے چائے کا انتظار کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ زرمینے کی صلواتیں بھی سن رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو تم سب نے نوکر ہی بنالیا ہے مطلب کھانے کو دس منٹ نہیں گزرے اور چائے" حاظر ہو،،،،، کوئی تمیز ہوتی ہے ابھی تو تین بھی نہیں ہوئے اور چائے چاہیے صاحبزادوں زرمینے بولنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی چلا رہی تھی اُس کا اپنا ایک ٹائم ٹیبل ہوتا تھا کہ "کو اتنے بجے کھانا کھایا جائے گا اتنے بجے چائے اور باقی سارے کاموں کو بھی اپنے مخصوص وقت میں کرنے کی وہ عادی تھی لیکن ہائے رےِ اسکے بھائی ••••

آیان اب بے زار "یار آپی چپ کر جاؤ تم تو شاھمیر بھائی کو بھی ہر وقت ڈانتی ہی رہو گی" ہو چکا تھا کب سے ایک ہی بات سن سن کہ اِسلیے بول پڑا جبکہ فرحان جو پورا کا پورا نیوز کی طرف متوجہ تھا اِس بات پہ اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر سکا اور زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔ زرمینے کے تو اِس بات پہ سر پہ لگی تلوؤں بجھی تبھی فوراً آیان کی طرف لپکی۔اب منظر کچھ یوں تھا کہ آگے آگے آیان اور اُسکے پیچھے زرمینے تھی پورے لاؤنج کا نقشہ بگاڑ دیا تھا دونوں نے جبکہ فرحان دونوں کی صلح صفائی کروانے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

آیان کے بچے تمہیں تو میں بتاتی ہوں اتنی ہمدردی ہو رہی ہے اپنے شاھمیر بھائی سے تو جا" وہ دوبارہ آیان کی طرف لپکی مگر فرحان نے اسے پکڑ رکھا تھا "کے کسی اور سے بیاہ دو جس وجہ سے وہ اپنی کوشش میں ناکام ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر مینے چڑ کہ بولی تو فرحان نے اسے چھوڑا اور "اب چھوڑو بھی مجھے علی چائے لانے دو" خود صوفے پہ بیٹھ کہ دوبارہ نیوز کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

آیان "ہنہہ سچ بولنے کا تو زمانہ ہی نہیں ہے کاش میں شاھمیر بھائی کو اِس بلا سے بچا سکتا" کے اپنے دکھ تھے یہ ہم تم حل نہیں کر سکتے۔۔تب ہی زر مینے چائے لے کہ فرحان کے ساتھ آ بیٹھی۔۔۔

فرحان نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔۔ "امی کہاں گئی ہیں"

زر مینے نے بے زاری سے کہہ کر ریموٹ اٹھانا " اُسی جہیز والی آنٹی کے گھر اور کہاں" چاہا لیکن فرحان نے پہلے ہی اچک لیا۔۔

فرحان نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔ "کون سی جہیز والی آنٹی"

ارے یار وہی جو کسی کے بھی گھر جاتی ہیں تو ہر چیز کو دیکھ کہ کہتی ہیں 'باجی بالکل ایجا جوڑا' 'مینڈی امی جہیز چہ مینوں دتا سی "

(باجی بالکل ایسا جوڑا میری امی نے مجھے جہیز میں دیا تھا)

www.novelsclubb.com

اور اُس دن وہ جو تم آٹا گوندھنے والی مشین لائے تھے اُسے دیکھ بھی ایسا ہی کہا تھا انہوں" نے

ہاہائے باجی اے مشین تہ میری امی مینوں جہیز چہ دتی سی برے میں کدے استعمال ہی' نہیں کیتی'

ہائے باجی یہ مشین تو میری امی نے مجھے جہیز میں دی تھی لیکن میں نے کبھی استعمال نہیں(کی)

زرمینے زور زور سے ہنس کہ فرحان کو جہیز والی آنٹی کے قصے سنا رہی تھی اور مشین والی بات پہ تو وہ باقاعدہ قہقہہ لگا کہ ہنس دیا۔۔۔

"یار اُنکی شادی تو تقریباً 1997 میں ہوئی تھی کیا یہ ٹیکنالوجی تب سے آ رہی ہے"

فرحان نے ہنسنے کے دوران بامشکل اپنی بات مکمل کی۔۔

وہی تو میری بھی ہنسی چھوٹ گئی تھی اُنکے سامنے ہی اگر امی نہ ہوتیں تو میں نے منہ پہ" زرمینے نے بھی ہنستے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔ "بول بھی دینا تھا

آیان نے جل کہ کہا۔ "کیا بات ہے آج امریکا اور چائنہ میں بہت پیار آیا ہوا ہے"

توکیوں جل رہا ہے میری ایک ہی تو بہن ہے،،، مانا کہ مجھ جتنی حسین اور گوری نہیں ہے"

فرحان نے شرارت سے کہا۔۔۔ "لیکن ہے تو بہن نا ایسے تھوڑی ہی چھوڑ سکتا ہوں

زرمینے کلس کہ رہ گئی۔۔۔ "آہ یہ سیلف آبسیسڈ بندہ"

فرحان نے تجسس سے پوچھا۔۔۔ "بائی داوے امی گئی کیوں ہیں جہیز والی آنٹی کے گھر؟"

زرمینے نے جواب دیا اور وہ جانتی تھی اب فرحان کیا بولے گا۔۔۔ "نکاح کا کارڈ دینے"

یار یہ نہ ہو کہ وہ نکاح والے دن شاھمیر کو دیکھ کہ بولیں 'بالکل ایسا دلہا میری امی نے مجھے "جہیز میں دیا تھا"

فرحان کہنے کے ساتھ ایک بار پھر زور زور سے ہنس دیا تینوں کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے اتنا ہنسے کی وجہ سے لیکن ہنسی تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

زرمینے "کچھ خدا کا خوف کرلو بشیر چچا تمہیں شاھمیر جیسے لگتے ہیں بدتمیز !! اللہ اللہ" نے مصنوعی ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔۔۔

فرحان نے کندھے اچکا کہ ٹی وی کی آواز اوپن "میں تو بس آنٹی کی بات مکمل کر رہا تھا" کی اور جو خبر چل رہی تھی اُس پہ تینوں کی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جی ناظرین ہم آپکو بتاتے چلیں کہ کل رات شمالی وزیرستان میں سرچ آپریشن کے دوران تین دہشتگرد ہلاک ہو گئے جبکہ ایک پاک فوج کے جوان حوالدار فیض احمد کے شہید ہونے کی اطلاعات ملی ہیں اور مزید بتایا جارہا ہے کہ دو فوجی جوان زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیے گئے ہیں" نیوز اینکر گلا پھاڑ کہ ایک ہی خبر دہرائے جا رہی تھی۔۔۔

یکدم زرمینے کی آنکھوں میں نمی سی گھل گئی اور گرم آنسوؤں کا ریلا سا بہہ نکلا فرحان پریشان سا زرمینے کی طرف لپکا۔۔

"یار زرمینے کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہی ہو"

زرمینے نے زخمی آنکھوں سے فرحان کو دیکھا کیا نہیں تھا اُن آنکھوں میں غم، غصہ، بے بسی۔۔۔

"اِن لوگوں نے بابا کو بھی ایسے ہی مارا تھا نا علی، اِن اِن دہشتگردوں نے ہمارے بابا کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا نا، یہ لوگ مرتے کیوں نہیں ہیں، کسی کا باپ چھین کہ اِنکو کیا مل جاتا ہے؟ تم نے دیکھا وہ جو حوالدار شہید ہوا ہے اُسکے بچوں پہ کیا بیت رہی ہو گی، یہ لوگ کیوں ہے ایسے؟" زرمینے رونے کے ساتھ چیخ چیخ کہ بول رہی تھی فرحان نے فوراً

اسے اپنے کندھے سے لگایا آنکھوں میں آئی نمی کو وہ چھپا گیا تھا لیکن لہجے کا درد تو محسوس ہوتا ہے نا۔۔جب وہ بولا تو اُسکی آواز میں نمی سی تھی، گلے میں آنسوؤں کا گولا سا اٹکا ہوا تھا لیکن اسے مضبوط بننا تھا وہ اِنکا بڑا بھائی تھا وہ رو نہیں سکتا تھا۔۔۔

"زرمینے، زرمینے میری جان میری بات سنو تم یہ بات کیوں بھول جاتی ہو کہ ہمارے بابا زندہ ہیں"

"علی اگر وہ زندہ ہیں تو آتے کیوں نہیں ہیں؟ سات سال علی سات سال یہ کوئی کم عرصہ تو نہیں میں روز انکا انتظار کرتی ہوں کیا ہماری ساری زندگی ایسے ہی گزر جائے گی؟ کیا ہم بس ایسے ہی انکا انتظار کرتے رہیں گے؟" زرمینے اب بے بسی سے بولی تھی، آواز بالکل ہلکی تھی اتنی ہلکی کہ صرف علی ہی سن سکتا تھا لیکن اس سب میں وہ آیان کو بھول گئے تھے جو خاموش بیٹھا آنسو بہائے جا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کس نے کہا کہ ہم انتظار کرتے رہیں گے تم دیکھنا بابا ضرور آئیں گے مجھے پورا یقین ہے" فرحان نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے یقین دہانی کروائی جس پر وہ بس سر ہلا سکی۔۔۔

آپی کیا تم اب بھی چاہتی ہو کہ شاھمیر بھائی آرمی میں ہوتے؟ کیا تم بابا کیطرح انہیں بھی" کب سے خاموشی تماشائی بنا بیٹھا آیان بولا تو زرمینے بالکل ساکت ہو گئی، "کھونا چاہتی ہو گویا برف کا مجسمہ ہو۔ایسے لگ رہا تھا کسی نے ٹھنڈا یخ پانی اسکے منہ پہ پھینک دیا ہو اسکی زبان مفلوج ہو گئی تھی۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ نہیں وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی وہ بابا کے بعد شاھمیر کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی لیکن زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔۔

علی نے تنبیہہ کرتی نظروں سے اسے "آیان کیا ہو گیا ہے وہ پہلے ہی پریشان ہے" ٹوکا۔۔۔

نہیں علی یہ ٹھیک کہہ رہا ہے میں بابا کے بعد اب کسی اور کو نہیں کھونا چاہتی تمہیں یاد ہے" نانا می نے تمہیں بھی آرمی جوائن نہیں کرنے دی تھی ہم تمہیں نہیں کھو سکتے تھے اور اب وہ ہزیانی کیفیت میں بہت ہلکا ہلکا بول رہی تھی فرحان نے "میں کسی اور کو نہیں کھونا چاہتی زخمی آنکھوں سے آیان کو دیکھا۔

فرحان نے "زرمینے تم اٹھو اور جا کہ ریڈی ہو جاؤ میں تمہیں ہوسپٹل چھوڑ کہ آؤں گا" ساری بات پہ مٹی ڈالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

زر مینے نے احتجاج بلند کرنا چاہا۔ "لیکن آج چھٹی ہے"

کون سی چھٹی؟ زر مینے تم ڈاکٹر ہو!! تم کیپٹن ڈاکٹر زر مینے سکندر ہو!! تمہارے لیے" سب سے اولین ترجیح تمہارے مریض ہونے چاہئیں!! یہ جو فوجی زخمی ہوئے ہیں انکو سی ایم ایچ میں لایا گیا ہے اپنا فرض نبھاؤ جا کہ شاباش اٹھو" فرحان نے اسے پچکارتے ہوئے کمرے میں بھیجا اور اب اسکا رخ آیان کی طرف تھا۔

"آیان یہ کیا تھا تم جانتے ہو وہ اس معاملے میں کتنی حساس ہے پھر بھی"

بھائی میں نے جان کہ نہیں کہا!! آپ بھی تو دیکھیں پچھلے چار مہینوں سے وہ بس یہ کہہ" رہی ہیں کہ شاھمیر کو آرمی میں ہونا چاہیے تھا اب وہ ایسا نہیں کہیں گی اب انہیں سبق مل گیا ہے" آیان نے سر جھکا کہ ہلکی آواز میں کہا۔

یار وہ مزاق کرتی تھی خیر ابھی تو اسے کہیں باہر لے کہ جاؤں ورنہ موڈ بنا کہ بیٹھ جائے گی" فرحان اسے بول کہ اٹھ کھڑا ہوا "آؤ تم بھی ہمارے ساتھ

آیان نے حیرانگی سے پوچھا۔ "کیا مطلب آپ لوگ ہوسپٹل نہیں جا رہے"

تمہیں لگتا ہے وہ ہوسپٹل جائے گی ایسے موڈ میں گئی تو بچارے مریض اسکی شکل دیکھ کہ "
فرحان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا اور باہر کو نکل "ہی دنیا سے رخصت ہو جائیں گے
گیا جبکہ آیان کمرے میں چلا گیا اور تھوڑی دیر میں تیار شیار ہو کہ باہر نکلا۔۔

□□□□□□□

اِس ہفتے کی شام میں ہم دیکھتے ہیں بہت شاندار فائیو اسٹار ریسٹورنٹ کو جہاں اِس وقت
لوگوں کا ہجوم تھا چونکہ موسم انتہائی خوبصورت تھا اور ویکنڈ بھی تھا تو ایلیٹ کلاس کے تمام
لوگوں کا رخ اسی قسم کے ریسٹورنٹس طرف ہی ہوتا تھا۔۔۔ پورا ریسٹورنٹ روشنیوں
میں نہایا ہوا تھا اور باہر بڑے بڑے حروف میں

"TUSCANY COURTYARD"

لکھا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک اٹالین طرز پہ بنا ریسٹورنٹ ہے۔اگر اندر جانے کی بجائے ہم باہر ہی رکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ داخلی دروازے سے وہ ہمیشہ کی طرح پوری آن بان شان کے ساتھ اپنی وجیہہ پر سنیلیٹی کے ساتھ اندر کی طرف آرہا تھا۔بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے وہ بلیو ڈنر سوٹ میں انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا لگتا تھا حُسنِ اس انسان پہ آکر ختم ہوتا ہے۔۔یاقوتی لبِ اس وقت خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔وہ کسی ایرانی دیوتا سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔تب ہی وہ ایک میز کے قریب رکا جو اس نے ریزرو کروائی تھی اور پھر ایک چیئر گھسیٹ کہ ٹانگ پہ ٹانگ جما کہ پوری تمکنت کے ساتھ بیٹھا وہ کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔۔شہزادہ تو وہ تھا جنیجو ایمپائر کا !!!!

تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ہارون داخلی دروازے سے اندر آرہا ہے اور پھر وہ آکہ زرخان کے سامنے والی چیئر پہ بیٹھ جاتا ہے۔دونوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہارون نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ "لانگ ٹائم برو"

زرخان بھی آج خلاف توقع اچھے موڈ میں تھا "ہاں بھئی کیسے ہو"

ہارون نے استفسار کیا تو زرخان کھلے "میں تو فٹ ہوں کوئی خاص وجہ یہاں بلانے کی" دل سے مسکرایا۔

"تم نے نیوز نہیں دیکھی وہ جو سرچ آپریشن ہوا ہے !!ہاں ناوجہ ہے"

"دیکھی ہے لیکنِ اس میں خوش ہونے والی کیا بات ہے؟ صرف ایک ہی فوجی مرا ہے"

ہارون نے نخوت سے کہہ کہ سر جھٹکا۔۔۔

زرخان نے سخت لہجے میں تنبیہہ کی تو ہارون فوراً سیدھا ہوا "مرا نہیں ہے شہید ہوا ہے"

"اور ہاں میں خوش اسلیے ہوں کیونکہ تین دہشتگرد مر گئے ہیں "

ہارون پریشانی سے بولا۔۔۔ "کیا بکواس ہے؟ مجھے آج تک تمہاری سمجھ نہیں آئی"

ہمارا مقصد ہے پیسہ کمانا کسی کے مرنے یا جینے سے ہمیں فرق نہیں پڑنا چاہیے،،،، ہم 'وہ" تھوڑا آگے کو ہوا بالکل اسکے کان کے قریب 'صرف دہشتگردوں کے اعلاکار ہیں،، ہمارا کام ڈرگز کو پھیلانا اور یہ ہم پیسوں کیلیئے کر رہے ہیں،،، ہم فوج کے دشمن نہیں ہیں لیکن اپنی بات مکمل کر کہ وہ "ہاں اگر وہ ہمارے راستے میں آ رہی ہے تو پھر وہ ہماری دشمن ہے پیچھے کو ہوا اور ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

اب کے ہارون بولا تو لہجہ بالکل دھیمہ تھا اتنا کہ "وہ ڈر گز تم نے کیسے بھجوائے سندھ میں" صرف زر خان ہی سن سکتا تھا۔

ہارون کی بات پہ زر خان چار مہینے پہلے کی اُس صبح میں چلا جاتا ہے۔۔۔

چار مہینے پہلے:

جنوری کا موسم تھا اور صبح کے دس بج رہے تھے۔اس وقت بھی سردی کا سخت راج تھا اور دھوپ نہ ہونے کے برابر تھی۔ایسے میں میں آپکو لے چلتی ہوں ایک پر تعیش بلڈنگ کے عین سامنے یہ بلڈنگ بھی ایک آفس کی ہے جہاں ہر دفتر کی طرح کوئی ایمپلائز نہیں ہیں بس ایک لڑکی جو ایک بڑے سے آفس کے باہر ڈیسک میں سر گھسائے اپنے کام میں مگن ہے۔۔شلوار قمیض میں ملبوس، دوپٹہ کندھے پہ اور بالوں کو ایک پونی ٹیل میں باندھا گیا ہے۔۔گورا رنگ، بڑی سیاہ آنکھیں اور گلابی ہونٹ وہ کسی اپسرہ سے کم نہیں لگ رہی تھی لیکن جو کام وہ کرتی تھی وہ اسکی خوبصورتی پہ حاوی تھا۔۔۔

دفعتاً دروازہ کھلا اور ایک ملگجے لباس والا آدمی اندر داخل ہوا، بڑھی ہوئی داڑھی، میلے کچیلے بال اور منہ میں پان ڈالے وہ شخص ہر تہذیب سے عاری لگتا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اپنی اڑی ہوئی رنگت کے "شاہ تم یہاں کیوں آئے ہو زر خان سر نے منع کیا تھا" ساتھ بولی ساتھ ہونٹوں پہ زبان پھیری اور خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔

آج اس شخص کے لہجے میں کسی قسم کی لڑکھڑاہٹ نہیں "مجھے صاحب نے خود بلایا تھا" تھی لیکن لہجہ بالکل جاہلوں جیسا تھا۔۔

لڑکی نے کہنے کے ساتھ کریڈل سے فون "میں پوچھتی ہوں سر سے تم باہر جا کہ بیٹھو" اٹھایا لیکن کال ملانے سے پہلے ہی زر خان آفس میں آ چکا تھا۔۔۔

لڑکی نے عجلت میں سوال کیا کیونکہ شاہ سے "اسلام علیکم سر! آپ نے شاہ کو بلایا تھا؟" اسے ڈر محسوس ہوتا تھا۔۔۔

زر خان "کم آن صبا! کیا ہو گیا ہے اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو ہاں میں نے ہی بلایا ہے اسے شاھمیر نہیں آیا "نے اسکے سفید پڑتے چہرے کی طرف اشارہ کر کہ پوچھا تو وہ جھینپ گئ زر خان نے استفسار کیا۔ "ابھی؟

"نو سر یہاں تو اِس شاہ کے علاوہ کوئی نہیں آیا"

میں نے کہا بھی تھا اسے فون کر کہ !!! تم کافی بھیجو میرے آفس میں اور تم) شاہ کی "
زرخان کہہ کر "طرف اشارہ کیا (تم ادھر ویٹنگ ایریا میں بیٹھو تھوڑی دیر میں بلاتا ہوں
اپنے آفس میں چلا گیا اور صبا کافی لینے جبکہ شاہ باہر کی طرف چلا گیا اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس
ہو رہا تھا۔۔۔

زرخان اپنے آفس میں بیٹھا شاھمیر کا نمبر ڈائل کر رہا تھا ایک دو بیلز کے بعد کال اٹھا لی گئی
تھی۔۔

زرخان "ہیلو شجاع میں نے کل تمہیں کہا تھا کہ آفس آنا، تم ابھی تک نہیں آئے؟"
تیوری چڑھا کہ پوچھ رہا تھا۔

فون کے اُس پار سے شاھمیر کی "سر آپ نے میری بات سنے بغیر ہی کال کاٹ دی تھی"
آواز گونجی۔۔

www.novelsclubb.com

زرخان نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے بے زار لہجے میں کہا۔ "کام کی بات کرو"

شاھمیر نے جھجھکتے ہوئے "وہ ایکچولی سر میں نہیں آسکتا میں اسلام آباد میں نہیں ہوں"
بتایا تو زرخان فوراً سیدھا ہو بیٹھا۔

"کیا مطلب اسلام آباد میں نہیں ہو، ابھی اسی وقت آؤ مجھے کام ہے تم سے"

سر مجھے جاب مل گئی ہے دبئی میں میری آج شام کی فلائٹ ہے میں نہیں آسکتا، اللہ حافظ "

"!سر

میرے منہ پہ کال بند کر دی گھٹیا انسان ذرا سا بے روزگار نہیں بیٹھا !! واٹ داہیل"

زرخان کا دماغ نئے تانے بن رہا "گیا۔ دیکھ لوں گا تمہیں بھی پہلے اس شاہ کا تو کچھ کروں

تھا،،، وہ کسی بھی طرح شاہ کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا لیکن پھر اسکے دماغ میں ایک بات کلک

(ہوئی اور وہ باہر نکل گیا) کافی ابھی تک نہیں آئی تھی

صبا کافی لے کہ اسکے قریب پہنچی لیکن غلط وقت پر۔ زرخان نے وہی "سر یہ آپکی کافی"

کافی اٹھا کہ اسکے پیروں پہ انڈیل دی۔

کیا اب تمہیں یقین آیا کہ ایڈی کے "دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ہمیشہ غلط وقت پہ آتی ہو"

علاوہ اگر کوئی کافی کے معاملے میں لاپرواہی کرتا تو وہ کافی اسکے اوپر ہی گرا دی جاتی تھی۔۔

زرخان باہر چلا گیا تھا جبکہ پیچھے صبا ضبط کے باعث سرخ ہو گئی تھی اتنی اہانت اور بے عزتی

کا احساس آج سے پہلے نہیں ہوا تھا۔

آفس بلڈنگ کی پچھلی طرف شاہ مضطرب سا اِدھر اُدھر چکر کاٹ رہا تھا جب زرخان لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکے قریب پہنچا۔۔

بغیر کسی تمہید کے وہ مدعے پہ آیا "ہم ایک ڈیل کریں گے شاہ بولو منظور ہے؟"

شاہ جو پہلے سے ہی حواس باختہ تھا اب اور گھبرا گیا۔۔ "کیسی ڈیل"

تمہیں میرے لیے کام کرنا ہوگا آج سے پہلے یہ کام شجاع کرتا تھا لیکن اب سے تم کرو" تھوڑی دیر خاموشی دونوں کے بیچ حائل رہی زرخان اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھتا "گے رہا پھر بات کا آغاز کیا۔

وہ سامنے دو ٹرک دیکھ رہے ہو' زرخان نے اشارہ کیا' ان ٹرکوں میں ڈرگز ہیں تمہیں یہ" ڈرگز سندھ لے کہ جانی ہیں تمہیں تمہاری منہ مانگی قیمت ملے گی لیکن اسکے بدلے اپنا یہ زرخان بے تاثر چہرے کے ساتھ بول رہا تھا جبکہ سامنے کھڑا شخص "منہ بند رکھنا ہوگا اب کمفرٹیبل تھا۔۔

شاہ نے چہرے پہ ایک کمینی مسکراہٹ سجائے کہا زرخان ایک ہی جست "منظور ہے" میں آگے آیا اور گلے سے پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگا یا مقابل خود کو آزاد کرانے کی بے سود کوشش کر رہا تھا۔

تم نے اگر مجھے دھوکا دینے کے بارے میں سوچا بھی تو تمہاری لاش کے اتنے ٹکڑے " سفاک لہجے میں چہرہ اسکے "کروں گا کہ تمہارے گھر والے چنتے چنتے تھک جائیں گے قریب کیے وہ پھنکار رہا تھا،،، پھر اسکی گردن کو آزاد کیا وہ بے اختیار کھانسنے لگا۔۔۔

"راستے میں کوئی بھی پولیس افسر روکے تو منہ بند کروا دینا تمہارے ساتھ نیاز جائے گا" نیاز کے ساتھ جا کہ "سپاٹ لہجے میں کہتا وہ آگے بڑھنے لگا تھا پھر کچھ سوچ کہ رکا اور بولا یہ بول کہ وہ "بینک اکاؤنٹ بنوا لینا اور کام میں ذرا سی بھی بے دھیانی نہیں ہونی چاہیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنی گاڑی کے اندر بیٹھا، ڈرائیور کو اشارہ کیا اور گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

موجودہ دن:

ہارون نے ایک بار پھر دھیمے لہجے میں پوچھا۔ "تمہیں وہ بندہ قابل اعتبار لگتا ہے"

ایک لفظی جواب اور پھر خاموشی دونوں کے بیچ۔دفعتاً میکال دور سے آتا دکھائی دیا "ہاں" تو زرخان نے ہارون کی طرف دیکھ کہ اشارہ کیا گویا کہہ رہا ہو 'اس کے سامنے ذکر نا کرنا' کیونکہ زرخان واقف تھا کہ میکال کو ان کا یہ کام ہر گز نہیں پسند۔

فائنلی آج میرے بڑے بھائی کو خیال آہی گیا کہ ایک چھوٹا بھائی ہے جسے لنچ !ہیلو گائیز" میکال "کروانا پینڈنگ تھا!!!ویسے یہ لنچ کا ٹائم تو نہیں ہے لیکن پھر بھی کر لیتے ہیں شوخ لہجے میں بولتا زرخان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

زرخان نے اپنی بات کہی۔ "ایسا کرتے ہیں ڈنر کر لیتے ہیں،، لنچ کا ٹائم تو ہے نہیں"

ہاہاہا!!چار بجے ڈنر بھائی آپ اپنے پیسے بچانا چاہتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں ہونے دونگا ہم" میکال نے تو گویا آج قسم کھا رکھی "ابھی لنچ کریں اور رات کو ڈنر وہ بھی آپکے پیسوں کا تھی سارے حساب چکتا کرنے کی۔۔

زرخان نے ہاتھ جھلا کہ گویا بات ختم کی اور پھر "جی نہیں میں کوئی پیسے نہیں بچا رہا" تینوں کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہونے لگیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

زر مینے، فرحان اور آیان اِس وقت۔

"TUSCANY COURTYARD"

کے باہر کھڑے تھے۔زر مینے نے سفید چکن کاری کی فراک کے ساتھ شلوار سٹائل میں ٹراؤزر پہن رکھا تھا جس میں سارے رنگ ایک ساتھ تھے، فراک کے بازوؤں اور گھیرے کے گرد سرخ رنگ کی چھوٹی چھوٹی لیس لگی تھی، اسکے ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ حجاب کی طرح لپیٹا ہوا تھا غرض یہ کہِ اس وقت وہ ایک پری پیکر لگ رہی تھی۔دبلی پتلی سی، دراز قد آنکھوں میں کاجل اور مسکاراہ، گال پہ ہلکا سا بلش آن اور ہلکے گلابی رنگ کے لپ گلوس میں وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی پندرہ مرتبہ کا دہرایا ہوا سوال ایک بار پھر دہرایا گیا۔۔ "علی میں کیسی لگ رہی ہوں"

فرحان نے تنگ "یار کیا چاہتی ہو اب تو میں جھوٹ بھی بول بول کہ بھی تھک گیا ہوں" آکہ کہا جس پہ زر مینے نے اسکے کندھے پر ایک چت لگائی۔۔

"اللہ اللہ کتنے بد تمیز ہو یہ نہیں کہ کسی لڑکی کی تعریف ہی کر دے بندہ"

کسی لڑکی کی تعریف کرنی ہے اچھار کو کرتا ہوں !!! وہ لڑکی دیکھ رہی ہو بلیو جینز شرٹ "
میں کتنی پیاری لگ رہی ہے اور وہ دیکھو' زر مینے نے اسکی تقلید میں دیکھا' وہ پنک ٹراؤزر
ابھی وہ کچھ اور بولتا کہ زر مینے نے اسے ٹوکا۔۔ "........ شرٹ والی کتنی حسین ہے اور
شرم کرو کچھ بد تمیز انسان لوگوں کی بہن بیٹیوں کے بارے میں ایسے بول رہے ہو اور وہ"
بلیو کپڑوں والی کہاں سے خوبصورت ہے غور سے دیکھو ذرا بھینگی ہے اور وہ پنک کپڑوں
والی ماشاءاللہ سے کیا چوائس ہے میرے بھائی کی بال تو ہیں کوئی نہیں اسکے بڑا آیا کتنی حسین
زر مینے اسکی نقل اتارتے ہوئے ایک ٹیبل کے قریب آکر بیٹھی وہ ٹیبل زر خان کی "ہے
ٹیبل کے بالکل ساتھ والا ٹیبل تھا۔ وہ اس طرح بیٹھی تھی کہ وہ اور زر خان بالکل آمنے
سامنے تھے جبکہ فرحان اور آیان کی اس طرف پیٹھ تھی۔۔

www.novelsclubb.com

فرحان مسکین "تم نے خود ہی کہا تھا کہ کسی لڑکی کی تعریف کرو میں تو بس یہی کر رہا تھا"
سا بن کہ بیٹھا۔۔

زر مینے دانت کچکچا کہ بولی "میں نے کہا تھا میری تعریف کرو"

"آئی ایم ریلی سوری زر مینے سکندر لیکن میں جھوٹی تعریف کرنے کا قائل نہیں ہوں"

فرحان بولا تھا جبکہ اسکے پیچھے بیٹھے زرخان کی دنیا اس نام پہ تھم گئی تھی،اسے لگا تھا اب وہ سانس نہیں لے سکے گا۔اس نے فوراً سامنے دیکھا جہاں زر مینے ہاتھ ہلا ہلا کہ فرحان سے کچھ کہہ رہی تھی، پھر اس نے ساتھ بیٹھے آیان کو دیکھا جو موبائل پہ مصروف تھا۔بے اختیار اسکا دل چاہا کہ وہ سامنے والی میز پہ جائے زر مینے سے آیان سے باتیں کرے لیکن وہ کتنا بے بس تھا۔۔وہ نہیں اٹھ سکتا تھا،وہ چاہ کہ بھی سامنے بیٹھی لڑکی کو نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ زرخان جنیجو کیلیئے کیا ہے۔۔وہ یک ٹک سامنے دیکھ رہا تھا،،میکال نے اسکی نظروں کے ارتکاز میں دیکھنا چاہا لیکن اگلے پل اسکی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تھی۔کتنے بے بس تھے وہ دونوں بھائی کہ جس کا انتظار اتنے عرصے سے کیا تھا آج وہ اُن کے سامنے تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

میکال نے پوچھا لیکن زرخان جانتا تھا کہ یہ سوال ہر گز نہیں تھا "بھائی وہ زر مینے ہے نا"

میکال کی آواز میں نمی تھی،آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا۔۔

زرخان بولا میکال نے گردن پھیر کہ اسکی طرف "میکال چلو ہم یہاں سے چلتے ہیں" دیکھا وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کر رہا تھا۔میکال کا دل کٹ کہ رہ گیا اس نے اپنے بھائی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے تھے کبھی بھی لیکن آج وہ رو رہا تھا۔۔

میکال ہم چلتے ہیں اگر ہم نا گئے تو فرحان اسے لے جائے گا،،،،اسے دیکھو کتنی خوش لگ" زرخان کے لہجے میں سامنے بیٹھی "رہی ہے میں نہیں چاہتا وہ میری وجہ سے اداس ہو لڑکی کیلئے صرف اور صرف عقیدت تھی، محبت تھی۔۔۔

زرمینے فرحان سے کسی بات پہ بحث کر رہی تھی۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا کوئی ہے جو مسلسل اسے دیکھ رہا ہے خود پہ کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کہ اس نے آس پاس دیکھا لیکن پھر اسے سامنے ہی وہ سوٹڈ بوٹڈ،انتہائی وجیہہ پر سنیلیٹی والا شخص نظر آیا جو آنکھوں میں نمی لیے اسکی طرف دیکھ رہا تھا لیکن زرمینے کے دیکھنے پر وہ چہرہ پھیر گیا تھا۔وہ آنکھیں وہ زرمینے کو بہت شناسا سی لگی تھی۔اس شخص کا چہرہ زرمینے کو کسی کی یاد دلا رہا تھا لیکن کس کی؟ وہ آنکھیں سیاہ تھیں !! کیا تم بتا سکتے ہو وہ شخص زرمینے کا کیا لگتا تھا؟ کیا تم بتا

www.novelsclubb.com

سکتے ہو آخر کیا تھا اس لڑکی میں کہ سامنے بیٹھا چٹان سا شخص بھی رو پڑا؟ آخر کون تھا وہ جس کی آنکھیں سامنے بیٹھے شخص سے ملتی تھیں اور سامنے بیٹھی لڑکی سے ملتی تھیں؟ آخر کیوں وہ شخص اس لڑکی کو اتنا شناسا لگا؟

زرمینے کا ارتکاز تب ٹوٹا جب سامنے بیٹھے دونوں مرد اور انکے ساتھ ایک اور مرد اٹھ کھڑے ہوئے،،، بے اختیار زرمینے کا دل چاہا کہ وہ اس شخص کو روکے اس سے پوچھے کہ کیوں وہ اتنا شناسا لگ رہا تھا؟ لیکن یہ وہ دور ہے جہاں دل کی کوئی , کیوں وہ اسے دیکھ رہا تھا نہیں سنتا لیکن اچھا ہی تھا کہ اس نے دل کی نہیں سنی۔ کیونکہ کچھ راز فاش ہونے کیلیئے نہیں ہوتے کچھ راز راز ہی رہنے چاہیئں۔ کچھ باتیں نہیں پتہ لگتی کیونکہ ابھی وہ وقت نہیں ہوتا۔۔۔

وہ سر جھٹک کہ فرحان کی طرف متوجہ ہوئی جو پتا نہیں کون کون سی محبتوں کے قصے سنا رہا تھا۔ کوئی اسکی پچیس منٹ کی محبت تھی تو کوئی ایک گھنٹے کی ہائے بچارہ فرحان !!!!

www.novelsclubb.com

آخری الفاظ "اچھا اب بس کرو علی تمہاری محبتوں کی لسٹ بہت لمبی ہے پزا کب آئے گا" ادا کرتے ہوئے سرشاری سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

بھو کی بھنڈی ہر وقت کھانے کا سوچتی رہتی ہو،، کوئی نہیں ہے اس دنیا میں جو میرے "
فرحان کا انداز بھی دہائی دینے والا تھا۔۔ "دکھ سنے

آیان موبائل پر سے نظریں ہٹا کہ "بھائی میں ہوں نا آپ کے غم میں برابر کا شریک "
ہمدردی سے بولا۔۔۔

"بیٹا تو اپنی فکر کر بورڈ کے پیپر سر پہ ہیں"

میں آپ سب کو بتا دوں میں آئی ایس ایس بی کا ٹیسٹ دوں گا مجھے آرمی جوائن کرنی "
اب کہ آیان دونوں کی آنکھوں میں جھانک کہ بولا دور کہیں اسے ڈر تھا کہ یہ لوگ "ہے
اسے آرمی میں نہیں جانے دیں گے بالکل ویسے ہی جیسے فرحان اور شاھمیر کو نہیں جانے
دیا گیا تھا۔۔۔

اور تم آرمی میں ضرور جاؤ گے یقین رکھو لیکن اس سے پہلے ایف ایس !! ہم جانتے ہیں "
فرحان ٹھہر ٹھہر کہ بول رہا تھا،، لہجہ میں کچھ تھا کہ آیان کو "سی کے پیپرز کی تیاری کرو
اس پہ یقین آگیا۔۔۔ آج زرمینے اور آیان کو اپنے بھائی پہ فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہلکی پھلکی گپ شپ کے بعد پھر وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

□□□□□□□

دہشتگردی والے واقعی کو آج تین دن گزر گئے تھے۔۔۔ شمالی وزیرستان میں ہر طرف سکوت کا عالم تھا،، ہر طرف خاموشی۔ دوپہر کے دو بج رہے تھے، جھلسا دینے والی دھوپ کا ہر طرف ڈیرہ تھا لیکن گرمی محسوس نہیں ہوتی تھی کیونکہ اس علاقے میں ہر وقت ہوا چلتی رہتی تھی۔ ایسے میں ہم رخ کرتے ہیں ایک آبادی والی جگہ پہ جہاں آٹھ دس گھر اکٹھے بنے ہوئے تھے۔ یہاں ایک گھر ایسا بھی تھا جہاں بہت سارے لڑکے تھے ان سب کو خودکش حملے کرنے کیلیئے تیار کیا جاتا تھا۔ ہر بچے کو یہ بتایا جاتا کہ وہ جو کریں گے اسکے بدلے انہیں جنت مل جائے گی غرض یہ کہ ہر بچے کا برین واش کیا جاتا اور اس طرح وہ ملک دشمن بن جاتے۔۔

www.novelsclubb.com

اسی آبادی والی جگہ کے ایک اور گھر کی طرف جایا جائے تو وہاں ہر کمرے میں ایک عورت پائی جاتی ِان میں سے بہت سی لڑکیاں وہ تھیں جنکی گمشدگی کی ایف آئی آر کراچی، لاہور

اور بہت سے شہروں میں کٹوائی جاتی تھیں۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ آئے دن کسی شہر میں لڑکیاں اغواء ہونے کی خبر پھیل جاتی ہے اصل میں ان میں سے بیشتر لڑکیوں کے اغواء کے پیچھے ان ملک دشمن عناصر کا ہوتا۔یہ دہشتگرد زبردستی لڑکیوں سے نکاح کرتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی نسل بڑھانی ہوتی ہے اور اسطرح اور دہشتگرد پیدا ہوتے ہیں۔۔۔

اب میں آپکو لے چلتی ہوں ایک ایسے ہی گھر نما سرنگ میں۔یہاں پہ گھروں کو اونچے اونچے ٹاورز کی طرح بنایا جاتا ہے۔گھر کے درودیوار تک مٹی سے بنے ہوئے تھے ایک کمرے کے اندر آیا جائے تو ایک پینتیس چالیس سال کا مرد،ایک بالشت جتنی داڑھی اور آنکھوں میں گہرا سرما لگائے لکڑی کے تخت پہ براجمان تھا اسکے ساتھ ایک کرسی پر دوسرا شخص موجود تھا اسکا حلیہ کچھ یوں تھا کہ داڑھی بالکل ہلکی تھی اور آنکھوں میں سرما نہیں تھا اور لباس کی حالت بھی بہتر تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جو شخص بہتر حلیے میں تھا وہ اضطرابی لہجے میں "ستانا جان تمہارا یہ وار تو خالی ہاتھ چلا گیا" بولا۔

ستانا جان نے رعب دار آواز میں "فرمان اللہ مارا کوئی وار آج تک خالی گیا ہے کبھی؟" پوچھا۔

فرمان "پہلے کبھی خالی نہیں گیا لیکن اس بار تو چلا گیا ہے صرف ایک فوجی مرا ہے ان کا" اللہ نے دو بدو جواب دیا۔

ستانا جان چہرے پہ مکروہ مسکان "اس بار خالی گیا کیونکہ خالی جانے دیا یہ صرف آغاز تھا" سجائے کہہ رہا تھا۔ فرمان اللہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تو وہ دوبارہ بولا۔

"تم چھوڑو یہ بتاؤ تمہارا وہ امیر زادہ چیلا کام ڈھنگ سے کر رہا ہے یا نہیں"

اب کہ "کام تو بہت ٹاپ کا چل رہا ہے وہ جو ڈرگز ملی تھیں اس نے سندھ پہنچا دی ہیں" فرمان اللہ محضوض ہو کہ بولا۔

ستانا جان نے رازداری "میں نے سنا ہے وہ کسی اور غیر قانونی کام میں بھی ملوث ہے" سے پوچھا۔

دوسری طرف سے مختصر جواب آیا لیکن وہ جانتا تھا مقابل "ہاں بچوں کے فروخت میں" اب کیا کہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

صبح کے نو بج رہے تھے اور سورج سوا نیزے پہ تھا۔اپریل نے اس بار قسم کھا رکھی تھی کہ جون والی گرمی سے مارے گا لوگوں کو۔زر مینے اس وقت اپنی ڈیوٹی پہ مامور تھی۔خاکی رنگ کی ساڑھی پہنے جو فوجیوں کی ایک علامت ہے،سر پہ حجاب کے ساتھ فوجی ٹوپی بھی تھی۔یہ یونیفارم اُسکا خواب تھا اور آج وہ اپنے خواب کو پایا تکمیل تک پہنچا چکی تھی۔۔۔ بلآخر وہ آرمی کی ڈاکٹر بن گئی تھی لیکن اُسکا ایک اور خواب بھی تھا کہ زر مینے سکندر کا شوہر بھی آرمی آفیسر ہو لیکن کچھ خواب پورے نا ہونے کیلئے ہوتے ہیں یا پھر یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ وہ اپنے مخصوص وقت پہ پورے ہوتے ہیں۔۔ہاؤس جاب ختم ہونے میں تھوڑا ہی عرصہ رہ گیا تھا اور وہ ابھی سے اتنی پر جوش تھی کیونکہ اسکے بعد وہ آفیشلی کیپٹن ڈاکٹر زر مینے سکندر بن جاتی۔

www.novelsclubb.com

ایک مریض کو چیک کر کہ وہ ابھی وارڈ سے باہر نکلی تھی کہ اپنے عقب سے آنے والی آواز وہ رکی۔۔ چہرے پہ بے زاریت گھل گئی تھی لیکن جب پیچھے مڑی تو چہرے کے تاثرات بالکل نارمل تھے اور ایک خوشگوار تاثر مل رہا تھا۔۔۔

مقابل نے انتہائی نرمی سے استفسار کیا۔۔ "اسلام علیکم ڈاکٹر زر مینے کیسی ہیں آپ؟"

زر مینے نے مصنوعی "میں بالکل ٹھیک ہوں الحمدللہ!! آپ کیسے ہیں ڈاکٹر موسیٰ" نرمی سے پوچھا۔۔

اور بس اسی چیز سے زر مینے بھاگنا چاہتی تھی پتہ "مجھے کیا ہونا ہے آئیں کافی پیتے ہیں" نہیں کیوں لیکن ڈاکٹر موسیٰ کے ساتھ کافی پینا زر مینے کو دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔۔

اور پھر وہ دونوں سی ایم ایچ کے کیفے میں موجود تھے۔ زر مینے کے "!!یس شیور" سامنے بلیک کافی رکھی تھی جبکہ ڈاکٹر موسیٰ کے سامنے کریم کافی رکھی تھی۔۔ بلیک کافی زر مینے کو پسند نہیں تھی لیکن وہ کسی اور کو بہت پسند تھی اور اس شخص کی پسند کو زر مینے کبھی بھی نا نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی پھر موسیٰ نے گلا کھنکار کہ زرمینے کو متوجہ کیا۔۔

اور یہاں زرمینے کا دل چاہا وہ اٹھ جائے "زرمینے میں نے آپ سے ایک بات کرنی تھی" لیکن اگلے کی بات سنے بغیر اٹھ جانا خاصی غیر مہذب حرکت ہوتی ہے۔زرمینے نے سوالیہ ابرو اچکائی تو وہ گہرا سانس ہوا کے سپرد کر کہ بولا۔

زرمینے کو اندازہ تو تھا لیکن اس قدر ڈائریکٹ "زرمینے آپ مجھ سے شادی کریں گی؟" سوال پہ اسکے حواس باختہ ہو گئے، بے اختیار چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے لیکن وہ خود کو کچھ بھی سخت بولنے سے روکے ہوئے تھی۔۔آس پاس اور بھی ڈاکٹرز تھے وہ اپنا تماشا نہیں بنا سکتی تھی کم از کم،،اسلیے نرم انداز میں کہنا شروع کیا۔

دیکھیں ڈاکٹر موسیٰ میں کوئی ایلیٹ کلاس کی لڑکی نہیں ہوں جو آپکو یہاں بیٹھے بیٹھے " جواب دے دوں اور منگنی کر کہ انسٹا پہ پکچر اپلوڈ کر دوں۔میں ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی مڈل کلاس لڑکی ہوں اور میری اپنی پرائیارٹیز ہیں۔میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ اس سنڈے کو میرا نکاح ہے میرے کزن کے ساتھ اور اگر میرا نکاح نا

بھی ہوتا تب بھی میرا جواب نا میں ہی ہوتا اور وجہ یہ ہی ہوتی کہ میں اپنی زندگی کا فیصلہ اپنی مرضی سے لینے کے حق میں بالکل نہیں ہوں۔ٹھیک ہے میں بڑی ہو گئی ہوں لیکن میری ماں کا آج بھی مجھ پہ پورا حق ہے اور میں انکا یہ حق کبھی بھی ان سے چھین نہیں سکتی۔ اگر آپ باوقار ہوئے تو میرے انکار کے بعد آپ آئندہ یہ بات نہیں دہرائیں گے نہیں تو آخری بات نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کہ وہ "ہماری دوستی خطرے میں پڑ سکتی ہے اپنی کیپ اور فون اٹھا کہ چلی گئی پیچھے ڈاکٹر موسیٰ کے چہرے پہ ایک آسودہ سی مسکراہٹ آئی تھی، کچھ تھا جو اسکے اندر ٹوٹا تھا لیکن وہ باوقار تھا وہ اپنی عزت کرنا اور کروانا جانتا تھا۔

وہ سمجھتی ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں ہے لیکن دراصل وہ خود بھی نہیں جانتی کہ وہ اپنے" منگیتر سے کتنی محبت کرتی ہے!! یہ ماں کا حق اور مڈل کلاس لڑکی والے قصے تو صرف مجھے سمجھانے کیلیئے تھے دراصل تو تم اسکے سحر میں گرفتار ہو چکی ہو۔تم اس شخص سے عشق ڈاکٹر "!! کرتی ہو اور اس کا اندازہ تمہیں خود بھی نہیں ہے کیپٹن ڈاکٹر زرمینے سکندر موسیٰ ہلکا سا بولا اور پھر اپنی کافی کو دیکھا وہ بھی اسے منہ چڑھا رہی تھی وہ بھی اپنی کیپ اور فون لے کہ چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ لوگ ہمیں نہیں ملتے کیونکہ وہ ہماری قسمت نہیں ہوتے، ہماری کہانی تو کسی اور کے ساتھ جڑی ہوتی ہے اور ہم اپنا آپ کسی اور کیلئے تھکا دیتے ہیں۔۔۔

آہ یہ انسان !!!!

□□□□□□□

اُسی صبح میں زرمینے اور موسیٰ کو چھوڑ کہ اگر ہم اپنا رخ ایک یونیورسٹی کی جانب کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ماہنور اپنی یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں اکیلی بیٹھی تھی۔ سامنے میز پہ ایک شوارما اور ساتھ میں ایک کپ کافی پڑا تھا۔ کافی کو دیکھ کہ لگتا تھا کہ اسے چھوا بھی نہیں گیا جبکہ شوارما آدھا کھا چکی تھی۔۔ وہ کسی بہت گہری سوچ میں تھی۔ تھوڑی دیر میں اسکی ساتھ والی کرسی پہ ایک لڑکا آکر بغیر پوچھے بیٹھ گیا۔ ماہنور نے اسکا نوٹس نہیں لیا یا شاید لے لیا تھا لیکن وہ بحث کے موڈ میں نہیں تھی۔ دونوں خاموش بیٹھے تھے لڑکے نے ہاتھ آگے

کر کہ ماہنور کے سامنے پڑا کافی کا مگ اٹھا لیا ماہنور نے بس ایک نظر اسے دیکھنا پہ اکتفاء کیا۔۔۔

سامنے بیٹھے لڑکے نے کافی کا ایک سپ لیتے "میں پیسے دے دونگا آپ ٹینشن نہ لیں" ہوئے مصالحانہ انداز میں کہا لیکن ماہنور نے پھر بھی کچھ نہیں کہا بلکہ آدھا کھایا شوارما بھی اسکے آگے کر دیا لڑکے نے اچھنبے سے اسے دیکھا لیکن وہ کچھ بول رہی تھی۔

وہ آگ لگانے "کوئی بات نہیں میں روز ایک بھوکے کو کھانا کھلاتی ہوں آج تم سہی" والے انداز میں کہہ کر چہرہ موڑ گئی جبکہ سامنے بیٹھے لڑکے کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ دوڑ گئی لیکن ماسک کی موجودگی کی وجہ سے ماہنور دیکھ نہیں سکی۔ وہ کب سے ایسے ہی کسی جملے کا منتظر تھا لیکن آج ماہنور کی آنکھوں میں اداسی تھی اور وہ مقابل سے چھپی نہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ماہنور اداسی سے پوچھ رہی "تمہارا نام کیا ہے؟ تم ہر وقت ماسک میں کیوں ہوتے ہو؟" تھی۔ اسے اس وقت کسی مینٹور کی ضرورت تھی،، کوئی ایسا جو اسے سنے لیکن اس یونیورسٹی میں ایک سال کے بعد بھی اسکی کوئی دوست نہیں تھی۔ وہ دوست بنانے کے

معاملے میں بالکل بھی اچھی نہیں تھی۔وہ کبھی بھی خود سے کسی سے بات نہیں کرتی تھی کوئی بلاتا تو وہ بھی بات کر لیتی نہیں تو سارا دن خاموش بیٹھی رہتی اور یہ بات مقابل بیٹھے لڑکے سے چھپی نہیں تھی۔

وہ "احمر نام ہے میرا اور ماسک اسلیے لگاتا ہوں کیونکہ مجھے اپنے چہرے کی فکر ہوتی ہے" سادہ سے انداز میں بول رہا تھا،،، ساتھ ساتھ کافی بھی اندر انڈیل رہا تھا اسکی بات پہ ماہنور بولی وہ صرف اتنا ہی۔۔ "کیا مطلب" نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

پھر آس "میری امی کہتی ہیں میں بہت خوبصورت ہوں اسلیے ماسک نا اتارا کروں ورنہ" ورنہ کوئی جنی "پاس دیکھا تھوڑا ماہنور کی طرف جھکا اور رازدارانہ انداز میں بات مکمل کی کہہ کہ پر سکون سا پیچھے ہو کہ بیٹھا جبکہ ماہنور کھلکھلا کہ ہنس دی اور "مجھے چمٹ جائے گی احمر یہی تو چاہتا تھا کہ وہ ہنسے۔

www.novelsclubb.com

حد ہوتی ہے کوئی اتنا سیلف آبسیسڈ کیسے ہو سکتا ہے؟ پتہ ہے میرے ایک بھائی ہیں"

"فرحان بھائی وہ بھی ایسے ہی ہیں بہت تعریف کرتے ہیں اپنی

احمر تو جیسے خفا ہی ہو گیا تھا۔ "آپکو لگتا ہے میں اپنی جھوٹی تعریف کر رہا ہوں"

ہو سکتا ہے تم جھوٹے ہی ہو میں نے تو صرف تمہاری آنکھیں ہی دیکھی ہیں پورا چہرہ "
"دیکھوں گی تو۔۔۔۔۔۔

مقابل نے اسکے الفاظ بیچ میں ہی اچک لیے "تو آپ میری دیوانی ہو جائیں گی،،، رائٹ" تھے لیکن کم از کم وہ یہ نہیں بولنے والی تھی۔۔۔اسی لیے خفگی سے اسے دیکھا پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

آپ آج اداس کیوں تھیں؟آپ میرے ساتھ شئیر کر سکتی ہیں مجھے ہمیشہ اپنا راز دار " ماہنور کچھ دیر اسے مشکوک نظروں سے دیکھتی رہی پھر کچھ سوچ کہ بیٹھ گئی) "پائیں گی ویسے تو میں عمار بھائی کے ساتھ ہی شئیر کرتی لیکن وہ کسی کو بتا نا دیں یہ تو کسی کو جانتا بھی)نہیں ہے گھر میں اس کو ہی بتا دیتی ہوں

احمر کی نظریں کہیں اور تھی لیکن ماہنور کے بیٹھنے کے بعد اب وہ مکمل اسی کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

آپ یہ سمجھیں میں آپکا سائیکیٹر یسٹ ہوں آپ مجھے وہ سب بتا دیں جو آپکو پریشان کر رہا" نہیں میرے سائیکیٹرسٹ عمار بھائی ہیں،،، میں اپنی ہر "اس بات پہ ماہنور فوراً بولی "ہے

آخر میں اسکا لہجہ بجھا بجھا سا تھا۔احمر نے ہاتھ "بات انہی سے شئیر کرتی ہوں سوائے اسکے کے اشارے سے اسے بات مکمل کرنے کا کہا کچھ دیر وہ خاموش رہی یہاں تک کہ احمر کو لگا اسے اٹھ جانا چاہیے لیکن تب ہی وہ آزردگی سے بول پڑی۔۔۔

وہ بہت "وہ نظریں اپنے ہاتھوں پہ جمائے بول رہی تھی "میری ایک کزن ہے زرمینے" اچھی ہے مجھے اس سے بہت محبت ہے اس نے مجھے قرآن سکھایا ہے لیکن پھر بھی میں اس اس نے آنکھیں اٹھا کہ احمر کو دیکھا احمر کی آنکھوں میں تجسس تھا "سے جیلس ہوتی ہوں آگے سننے کا۔ماہنور کو لگا وہ اسے جج کرے گا لیکن وہ اسکی بات مکمل ہونے کا منتظر تھا۔۔۔ میں اس سے جیلس ہوتی ہوں کیونکہ اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جس کی میں نے " آہستہ آہستہ اسکی آواز میں نمی "خواہش کی تھی لیکن میں نے کبھی بھی اسکا برا نہیں چاہا اسے ڈاکٹر بننے کا شوق تھا اور آج وہ آرمی ڈاکٹر ہے سی ایم ایچ میں۔مجھے "گھلتی جا رہی تھی آنسو ٹپ ٹپ کر کہ اس کے "بھی بہت شوق تھا ڈاکٹر بننے کا لیکن میں نہیں بن سکی ہاتھوں پہ گر رہے تھے۔وہ دونوں کیفے میں ذرا کونے والی میز پر تھے جس وجہ سے کوئی بھی انکی طرف متوجہ نہیں تھا۔ماہنور کی باتیں احمر کو تکلیف دے رہی تھیں وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ماہنور کچھ اور بھی بول رہی تھی۔

میں نے اپنی زندگی کے اٹھارہ سال اس انتظار میں گزارے کہ میں ڈاکٹر بنوں گی لیکن " میں نہیں بن سکی احمر! مجھے زرمینے سے جیلسی ہوتی ہے اسکو جو چاہیے ہوتا ہے مل جاتا ہے لیکن میں مجھے کبھی بھی وہ نہیں ملا جو میں چاہتی تھی۔ کبھی کبھی میں سوچتی ہوں اللہ کو مجھ سے محبت ہی نہیں ہے اور زرمینے سے بے انتہا محبت ہے تب ہی تو اسکی ساری خواہشات پوری ہوتی ہیں" وہ رو رہی تھی اور پھر اس نے آنکھیں اٹھا کہ احمر کو دیکھا۔ احمر کی آنکھوں میں بے چینی تھی کچھ پل خاموشی کے نظر ہو گئے پھر احمر بہت ہلکی آواز میں بولا۔

احمر کے الفاظ تھے یا "آپ اللہ کی پسندیدہ ہیں اسی لیے اس نے آپکو آزمائش سے گزارا" امید کا سرا تھا جو اسکے ہاتھ آ گیا تھا اُس نے جھٹکے سے سر اٹھا کہ احمر کو دیکھا آنکھیں اب بھی نم تھیں۔

احمر بول "اللہ نے آپ سے ایک چیز لی تو کچھ اور ضرور ہو گا جو اُس نے آپکو عطا کیا ہو گا" رہا تھا اور ماہنور چپ چاپ سن رہی تھی وہ جیسے اسکو اپنی باتوں کے سحر میں جکڑ رہا تھا اور وہ محو ہو کہ سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ سوچیں کچھ تو ایسا ضرور ہوگا جو اللہ نے اُس ڈگری کے بدلے میں آپکو عطا کیا ہے" اگر آپکو میڈیکل کی ڈگری مل جاتی تو آپ اِس نعمت سے محروم ہو جاتیں جو آج آپ کے پاس ہے اور اپنی جس کزن کی بات آپ کر رہی ہیں،،، ضروری نہیں کہ جیسی وہ آپ کو دکھتی ہے، ویسی ہی ہو۔۔۔ ہر انسان مکمل نہیں ہوتا،، ہر انسان پرفیکٹ نہیں ہوتا۔۔۔"

وہ بہت ہلکی میں آواز میں بڑبڑائی کہ بامشکل احمر سن سکا۔اب کی بار ماہنور نے "ایمان" نظر اٹھا کہ احمر کو دیکھا تو اُن آنکھوں میں چمک تھی۔احمر کے دل کو تسلی ہوئی وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا یہ طہ ہوا۔

احمر!! میرے پاس،،، تم ٹھیک کہہ رہے ہو میرے پاس پہلے ایمان کی دولت نہیں" وہ بار بار ایک ہی " تھی۔ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو اگر میں ڈاکٹر بن جاتی تو میں ایسی نا ہوتی بات دہرا رہی تھی،،، چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔۔بلآخر اسکے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا لیکن ایک بات تھی ابھی۔احمر محو سا اسکو دیکھ رہا تھا آخر کار اسکے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی تھی سچی مسکراہٹ بس یہ منظر بالکل مکمل تھا۔احمر خوش تھا، ماہنور خوش تھی زندگی مکمل لگ رہی تھی۔

لیکن احمر میں زر مینے سے حسد کرنے لگی تھی اس بات کیلئے میں کبھی خود کو معاف نہیں" وہ افسردہ سی بولی "کر سکوں گی۔ زر مینے تو اتنی اچھی ہے لیکن پھر بھی میں حسد کرنے لگی رہی تھی لیکن کم از کم اب وہ رو نہیں رہی تھی۔

احمر پر سکون سا پوچھ رہا "کیا آپ نے اپنے حسد میں آکر کبھی زر مینے کو تکلیف پہنچائی؟" تھا ماہنور نے فوراً سر کو نفی میں ہلایا۔۔۔

اور احمر جانتا تھا کہ سامنے بیٹھی لڑکی "نہیں! بالکل نہیں! میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی" سچ بول رہی تھی۔

تو پھر آپ بے فکر ہو جائیں! ماہنور دیکھیں حسد کرنا اتنی بری بات نہیں ہوتی جتنی بری" بات یہ ہوتی ہے کہ آپ اپنے حسد کے شر میں آکر اگلے کو نقصان پہنچا دیں۔ میں کوئی مولوی نہیں ہوں میں یہ نہیں کہوں گا کہ حسد کرنا ترک کر دو ورنہ جہنم میں جاؤ گے میں۔۔۔ ایسا۔۔۔ نہیں بولوں گا۔۔۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہم انسان ہیں فرشتے نہیں اور یہ انسان ہی ہوتے ہیں جو بڑے بڑے گناہ کرتے ہیں۔ انسان خطا کا پتلا ہے ہم سے غلطیاں ہو نگی لیکن ہم نے اپنی غلطیوں اپنے گناہوں کو جسٹیفائی نہیں کرنا ہے بلکہ اللہ سے

www.novelsclubb.com

معافی مانگنی ہے اپنے گناہوں کو اون کرنا ہے۔آپ نے اللہ سے یہ نہیں کہنا کہ آپ آئندہ "ماہنور نے اچھنبے سے اسے دیکھا وہ ہنوز بول رہا تھا "زر مینے سے حسد نہیں کریں گی آپ ایسا نہیں کہیں گی آج جب آپ جا کہ نماز پڑھیں گی تو آپ اللہ سے کہیں گی کہ میں آئندہ کسی کا موازنا اپنے ساتھ نہیں کروں گی میرے پاس جو ہے میں اس میں خوش ہوں احمر بول کر خاموش ہوا اور پیچھے کو ٹیک لگا دی ماہنور "اللہ میں آپکی شکر گزار ہوں۔۔۔۔ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی پھر کافی دیر بعد بولی۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔کون ہو؟ مجھے لگتا ہے میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے"

احمر بول کہ "جی آپ نے مجھے دیکھا تھا کچھ دن پہلے جب آپکی اور میری ٹکر ہوئی تھی" اٹھ کھڑا ہوا پھر کچھ سوچ کہ دوبارہ بیٹھا۔وہ آدھا کھایا شوارما مکمل کیا اور ماہنور کو دیکھا جو برہمی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دیکھیں آپ کے ساتھ میرا پہلا سیشن تھا اسلیے فیس نہیں لونگا بس ایک کپ کافی اور" شوارما پہ گزارا کرلوں گا لیکن مجھ جیسا حسین آدمی ہر بار آپکا فری سیشن نہیں لے گا اسلیے

ماہنور نے کلس کہ اسے دیکھا 'اف کیا کروں میں اسکا' اور پھر اٹھ "اگلی بار پیسے تیار رکھیے گا کھڑی ہوئی احمر بھی ساتھ ہی اٹھا تھا۔

اگلی بار ہم وہ وجہ ڈسکس کریں گے جس وجہ سے آپکا ایڈمیشن میڈیکل کالج میں نہیں ہو" احمر کہہ کہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کیفے سے واک آؤٹ کر گیا جبکہ ماہنور کے چہرے پہ "سکا سایہ سا لہرایا تھا۔ وہ اس واقعہ کو ڈسکس نہیں کر سکتی تھی وہ تین سال کسی اذیت سے کم نہیں تھے اور پھر وہ بھی اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

□□□□□□□

ماہنور اور احمر کو چھوڑ کہ اگر ہم اپنا رخ دوبارہ سے ہسپتال کی جانب کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ خاکی ساڑھی میں ملبوس لڑکی کسی ادھیڑ عمر عورت کے ساتھ کھڑی مسکرا کہ بات کر رہی تھی اپنے ازلی پروفیشنل انداز میں۔ اس عورت کو چھوڑ کہ وہ واپس اپنی چیئر پہ جا کہ بیٹھی تھی اور موبائل پہ کسی کا نمبر کا تلاشنے لگی پھر ایک جگہ پہنچ کر اسکی انگلی تھمی اور اگلے

پل کسی کے نمبر پر بیل جا رہی تھی۔ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل کو پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔ تین اور پھر کال اٹھا لی گئی تھی۔۔۔

فون کے اس پار سے ایک گھمبیر، سحر زدہ آواز آئی تھی۔۔زر مینے کے "!اسلام علیکم" جیسے انگ انگ میں سرشاری دوڑ گئی تھی، دل کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی تھی۔اُس کا دل چاہا کال کاٹ دے لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔۔

وہ بامشکل اپنا حلق تر کر کہ "میں۔۔۔میں زر مینے بول رہی ہوں !!!وعلیکم السلام" بولی تھی۔۔

زر مینے کو عجیب سی خوشی محسوس ہوئی "تمہارا نمبر سیو ہے ہر جگہ !!جانتا ہوں" تھی اُس پل۔ صرف یہ سوچ کہ ہی کہ مقابل کے پاس اس کا نمبر سیو تھا لیکن آخری بات کا مطلب وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

زر مینے کو "وہ۔۔۔میں نے آپکو ڈسٹرب تو نہیں کیا؟ مطلب آپ بزی تو نہیں تھے" سمجھ نہیں آرہی تھی کہ موسیٰ والی بات اسے بتائے یا نہیں لیکن اب تو وہ کال کر چکی تھی کیا کرے؟

اُس نے زر مینے کا نام لیا تو مانو اسکا سانس تک رک گیا کتنی " !!!!زر مینے" خوبصورت آواز تھی اسکی۔ کون سا موسیٰ؟ کہاں کا موسیٰ؟ اسے بس یاد تھا تو یہ کہ فون کے اس پار موجود شخص اسکی پہلی اور آخری محبت ہے۔۔ وہ کچھ اور بھی کہہ رہا تھا

"زر مینے تم نے کوئی بات کرنی ہے تو کھل کہ کرو میں بالکل بھی بزی نہیں ہوں"

جب وہ بول چکی "نہیں!!!بس میں نے تو صرف یہ پوچھنا تھا کہ آپ نکاح پہ آئیں گے" تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ کیا بول گئی تھی اور بے اختیار زبان دانتوں تلے دبائی تھی جبکہ فون کے اس پار موجود شخص کا ایک جاندار قہقہہ بلند ہوا تھا۔ زر مینے کو اب شرمندگی نے آن گھیرا تھا وہ کال کاٹنے لگی تھی جب وہ بول اٹھا۔

مقابل کے لہجے سے صاف واضح تھا "اچھا اب کال مت کاٹو اور ہاں میں آؤں گا نکاح پہ" کہ وہ اب بھی مسکرا رہا ہے۔

زر مینے نے بغیر کسی تردد کے کال کاٹ دی تھی۔خود پہ غصہ "ٹھیک ہے،،،اللہ حافظ" بھی آرہا تھا کہ یہ بھلا اس سے پوچھنے والی بات تھی جبکہ فون کے اس پار موجود شخص کے چہرے سے ایک پل کے لیے بھی مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

□□□□□□□

شمالی وزیرستان کی فضاؤں میں آج ٹھنڈ کا عنصر موجود تھا۔۔شام کی نیلاہٹ ختم ہو رہی تھی اور سیاہی سارے میں پھیل رہی تھی۔آج اونچے اونچے پہاڑ گیلے تھے جو اس بات کا ثبوت تھا کہ تھوڑی دیر قبل یہاں بارش ہوتی رہی ہے۔۔۔ایسے میں اگر ہم اپنا رخ ایک چوٹی پہ بنے فوجی کیمپس کی طرف کریں تو وہاں تمام نوجوان فوجی وردی میں ملبوس کہیں جانے کی تیاری میں تھے۔ایک گھنٹے تک انہیں سرچ آپریشن کیلئے نکلنا تھا جبکہ ایک فوجی جوان ایسا تھا جس سے یہ انتظار بالکل نہیں ہو رہا تھا۔۔

کیپٹن جواد نے پانچ بار کا دہرایا ہوا سوال ایک بار پھر دہرایا تو میجر "یار کب نکلیں گے ؟"

حیدر کا جی چاہا اسکا سر پھوڑ دے۔

کیپٹن "تجھے فوج میں بھرتی کسی نے کیا ہے بے؟ تھوڑی دیر سکون سے بیٹھ نہیں سکتا"

معید نے برہمی سے کہا

کیپٹن جواد بے چارگی سے بولا تھا۔ "مجھے بھوک لگ رہی ہے یار"

وہاٹ ؟لائک سیر یسلی ؟ہم اتنے امپورٹنٹ مشن پہ جا رہے ہیں اور تمہیں اپنے پیٹ کی"

میجر حیدر صدمے سے بولا یقینی عمل تھا کہ وہ کیپٹن جواد کی باتوں سے کسی "پڑی ہے ؟

دن بے ہوش ہو جائے گا۔۔۔

وہ بے چارگی سے بولا تھا جبکہ ذہن "جب تک میں کھاؤں گا نہیں میں کچھ نہیں کر سکتا"

پہ ایک بات کلک ہوئی تھی۔۔۔اب اس نے مسکرا کہ میجر حیدر اور کیپٹن معید کو دیکھا

تھا،،،ایک شیطانی مسکراہٹ تب ہی وہ دونوں اکٹھے بول پڑے۔

"نہیں !! بالکل نہیں !!! میں تمہارے ساتھ چلغوزے کھانے بالکل نہیں جاؤں گا"

میجر حیدر نے تو گویا اپنا فیصلہ سنا دیا تھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی ؟

ہاہ مجھے پتہ تھا کوئی میرے دکھ کا ساتھی نہیں ہے یہاں۔۔یاد کرو میجر حیدر جب تمہیں"
گولی لگی تھی ٹانگ پہ تو وہ کیپٹن جواد ہی تھا جس نے راتوں کو جاگ کہ ایک ماں کی طرح
انتہائی "تمہارا خیال رکھا تھا۔۔آہ چھوڑو کیپٹن جواد تم بھی دیوار سے اپنا سر پھوڑ رہے ہو
جذباتی لہجے میں کہہ وہ سر کو گھٹنوں میں گرا گیا۔۔۔

حد ہوتی ہے ویسے کمینے پن کی بھی فوراً اپنے احسانات گنوانے بیٹھ جاتا ہے،،،اُٹھ "
"اب،،،، چلغوزے نا ہو گئے بریانی کی دیگ ہو گئی جس سے تیری بھوک مٹ جائے گی
میجر حیدر کہہ کر آگے بڑھ گیا جبکہ کیپٹن جواد اسکے پیچھے فاتحانہ سی چال چلتا ہوا آرہا تھا
کیونکہ ہر بار وہ ایسے ہی میجر کو بلیک میل کیا کرتا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر چلغوزے کھانے کے بعد اب وہ سوچ رہے تھے کہ اٹھا جائے جب انہیں ایک
سپاہی اپنے قریب آتا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

سپاہی مؤدب سا کھڑا تھا۔ "میجر صاحب گاڑیاں نکل رہی ہیں آپ لوگ آجائیں"

میجر حیدر کہہ کر کھڑا ہوا اور وہ پھر وہ دونوں "ٹھیک ہے نصیر آپ جائیں ہم آرہے ہیں" گاڑی تک پہنچ گئے تھے۔اُن کے بیٹھنے کے بعد تمام گاڑیاں اپنی منزل کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔

□□□□□□□

اسلام آباد میں بھی رات کی سیاہی ہر سو پھیل رہی تھی۔دور کہیں عشاء کی اذان ہو رہی تھی۔زرمینے لونگ روم میں بیٹھی موبائل پہ مصروف تھی جب اسے نگہت نے آواز دے کر کچن میں بلایا۔وہ کچن میں کھڑی روٹیاں ڈال رہیں تھیں سامنے ٹیبل پہ سلاد کا سامان پڑا تھا جسے کاٹنے کیلئے زرمینے کو آواز دی گئی تھی۔۔

"زرمینے یہ سلاد کا سامان کاٹو شاباش! ابھی وہ لوگ آتے ہی ہونگے"

www.novelsclubb.com

وہ لوگ کون لوگ ؟ میں نے صرف رانیہ سے کہا تھا اور امی آپکو پتہ بھی ہے سلاد کاٹنا مجھے "
نگہت نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تو چلتی زبان کو " بالکل نہیں پسند پھر بھی۔۔۔
بریک لگا۔۔

شرم کرلو کچھ اب وہ سسرال ہے تمہارا۔ کم عقل کہیں کی صرف رانیہ کو دعوت دے "
"کہ آگئی

نہیں تو کیا آپ نے اُن سب کو بلالیا ہے !!! ہائے اللہ جی یہ اتنے سارے برتن کون "
زرمینے نے تو "کام والی (بھی نہیں ہے۔ وئی اللہ جی میڈا ہاپیا سڑدا ہے (دھوئے گا؟ شکیلا
گویا اداکاری کے سارے ریکارڈ توڑنے کی قسم کھار کھی تھی۔۔۔

نگہت اکثر اسکو "منہ کو بندر کھوا تنا بولتی ہو،،، سلاد کاٹو چپ کر کہ !!! وئی نی زرمینے "
نان سٹاپ بولنے پر ٹوک دیا کرتی تھیں اور اب بھی ایسا ہی ہوا تھا جبکہ زرمینے کو تو ہول اٹھ
کوئی نہیں رانیہ اور ماہنور کو لگاؤں گی اپنے "رہے تھے اتنے برتنوں کو کون دھوئے گا۔۔
دل ہی دل میں خود کو دلا سا دیتی وہ سلاد کاٹنے میں مشغول ہو گئی۔۔۔ "ساتھ

▫▫▫▫▫▫▫

تمام فوجیوں کو آپریشن والی جگہ سے تھوڑا دور اتار دیا گیا تھا۔ فوجی قطار در قطار چلتے جا رہے تھے۔ قدم اتنی خاموشی سے اٹھ رہے تھے کہ کسی کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوتی کہ کوئی یہاں موجود ہے۔ آج آرمی نے ایک ایسی جگہ کا چناؤ کیا تھا جہاں کافی عرصے سے اسی ملک کے بچوں کو اپنے ملک کے خلاف کیا جا رہا تھا اسکے علاوہ یہاں موجود اسلحے کو ضبط کرنے کا ارادہ تھا۔۔۔

جس جگہ پر فوج کو محاصرہ کرنا تھا وہ ایک بڑے سے گھر نما جگہ تھی۔ گھر کی دیواریں کچھ خاص اونچی نہ تھی اور داخلی دروازہ کافی بڑا اور سیاہ رنگ کا تھا۔ فوجی چار چار کی ٹولیوں کی صورت میں پوری عمارت کو گھیر چکے تھے اور اب بس اٹیک ہونا تھا۔ جیسے ہی سگنل ملتا سب فوجیوں نے گھر میں داخل ہو جانا تھا لیکن ظاہر ہے وہ دروازے سے داخل ہونے کا خطرہ بالکل بھی مول نہیں لے سکتے تھے۔ سیاہ دروازے کے اس پار دو مسلح دہشت گرد چوکنا ہو کہ کھڑے تھے یہ ایک طرح سے ان دہشتگردوں کی اسٹریٹیجی تھی کہ وہ دروازے کے باہر نہیں بلکہ اندر کی طرف اسلحے کے ساتھ کھڑے ہونگے تا کہ دشمن کو

www.novelsclubb.com

اندازہ نہ ہو لیکن یہ دہشتگرد ایک بات بھول گئے تھے کہ ان کا دشمن کون ہے؟ اِن کا دشمن وہ ہے جسے دنیا مانتی ہے، پاکستان کی فوج جو کہ ساتویں سب سے زیادہ خطرناک فوج ثابت ہوتی ہے پوری دنیا میں۔۔۔پاکستان ایک ایسے زخمی شیر کی مانند ہے جس کی دہشت سے بھارت بھی تھر تھر کانپتا ہے اِسی لیے جب 71ء میں بھارت نے پاکستان کے 90,000 فوجیوں کو قیدی بنایا تھا تو اس کے بعد پل پل بھارت کو خوف لاحق رہتا تھا کہ ابھی پاکستان کسی زخمی شیر کی طرح ان پر حملہ آور ہو جائے گا اور وہ سوچتے بھی ٹھیک تھے کیونکہ بھارت میں مقیم ہمارے حساس اداروں کے جوانوں نے انکے سیکیورٹی سسٹم کا بیڑہ غرق کر دیا تھا اور بہت سی ایسی حساس معلومات حاصل کی تھی جس سے ثابت ہوتا تھا کہ پاکستان میں کس قدر کالی بھیڑوں نے بسیرا کر رکھا ہے جن میں اعلیٰ صنعت کار، سیاستدان، تجار وغیرہ بھی شامل تھے۔مجھے فخر ہے اپنی فوج پر، اور ان جوانوں پر جو سر پہ کفن باندھ کہ دشمن ملک میں داخل ہوئے تھے صرف اور صرف اس ملک کی خاطر۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب منظر کچھ یوں تھا کہ سیاہ گیٹ کے اُس پار دو مسلح دہشت گرد کھڑے تھے جبکہ گیٹ کے اِس پار چار فوجی ہاتھوں میں رائفل لیے کھڑے تھے۔ایک فوجی دبے پاؤں دیوار پہ

چڑھا اور ایک منٹ کی دیر کیے بغیر اُس نے دونوں دہشتگردوں کو شوٹ کر دیا، باقی دہشتگردوں کے پہنچنے سے پہلے فوجی نے سیاہ گیٹ کھولا اور عمارت کے چاروں طرف سے فوجی داخل ہونے لگے۔ ہر طرف سے گولیوں کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

ایسے میں میجر حیدر ایک کمرے کا لاک کھول کہ اندر داخل ہوا تو وہ منظر نا قابل دید تھا۔۔۔۔ ایک لڑکی نہایت نازیبا لباس میں ملبوس تھی جبکہ کمرے میں دو مرد دہشتگرد موجود تھا۔۔۔۔ یہ لڑکی انہی لڑکیوں میں سے ایک ہے جنہیں پاکستان کے مختلف علاقوں سے اغواء کیا جاتا ہے تا کہ یہ دہشتگرد اپنی نسل بڑھا سکیں اور زیادہ سے زیادہ پاکستان کے دشمن پیدا ہوں۔۔۔ میجر حیدر نے فوراً دونوں دہشتگردوں کو شوٹ کیا اور لڑکی کو مناسب لباس پہننے کا اشارہ کر کہ خود باہر نکل آیا۔ اب اسکا رخ دوسرے کمرے کی طرف تھا۔ اُس دروازے کو توڑ کہ وہ اندر آیا تو کمرے میں پندرہ، بیس سال کی عمر کے لڑکے تھے۔ اُن کے سر پہ تین دہشتگرد کھڑے تھے۔ میجر حیدر کو دیکھ کہ لڑکوں کے چہروں پہ امید کی رمق جاگی۔ میجر نے فوراً تینوں کو شوٹ کیا اور لڑکوں کو خاص ہدایات دے کہ کمرے کو بند کیا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔ اب کہ میجر کے ساتھ کیپٹن جواد بھی تھا۔ دونوں کا رخ اب ایک بڑے ہال نما کمرے کی طرف تھا۔۔

کیپٹن جواد ساتھ ساتھ چوکنا "میجر صاحب مجھے پورا یقین ہے اس کمرے میں اسلحہ ہوگا" ساہو کہ ادھر اُدھر بھی دیکھ رہا تھا تبھی دور سے ایک دہشتگرد بھاگتا ہوا آیا اور اُن دونوں کے پاس آکر رکا، چہرے سے نقاب ہٹایا تو میجر پر سکون ہوا اور رائفل نیچے کی۔

میجر حیدر نے پوچھا۔۔ "فرمان اللہ جلدی بتاؤ اسلحہ کس کمرے میں ہے؟"

سر اسلحہ سامنے والے کمرے میں ہے۔۔ آپ جلدی جائیں وہ لوگ اسلحہ لے کہ فرار ہو رہے ہیں"

کیپٹن جواد نے دونوں کو "بشیرے، معید ادھر آؤ دونوں سامنے والے کمرے کی طرف" آواز دے کہ بلایا اور پھر سامنے چل دیے۔۔۔۔

کمرے کے اندر بہت سے مرد اسلحے کو باہر کی طرف لے جا رہے تھے جب دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار فوجی اندر داخل ہوئے اور پھر جو گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی تو وہ اگلے پانچ منٹ تک چلتی رہی۔۔۔ کمرے میں موجود سارے دہشتگرد ہلاک ہو گئے تھے جبکہ کیپٹن جواد اور حوالدار بشیر کو بازو اور ٹانگ پہ گولی لگی تھی۔ میجر سلامت تھا لیکن

مشن ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ کمرے کو تالا لگا کہ وہ لوگ باہر کی طرف چلے گئے جہاں سے ابھی تک گولیوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد اب بالکل سناٹا تھا۔ ایسا سناٹا جیسے یہاں کوئی موجود ہی نہ ہو۔

ایک افسر نے میجر حیدر کو مخاطب کیا۔ "حیدر اِس گروپ کے لیڈر کا پتہ چلا؟"

کرنل صاحب! اِن کے لیڈر کا نام ستانا جان ہے اور وہ یہاں نہیں ہوتا بس اتنا ہی پتہ چلا" ہے، میں نے فرمان اللہ کو بھیجا ہے بہت جلد اسکے ٹھکانے کا بھی پتہ چل جائے گا اور یہ بھی

میجر نے تفصیلی رپورٹ دی تو کرنل کو کچھ "کہ زر خان کے ساتھ اسکا کیا تعلق ہے اطمینان ہوا وہ لوگ اپنے مشن کے قریب پہنچ گئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com ◻◻◻◻◻◻◻

سکندر ہاؤس میں اِس وقت خوب رونق لگی ہوئی تھی کیونکہ شجاع ہاؤس کے تمام افراد آ چکے تھے۔پہلے کھانے کا دور چلا اور اب سب زر مینے کے ہاتھ کی کافی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

زر مینے کافی "رانیہ اور ماہنور میری بات سن لو تم دونوں آج یہیں پہ رکو گی سمجھ آئی؟" بناتے ہوئے مصروف مگر مستحکم لہجے میں بولی۔۔۔۔

رانیہ کوئی "یار ہم نہیں رک سکتے نا،،،، میں نے آفس جانا ہوتا ہے اور مانو نے یونی" تیسری بار ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔۔۔

"ہاں نا یار زر مینے اور ہم نے نکاح کیلئے تیاری بھی کرنی ہے ہم یہاں کیسے رک جائیں" اب کہ ماہنور بولی تھی جبکہ نکاح کی بات پہ زر مینے کو اپنے گال دہکتے ہوئے محسوس ہوئے لیکن پھر بھی کمپوزڈ لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

زر مینے کا("یار کیا مسئلہ ہے؟ تم لوگ میری خاطر ایک رات یہاں نہیں رک سکتے")ازلی جزباتی انداز،،،

رانیہ جلے "ہمیں تو جیسے پتہ ہی نہیں ہے کہ تم برتن دھلوانے کیلئے ہمیں روک رہی ہو" کٹے لہجے میں بولی جبکہ زر مینے کو اپنا مقصد پورا ناہوتے دیکھ کر ایک منی ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔

"ویسے رانیہ مجھے شاھمیر بھائی پہ ترس آرہا ہے،،،، یہ تو اُن سے بھی برتن دھلوایا کرے گی" ماہنور تنگ کرنے کی غرض سے بولی۔۔۔ "

زر مینے فوراً "جی نہیں اُن سے میں کھانا پکوایا کروں گی مجھے کچن میں کھڑا ہونا نہیں پسند" بولی تھی۔اِس بات سے انجان کہ فون کے اُس پار کوئی اسکی بات سن چکا ہے۔۔۔

ماہنور مسکراہٹ دبا کہ "شاھمیر بھائی سن رہے ہیں آپکی ہونے والی بیگم کیا کہہ رہی ہے" بولی جبکہ زر مینے نے ناسمجھی سے اسے دیکھا اور پھر اسکے ہاتھ میں موجود موبائل کو،،، وہ بھاگ کر موبائل تک پہنچی، اسکے ہاتھ سے موبائل لے کہ سامنے کیا تو دماغ بھک سے اڑ گیا کیونکہ موبائل پہ وڈیو کال چل رہی تھی اور سامنے شاھمیر کا چہرہ تھا جس پہ ہلکی سی مسکراہٹ بھی تھی۔۔ زر مینے نے فوراً کال کٹ کی اور ایک مکا ماہنور کو جڑا جبکہ وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنسے جارہی تھی۔۔۔

زر مینے کا "ویسے اچھا ہی ہوا کہ انہوں نے سن لیا اب مجھے دوبارہ بتانا نہیں پڑے گا" کانفیڈنس بحال ہوا تو وہ دوبارہ اپنے انداز میں بولی۔اس بات پہ رانیہ نے تاسف سے گردن کو نفی میں ہلایا تھا۔۔۔

یہ صاف "تم دونوں نا اپنے گھر ہی دفعہ ہو جاؤ خود ہی دھولوں گی میں سارے برتن" اعلان تھا کہ زر مینے سکندر رابِ ان دونوں سے ناراض ہو چکی تھی۔۔۔۔لیکن کچھ ہی دیر میں وہ تینوں پھر سے ایک ہو گئی تھیں۔زر مینے سب کو کافی دے کہ اندر واپس آئی تو اسے یاد آیا کہ موسیٰ والی بات تو انہیں بتائی ہی نہیں۔۔۔۔۔

زر مینے دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔۔ "یار رانیہ تمہیں وہ موسیٰ یاد ہے میرا کلاس فیلو" رانیہ جو کافی پی رہی تھی،اسکی بات کے جواب میں اثبات میں سر ہلایا اور آگے بولنے کا اشارہ کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر مینے نے رازداری سے "یار وہ بدتمیز آج مجھے کہتا ہے میں اس سے شادی کروں" بتایا۔رانیہ کے منہ سے کافی فوارے کی مانند نکلی۔۔۔

ایک تورانیہ کو ہاتھا پائی کرنے کا بہت شوق "وہاٹ؟ تم نے منہ نہیں توڑا اس کا؟"

تھا۔۔۔

"نہیں یار کیفے میں اور لوگ بھی تھے لیکن میں نے صاف منع کر دیا تھا یار"

ماہنور "ویسے زر مینے آفر تو اچھی تھی،،،، تا بھی وہ آرمی میں تمہاری خواہش پوری جاتی"

تپانے والے انداز میں بولی جبکہ زر مینے کو یہ بات واضح بری لگی تھی۔۔۔۔

زر مینے ذرا برہمی سے بولی۔۔۔۔ "وہ تو صرف مذاق تھا ! شٹ اپ ماہنور"

ماہنور کہہ کہ دوبارہ کافی پینے لگی جبکہ زر مینے اور "اچھا بابا میں بھی مزاق ہی کر رہی تھی"

ماہنور اب کچھ اور ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُن تینوں کو کچن میں چھوڑ کہ اگر لونگ روم کی طرف آؤ تو گھر کے تمام بڑوں نے بھی

اپنی محفل جما رکھی تھی۔۔۔

بھائی صاحب آپکو تو پتہ ہے ہماری طرف سے تو اتنے مہمان نہیں ہونگے آپ لوگ ہی"

نگہت بولیں۔ "سب دیکھ لیں

شجاع صاحب فکر مند سے ہو کہ بولے "نگہت تمہیں رکشندہ صاحبہ کو بلانا چاہیے تھا"

جبکہ نگہت کے چہرے پہ ایک سایہ سالہرایا تھا۔آنکھوں کے سامنے دو چھوٹے بچے آئے تھے اور پھر اگلے لمحے انکی آنکھوں میں ایک زخمی ساتاثر پیدا ہوا تھا۔۔۔

میرا ظرف اتنا بلند نہیں ہے کہ جس عورت نے میرے شوہر کے ! نہیں بھائی صاحب" جانے کے بعد مجھے اپنے گھر سے نکال دیا آج میں اسی عورت کو اپنی بیٹی کے اتنے بڑے دن "پہ بلاؤں

"اچھا چلو جیسے تمہیں ٹھیک لگے"

نگہت نے سوال کیا۔۔۔ "شاھمیر کب تک آجائے گا؟"

مختصر جواب آیا تھا۔۔۔ "جمعہ کو پہنچ جائے گا انشاءاللہ"

چلیں یہ تو اچھی بات ہے اُس نے بھی تو کپڑے لینے ہونگے۔۔۔وہ واپس جائے گا"

ایک اور سوال۔۔۔ "دوبارہ؟

یہ تو تب ہی پتہ لگے گا جب وہ آئے گا،،، نگہت میں سوچ رہا تھا نکاح کے ساتھ ہی رخصتی"

شجاع صاحب محتاط سے انداز میں بولے۔۔۔ "بھی کر دیں اگر

صحیح کہہ رہے ہیں بھائی ویسے بھی ہم نے کوئی اتنا شور شرابا تو نہیں کرنا۔۔۔نکاح کے" نگہت نے بھی فیصلے کی تائید کی۔۔۔۔شجاع صاحب کو تو "ایک ہفتے بعد ولیمہ رکھ لینگے جیسے نئی زندگی کی نوید سنادی گئی تھی۔چہرہ خوشی سے تمتمارہا تھا۔۔۔

انکا تو بس نہیں "یہ تو بہت اچھی بات ہے بس پھر ہم ولیمے کے کارڈ بھی چھپوا لیتے ہیں" چل رہا تھا کہ ابھی کی ابھی مٹھائی سے سب کے منہ میٹھے کروادیں جبکہ کچن کے دہانے پہ کھڑی زرمینے ابھی تک شاک میں تھی۔۔۔۔اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ لوگ رخصتی کا بھی سوچ لیں گے۔۔۔رخصتی کا سوچ کہ ہی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا اور پھر آنسو ایک قطار میں نکلتے چلے گئے۔۔فرحان جو عمار سے کسی موضوع پہ بحث کر رہا تھا اسے روتے دیکھ کہ اسکے پاس چلا آیا،،،کچن میں لاکر کرسی پہ بٹھایا۔۔۔

فرحان پریشان سا پوچھ "کیا ہو گیا ہے؟کیوں رو رہی ہو؟تم شادی سے خوش نہیں ہو؟" رہا تھا،،،رانیہ اور ماہنور بھی پریشان سی اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔جبکہ آخری بات پہ)زرمینے نے جھٹکے سے فرحان کو دیکھا) مجھ سے زیادہ کون خوش ہوگا؟

وہ بس سوچ ہی سکی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤنا کیوں رو رہی ہو؟"

زرمینے نے گیلے لہجے میں جواب "لڑکیاں اپنی رخصتی کے وقت کیوں روتی ہیں؟" دیا۔۔۔فرحان نے سکون کی سانس خارج کی مطلب وہ ایک فطری عمل کے طور پہ رو رہی تھی۔۔۔

فرحان آہستہ سا بولا۔۔۔ "کیونکہ وہ گھر سے دور جا رہی ہوتی ہیں"

"ہاں تو میں بھی تو اسی لیے رو رہی ہوں"

تمہیں رونا تو نہیں چاہیے ویسے بھی تم مہینے میں 15 دن ماموں کے گھر ہی ہوتی ہو،،،"

زرمینے "اب بس فرق یہ ہو گا کہ تم باقی کے 15 دن بھی ماموں کے گھر ہی گزارا کرو گی نے تاسف سے اپنے بھائی کو دیکھا۔۔۔

زرمینے نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں "تمہیں رونا نہیں آئے گا جب میں چلی جاؤں گی؟" پوچھا،ایک مان سے۔۔۔۔۔ایک پل کو فرحان کا دل خالی ہوا تھا کیونکہ ایک زرمینے ہی تھی جسے وہ ہر وقت تنگ کرتا رہتا تھا اور اب وہ بھی چلی جائے گی یہ خیال ہی سوہان روح تھا۔۔۔

زرمینے سچ بتاؤں تو مجھے شاھمیر کیلیئے رونا آرہا ہے،،،، مطلب دیکھو اسکی بہنیں تو اتنی" اس سے پہلے فرحان "اچھی ہیں کچھ کہتی نہیں ہیں لیکن تم تو اُس بچارے کو۔۔۔۔۔۔۔ کچھ بولتا زرمینے نے زوردار تھپڑ اسکے کندھے پہ رسید کیا۔۔۔تینوں قہقہہ لگا کہ ہنس دیے۔۔کچھ دیر پہلے والی آسودگی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔

▫▫▫▫▫▫▫

اسی قہقہوں بھری رات میں اگر ہم اپنا رخ جنیجوز کے قصر کی طرف کریں تو وہاں پورا قصر اس وقت خاموشیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔تمام لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے، تنہا تھے تو یہ ثابت ہوا کہ زندگی ہر کسی کیلیئے ایک جیسی نہیں ہوتی کوئی امیر ہو کہ بھی غریب ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس رشتے نہیں ہوتے، اسکے گھر میں ایسے خوشیوں بھرے قہقہے نہیں گونجتے۔۔۔۔پیسہ سب کچھ دلا دیتا ہے اگر کچھ نہیں تو وہ ہیں رشتے، وہ ہیں خوشیاں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زرخان جنیجو اس وقت اپنی اسٹڈی میں بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کررہا تھا تب ہی دروازے پہ دستک ہوئی۔اُس نے بس "کم اِن" کہنے پہ اکتفاء کیا، جانتا تھا آنے والا کون ہے۔۔۔۔ "سر آپکی کافی" ایڈی نے کافی ٹیبل پہ رکھتے ہوئے اطلاع دی۔۔۔ "اسے روم میں لے جاؤ میں وہیں آرہا ہوں" زرخان نے مستحکم لہجہ میں کہا۔۔۔ایڈی کافی لے کہ کمرے میں آئی، سائیڈ ٹیبل پہ رکھی اور باہر چلی گئ۔۔۔

زرخان کمرے میں آکہ ڈریسنگ روم کی طرف چلا گیا، تھوڑی دیر بعد وہ اپنے نائٹ سوٹ میں ملبوس تھا۔۔اسکو دیکھ کہ لگا کرتا تھا خدا نے اسے بہت پیار سے بنایا ہے،،اسکا ایک ایک نقش انتہائی وجیہہ تھا۔۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے کافی اٹھائی اور واشروم جا کہ اسے سنک میں انڈیل دیا، پھر وہی کپ لاکہ سائیڈ ٹیبل پر واپس رکھ دیا اور خود سونے کیلئے لیٹ گیا۔۔۔۔۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک نسوانی وجود دبے پاؤں زرخان جنیجو کے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔ ظاہری حلیہ کچھ یوں تھا کہ گلابی رنگ کی شارٹ فراک کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہن رکھا تھا، بھوری آنکھوں میں تھوڑی بے چینی اور معمولی ساڈر کا عنصر تھا، لبوں کو اضطرابی کیفیت میں کاٹتے وہ وجود چپ چاپ اسٹڈی کی طرف بڑھا۔ اسٹڈی کا دروازہ کھول کہ آرام سے واپس بند کیا۔ امیروں کی جاسوسی کرنے کا ایک فائدہ ہوتا ہے کہ اُن کے گھر کے دروازے بغیر آواز پیدا کیے کھل بھی جاتے ہیں اور بند بھی ہو جاتے ہیں۔۔۔

وہ نسوانی وجود سیدھا ایک بک شیلف کے پاس گیا۔ ایک مخصوص جگہ سے چار پانچ کتابوں کو ہٹایا تو پیچھے ایک لاکر تھا۔ لڑکی کے چہرے پہ خوشی چھائی، لاکر تو مل گیا تھا اب اسے کھولنا تھا۔ لاکر کا کوڈ ابھی ڈھونڈنا تھا اور وہ جانتی تھی کوڈ کہاں ہوگا۔ وہ واپس ٹیبل تک آئی، وہاں ایک گرے رنگ کی ڈائری پڑی تھی۔ ڈائری کے پہلے صفحے پہ پانچ الفاظ درج تھے اور وہ جانتی تھی کہ لاکر کا کوڈ بھی یہی ہے۔ وہ واپس لاکر تک آئی اور انگریزی کے پانچ لفظ پریس کیے اور کلک کی آواز سے لاکر کھل گیا۔ سب سے پہلے لاکر کے کوڈ کی تصویر کھینچ کہ ایک نمبر پہ بھیجی پھر لاکر کھولا۔ اندر بہت سے کاغذات پڑے تھے اور یہ تمام کاغذات فوج کیلئے

www.novelsclubb.com

کسی ہیرے سے کم حیثیت کے نہ تھے۔۔۔سب سے پہلے اس نے ایک فائل کھولی تمام صفحات کی تصویریں کھینچ کہ ایک نمبر پہ بھیجیں۔پھر دوسری فائل کھولی اور اسے لگا تھا کہ اسکی تلاش ختم ہوئی بس کسی طرح یہ فائل اسکے ہاتھ لگ جائے۔۔۔اس نے سوچا بجائے اسکے کہ وہ اس فائل کی تصاویر اتارے وہ یہ فائل لے کہ آج ہی نکل جائے اور بس اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسا ہی کرے گی کیونکہ آخری فتویٰ دل کا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اُس نے اسٹڈی کی کھڑکی کیطرف دیکھا اور پھر اگلے لمحے وہ کھڑکی سے چھلانگ چکی تھی چونکہ وہ ایک حساس ادارے سے تعلق رکھتی تھی تو دوسری منزل سے چھلانگ لگانا اس کیلئے کچھ مشکل نہ تھا بس وہ کسی طرح اس قصر سے نکل جائے۔ابھی وہ گیٹ کے پاس پہنچی تھی گارڈ اٹھ کہ اس تک آیا۔۔۔

گارڈ نیند میں لگتا تھا اور ایڈی بالکل بھی رسک نہیں لینا چاہتی تھی "اوئے کون ہے اُدھر" اسی لیے جب گارڈ اسکے قریب پہنچا تو اس نے ایک جھٹکے سے اسے گردن سے دبوچا اور پھر ایک مخصوص رگ کو دبایا جس سے تھوڑی ہی دیر میں وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔اسے وہیں چھوڑ کہ وہ قصر کا گیٹ کھول کہ باہر آ گئی۔اب وہ بھاگتی جا رہی تھی بغیر پیچھے مڑے اور جب اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ کافی دور پہنچ گئی ہے تو اس نے ایک نمبر پہ کال

www.novelsclubb.com

ملائی۔۔ گھنٹی جا رہی تھی اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسکا ڈر بڑھ رہا تھا اور آخر اٹھا لی گئی۔۔۔

فون کے اُس پار سے میجر حیدر کی محتاط آواز "ہیلو! ایجنٹ ایم کیا ہوا؟ سب خیریت؟" آئی، دور کہیں دل کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی۔۔۔

سر میں دو، تین بہت ضروری فائلز لے کہ زر خان کے قصر سے بھاگ آئی ہوں، میں وہ فائلز ڈیفنس کے علاقے سے باہر ایک پارک میں سب سے پہلے درخت کے نیچے دفنا دوں گی۔اُس ایریا میں صرف وہی ایک پارک ہے اور سب سے پہلے ایک ہی درخت ہے۔آپ وہ فائلز جلد از جلد وہاں سے نکلوا لینا۔اگر میری زندگی ہوئی تو میں آپ کو باقی سب بھی بتا دوں گی" ایڈی عرف ایجنٹ ایم عرف ماریہ نے میجر کو سب کچھ بتایا۔میجر نے کچھ ہدایات کیں اور پھر وہ پارک کی طرف نکل گئی۔درخت کے نیچے فائلز کو دفنا کہ وہ پارک سے باہر آ گئی۔چلتے چلتے وہ کافی دور نکل آئی تھی لیکن رات بہت گہری ہو گئی تھی جس وجہ سے لوگ نہ ہونے کے برابر ہی سڑک پر تھے۔۔۔ابھی وہ ایک گلی میں مڑنے والی تھی جب پیچھے سے ایک فائر ہوا اور گولی سیدھا اسکی ٹانگ پہ لگی جس سے وہ لڑکھڑائی لیکن رکی نہیں بلکہ زیادہ تیزی سے چلنے لگی لیکن اس کا وقت ختم ہو چکا تھا۔دوسرا فائر ہوا اور

www.novelsclubb.com

گولی اسکی بائیں ٹانگ پہ لگی۔اب کہ وہ لڑکھڑا کہ گری تھی۔ایک قدم بھی اور اٹھانے کی سکت تک نہ تھی اور جب اس نے گولی مارنے والے شخص کو دیکھا تو اسکی آنکھوں میں حیرانی ابھری۔۔۔

کیاہوا مجھے دیکھ کہ حیران ہوئی ہو،،،،،ارے چچ چچ مجھے وہ کافی پینا یاد ہی نہیں رہا،اگرپی "لی ہوتی تو میں نیند میں ہوتانا" یہ آواز زرخان کی تھی اور ایڈی عرف ماریہ کو اس وقت خود پہ سخت غصہ آیا تھا۔اُس سے کہاں بھول ہوئی تھی اسے یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔

اب کہ "ماریہ تمہیں لگا تھا تم مجھے دھوکا دو گی؟مجھے یعنی زرخان جنیجو کو؟ہاؤ ڈیئر یو بچ" وہ قدرے زور سے دھاڑا تھا۔۔

زرخان جنیجو لعنت ہو تم پر!!اپنے ہی ملک کو کھا رہے ہو گھٹیا انسان!اُنہی لوگوں کے" ساتھ ملے ہوئے ہو جو تمہارے باپ کو کھا گئے تف ہے تم پر" ماریہ درد کی شدت سے ہلکی مگر سخت آواز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

شٹ اپ!شٹ اپ یو*****)گالی(تمہیں مجھ سے یا میرے باپ سے کوئی" واسطہ نہیں ہونا چاہیے سمجھی؟" زرخان بلند آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

کیوں؟ برا لگا نا لیکن میں بار بار کہوں گی کہ ایک سچے جان فروش فوجی کا بیٹا ایک غدار ہے "

جسے اپنے باپ کی قربانیوں سے کوئی واسطہ نہیں! اگر فکر ہے تو اس مال کی جو وہ ہزاروں

ایک طمانچہ تھا جو اِس وقت زر خان جنیجو کے منہ پہ لگے تھا "بچوں کا سودا کر کہ کما رہا ہے

یا پھر یہ ایک حقیقت کا آئینہ تھا جو اسے دکھایا گیا تھا۔۔۔۔

پسٹل کو اسکی کنپٹی پہ رکھے وہ پوچھ رہا "اپنی بکواس بند کرو اور مجھے بتاؤ وہ فائلز کہاں ہیں"

تھا۔۔۔

تمہیں اُن فائلز کے بارے میں تو میں نہیں بتاؤں گی! کچھ کر سکتے ہو تو کر لو،، اور ہاں "

اٹل لہجے میں کہتی وہ گردن اکڑا کہ بیٹھی رہی۔۔۔ "موت سے ڈر نہیں لگتا مجھے

" تمہیں موت میں دو نگا بھی نہیں،،، تم پل پل مرو گی ماریہ! تم نے مجھے دھوکا دیا ہے"

آہ! کیا "میں نے کہا نا میں تم سے نہیں ڈرتی،، موت ایک فوجی کیلئے اعزاز ہوتی ہے "

ایمان تھا اِس لڑکی کا کہ موت سر پہ کھڑی تھی لیکن اسے کچھ خوف نا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی

کہ اسکی جان بہت ساری جانوں کو بچا لے گی۔۔ اسکی قربانی رائگاں نہیں جائے گی۔ اس

کی زندگی یا موت کا فیصلہ کرنے والا یہ شخص نہیں بلکہ اس کائنات کا ملک ہے۔۔۔۔

جبکہ ان الفاظ پہ زرخان کی دنیا تھم گئی تھی۔۔ کبھی کسی نے بالکل یہی الفاظ کہے تھے اور پھر وہ نیچے ماریہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ماریہ نے ایک ترحم بھری نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔۔۔

زرخان بالکل مدھم آواز میں بولا "تمہیں پتہ ہے میرے بابا بھی ایسے کہا کرتے تھے" بلکہ تمہیں کیسے پتہ ہوگا، میں بتاتا" جبکہ ماریہ جانتی تھی کہ وہ یہ بات ضرور کرے گا۔۔۔ وہ جیسے خود ہی اپنی بات سے محضوض ہوا تھا۔۔ "ہوں

جب میں پندرہ سال کا تھا تو میں بابا سے کہا کرتا تھا کہ میں بھی آرمی میں جاؤں گا تب بابا" کہتے ہوتے تھے انہیں اپنی جاب پہ بہت فخر ہے اور موت ایک فوجی کیلئے اعزاز ہوتی ہے۔۔ میں کہتا ہوتا تھا کہ میں بھی شہید ہوں گا لیکن پھر بابا چلے گئے اور مجھے آرمی سے سنا تم نے مجھے نفرت ہے آرمی "زخمی آنکھوں سے ماریہ کیطرف دیکھا " نفرت ہو گئی۔۔ سے اور میں ہر وہ کام کروں گا جس سے آرمی کو نقصان پہنچے کیونکہ اِس آرمی کی وجہ سے اب کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا، چہرے پہ اب سختی تھی، "میرے ڈیڈ مجھ سے دور چلے گئے ماریہ تم مجھے اچھی لگتی تھی یا پھر مجھے تم سے محبت تھی میں نہیں جانتا" سفاکی تھی۔۔۔ لیکن جب جب میرے دل کے قریب لوگ مجھ سے دور ہوئے ہیں میں پہلے سے زیادہ سفاک ہوا ہوں۔ تم نے مجھے دھوکا دے کہ اچھا نہیں کیا۔ تم نے مجھے اب درندہ بنا دیا ہے

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر اس نے ماریہ کو بالوں سے پکڑ کر کھینچنا شروع کیا "اب میری واپسی ناممکن ہے اور تقریباً ایک کلومیٹر تک وہ اسے ایسے ہی گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لایا۔ گاڑی کی ڈگی کھول کہ اسے اندر پھینکا جس وجہ سے اس کا سر ایک لوہے سے ٹکرایا اور فوارے کی مانند خون بہنا شروع ہو گیا۔۔۔ ایک لمحے کو زرخان کا دل کسی نے مٹھی میں دبایا تھا لیکن اگلے لمحے وہ بے حس ہو چکا تھا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر اس نے فارم ہاؤس کا روٹ لیا۔ وہاں پہنچ کر اسے بیسمنٹ کے ایک کمرے میں بند کر دیا ساتھ میں کسی کو ہدایات بھی دے رہا اسے کھانا دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک میں نہ کہوں۔ پانی دن" تھا۔۔۔

یہ کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھا اور نکل گیا جبکہ ماریہ اس اندھیرے "میں صرف ایک مرتبہ دینا کمرے میں اکیلی بیٹھی رہ گئی۔۔۔ موبائل تو زرخان اس سے لے چکا تھا لیکن ٹریسر جو اس نے سر پہ ایک پن کی صورت میں لگا رکھا تھا وہ بھی اب غائب تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نقاہت زدہ آواز میں وہ "اوہ نو! ٹریسر بھی گر گیا۔ اب وہ لوگ مجھ تک کیسے پہنچے گے" بولی اور پھر اگلے ہی پل وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

اب میں آپکو لے چلتی ہوں چار مہینے پہلے کے اس اتوار میں جہاں زرخان نے یہ الفاظ سنے (تھے۔۔

یہ آواز تو زرخان لاکھوں میں بھی پہچان "ہاں میں نے وہ پرچی رکھ دی تھی ہاں اوکے " سکتا تھا۔ یہ ایڈی یعنی ماریہ کی آواز تھی اور اس دن زرخان کو بہت بڑا دھچکا لگا تھا۔ یہ بات جان کر کہ ایڈی اسکی ہمدرد نہیں بلکہ اسکے دشمن کا ایک مہرہ تھی اور اس دن سے وہ ہر پل محتاط رہتا تھا حتیٰ کہ ایڈی کے ہاتھ کی کافی تک پینا چھوڑ دی تھی اس نے۔ آج رات بھی اسی وجہ سے اس نے کافی نہیں پی تھی کیونکہ اس میں نیند کی گولیاں تھیں لیکن پھر بھی اسکی آنکھ لگ گئی تھی اور پھر جب آنکھ کھلی وہ اسکی فائلز لے کہ بھاگ چکی تھی۔ وہ اسے ڈیفنس سے باہر والے ایریا میں ہی ڈھونڈ رہا تھا جب اسے ایک گلابی فراک والی لڑکی کسی گلی کے اندر جاتی ہوئی دکھائی دی اور پھر اس نے اسکا پیچھا کیا لیکن اس نے ایک غلطی کر دی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے

"Kill the killer before he kills you"

کے مقولے پہ عمل نہیں کیا تھا اور ماریہ کو زندہ چھوڑ دیا تھا جو شاید اسکی غلطی ثابت ہو جاتی)

□□□□□□□

:اپریل کا مہینہ، جمعرات کا دن

صبح کے چار بج رہے تھے، وزیرستان میں اس وقت بھی ٹھنڈی ہواؤں کا راج تھا۔ پرندوں کے چہکنے کی آواز آرہی تھی، ہر جاندار نئے دن کا آغاز کر چکا تھا۔ کچھ اِس وقت اپنے رب کے حضور پیش تھے تو کچھ نئی چال چلنے کا سوچ رہے تھے۔ ایسے میں ایک پہاڑ کی چوٹی پہ دور سے ایک ذی نفس نظر آتا ہے جو شاید نماز پڑھ رہا تھا اور سجدے میں تھا۔ اگر پاس جا کہ دیکھا جائے تو اس چوٹی پہ ڈھلان سے نیچے تک کئی فوجی کیمپس لگے تھے لیکن اس وقت تمام اپنے اپنے کیمپس میں تھے سوائے اِس ایک شخص کے،،، اور پھر اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔

یااللہ مجھے اس قابل بنا کہ جو کام میرے ذمے ہے میں اسے پورا کر سکوں۔ یااللہ مجھے "

میجر حیدر دعا مانگ رہا تھا جب " کبھی بھی پیٹھ پھیرنے والوں میں سے نہ ہونے دیجیے گا۔

عقب سے کسی کی آواز آئی۔۔۔

میجر نے پیچھے مڑ کہ دیکھا تو " اُسکا نکاح ہے اتوار کو اپنے کزن سے اسے بھی مانگ نا"

کیپٹن معید کھڑا تھا۔۔۔

"تجھے کس نے کہا ہے؟"

کیپٹن معید چہرے کے زاویے بگاڑ "زیادہ بنو مت میجر جیسے تمہیں تو پتہ ہی نہیں ہو گا"

کہ کہا پھر کچھ یاد آنے پر دوبارہ بولا،،،

اس بات پہ میجر نے بے زاری سے "ویسے اگر تو کہے تو اُس کے کزن کو اٹھوا لیتے ہیں"

اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تو اپنے حسین مشورے اپنے پاس رکھ میرا اللہ بہتر کرے گا"

یہ کہہ کہ وہ تو وہاں سے واک آؤٹ کر "اچھائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے ! ہنہہ سر مئی بلا" گیا جبکہ میجر حیدر پیچھے ہی کھڑا تھا۔آج میجر نے اسلام آباد جانا تھا،ایجنٹ ایم کے بارے میں پتہ کرنا تھا،مزید یہ کہ جو بچے کل رات سرچ آپریشن کے دوران ملے تھے اُنہیں کسی یتیم خانے میں چھوڑنا تھا۔۔۔اِس کے علاوہ بھی مزید ایک کام تھا جو ہفتے کو سرانجام دینا تھا۔۔۔میجر اپنے کیمپ میں گیا،اپنا سامان سمیٹا اور اپنے ساتھ دو حوالدار لے کر وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔اُس کے پیچھے دو مزید گاڑیاں تھیں جن میں قید کیے ہوئے بچے تھے اور ایک گاڑی سیکیورٹی کی تھی لیکن یہ تمام لوگ سول ڈریسز میں تھے تاکہ کسی کو انکی کاروائی پہ شک نہ ہو۔۔۔

□□□□□□□

www.novelsclubb.com

اسلام آباد میں صبح بہت تازہ دم اتری تھی۔۔۔ایک نئی صبح،ایک نئی زندگی اور ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی مصروفیات۔چونکہ نکاح کے دن قریب آرہے تھے اور تو اور رخصتی

بھی ساتھ میں ہی رکھی گئی تھیِ اسلیے تیاریاں اور بڑھ گئی تھیں۔۔۔گھر میں ابھی سے شور وغل تھا حالانکہ نکاح میں ابھی دو دن باقی تھے۔ماہنور اور رانیہ نے تو ابھی سے ہی یونی اور آفس سے چھٹیاں لے لی تھیں۔ِاس وقت صبح کے دس بج رہے تھے۔شجاع ہاؤس کی تمام خواتین گھر کا کام ختم کر کہ اب لونگ روم میں بیٹھی سوچ رہی تھیں کہ اُنہیں کس قسم کے کپڑے پہننے ہیں۔

میں تو وہی عید والے کپڑے پہن لوں گی،،،ایک بار ہی پہنے تھے صرف ویسے کے ویسے" ابھی صوفیہ)شاھمیر کی والدہ(اپنی بات مکمل کرتیں کہ کسی نے بیچ میں "نئے۔۔۔۔ ہی انہیں ٹوک دیا۔۔۔

اللہ اللہ ممانی جان آپ اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی پہ پرانے کپڑے پہنیں گی!!!نو" یہ تھیں زر مینے صاحبہ جن کے نکاح میں صرف دو دن باقی تھے اور یہ محترمہ "!وے اپنے سسرال آن پہنچی تھیں۔۔۔چاروں خواتین ہک دک سی زر مینے کو دیکھ رہی تھیں اور سوچ رہی تھیں کہ آخر نگہت نے زر مینے کو یہاں آنے کی اجازت کیسے دی؟

اب سب مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟ کیا میں اپنے نانا نانی کے گھر بھی نہیں آسکتی؟اللہ دل" زر مینے کا ایموشنل موڈ آن ہو چکا تھا۔صوفیہ اپنی جگہ سے اٹھ کہ اسکے پاس "توڑ دیا میرا آئیں۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟دو دن بعد نکاح ہے تمہارا لڑکی۔۔تمہارا شوہر کل آجائے گا اسکے" صوفیہ تاسف سے کہہ "سامنے بھی ایسے دندناتی پھر و گی؟ہائے اللہ کیا کروں میں تمہارا رہی تھیں جبکہ زر مینے کے تو سر پہ لگی تلوؤں بجھی۔۔۔

ممانی!!!!!شوہر وہ اتوار کو بنیں گے فلحال میرے بھائی ہی ہیں ہاں!!!اور یہ مجھے رانیہ" بھائی "نے بلایا تھا میں تو ہسپتال جا رہی تھی یہ دیکھیں تو میں نے ساڑھی پہنی ہوئی ہے والی بات پہ تو صوفیہ کا دل چاہا زر مینے کا سر پھاڑ دیں لیکن وہ اپنے بیٹے کو شادی سے پہلے ہی رنڈوا نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

رانیہ اپنے اوپر لگے جھوٹے "اللہ امی جھوٹ بول رہی ہے یہ میں نے کوئی نہیں بلایا" الزام کی مزمت کرتے ہوئے بولی جبکہ زر مینے نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔۔

سنو تمیز سے بات کرو تمہاری بھابھی بننے والی ہوں میں۔۔اب نکاح کا جوڑا لینے کیلئے بلایا"

زرمینے تو یہ کہہ کہ نکل گئی جبکہ "تب بھی نہیں آؤں گی میں سن لیں سب۔اللہ حافظ

پیچھے بیٹھے نفوس دل کھول کہ ہنس دیے۔۔

اللہ نظر بد سے بچائے میری بچی کو۔۔یہ شاھمیر کی زندگی میں رنگ بھر دے گی مجھے "

صوفیہ اور عابدہ بیک وقت لہجے میں والہانہ محبت سموئے بولیں۔۔۔ "یقین ہے

ماہنور نے پوچھا اور پھر اسی قسم کی باتیں ہوتی "امی نکاح کا جوڑا لینے کب جانا ہے؟"

رہیں۔۔۔

□□□□□□□

www.novelsclubb.com

دن آہستہ آہستہ سرک رہا تھا۔میجر حیدر صبح دس بجے یہاں پہنچ چکا تھا لیکن اتنے کام

کرنے تھے کہ اب دوپہر کے تین بج رہے تھے۔سب سے پہلے وہ تمام بچوں کو یتیم خانے

لے کہ گیا،ساتھ میں مختلف چینلز پہ رابطہ کر کہ اُن بچوں کے گھر والوں کو ڈھونڈنے کا

ذمہ لیا، ساری کاغذی کاروائی مکمل کرنے اور مسلسل بھاگ دوڑ کے بعد اب وہ تھکا ہارا آرمی ہیڈ کوارٹر پہنچا تھا جہاں اس نے اپنی ساتھی جونیئر ایجنٹ کو ہفتے کے روز کیلیئے کچھ ہدایات دینی تھی،، مزید یہ کہ ابھی تک ایجنٹ ایم یعنی ایڈی عرف ماریہ کا بھی کچھ پتہ نہ لگ سکا تھا۔اس بات کی ٹینشن الگ تھی۔۔۔

آرمی ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اُس نے آدھا گھنٹہ آرام کیا اور پھر میٹنگ روم میں چلا گیا جہاں ایک لڑکی جو کہ اسکے ایک الگ مشن میں اسکی ساتھی تھی وہ ہدایات کی منتظر تھی۔۔۔

وہ میٹنگ روم میں پہنچا تو دو ایجنٹ اور بھی موجود تھے اور تینوں نے بیک وقت میجر کو انٹیلیجنس سیلوٹ پیش کیا۔۔۔یہاں ایک بات بتانا چاہتی ہوں کہ میجر حیدر کا ڈپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اس مشن میں جونیئرایجنٹس کا ہیڈ ہے۔باقی تمام ایجنٹس کا اس ادارے سے تعلق ہے جبکہ میجر حیدر آئی ایس ایس بی سے تربیت یافتہ کا مالک ہے۔۔ "سورڈ آف آنز"

www.novelsclubb.com

میجر حیدر نے بغیر کسی تمہید "کیپٹن ردا آپ کو پتہ ہے نا آپ نے ہفتے کو کیا کرنا ہے؟" کے مطلب کی بات پوچھی۔

مختصر جواب۔۔۔۔۔ "یس سر مجھے پتہ ہے"

کسی غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔آپ نے سی ایم ایچ کے اسی ڈاکٹر کو ٹریپ کرنا ہے اور" پھر پرانے محلے والے گھر میں پہنچنا ہے اور آخری بات اپنے حلیے کو اسطرح ترتیب دینا ہے "کہ دیکھنے سے پٹھان لگو۔انڈر سٹوڈ؟

یس سر! بٹ اگر کوئی اور میرے ساتھ آگیا تو مطلب اگر کوئی اور ڈاکٹر ٹریپ ہو گیا اور" کیپٹن ردا نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ "میرے ساتھ وہاں پہنچ گیا تو پھر کیا کریں گے؟

میجر کہہ "تو ہم اس ڈاکٹر کو اوپر پہنچادیں گے، کیونکہ اسکے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے" کہ اٹھنے والا تھا جب میٹنگ روم کا دروازہ ناک ہوا اور ایک باوردی جوان اندر داخل ہوا، پہلے میجر کو سیلوٹ کیا اور پھر اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔

سر ایجنٹ ایم کی لاش ملی ہے مرگلا ہلز کے وسطی راستے سے کل رات میں۔۔۔۔۔یہ" "بات میں آپکو فون پہ نہیں بتا سکتا تھا اس لیے آپکو بلایا

یہ الفاظ جن "ٹھیک ہے انکی جسد خاکی کو انکے اہل خانہ کے سپرد کرنے کی تیاری کرو" میں بظاہر تو چٹانوں کی سی سختی تھی لیکن میجر نے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے، اپنی جونئیر ساتھی کی موت کا دکھ تھا۔۔۔اچانک میجر حیدر کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔۔۔

میجر نے باوردی کھڑے جوان کو کہا تو وہ اسے لیے "سنو مجھے لے کر چلو لاش کے پاس" آگے بڑھ گیا۔ میٹنگ روم سے ہی تھوڑے فاصلے پہ ایک کمرے میں لاش پڑی تھی۔ کیپٹن حسن قریب میں کھڑا تھا، ہاتھ میں دو، تین فائلز بھی تھیں لیکن چہرے پہ دکھ کے علاوہ ہر تاثر تھا، وہ کچھ سوچ رہا تھا کچھ بہت گہرا اور پھر اسے سمجھ آگئی۔۔۔

میجر حیدر اندر داخل ہوا اور پھر لاش کے پاس آیا۔لاش کا چہرا نا قابل شناخت تھا لیکن ہاتھوں میں وہی بینڈز تھے جو ایجنٹ ایم پہنا کرتی تھی۔لاش کو دیکھ کہ لگتا تھا کہ کافی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔میجر نے کچھ سوچتے ہوئے لاش کے ایک بازو سے کپڑا ہٹا کہ دیکھا، وہاں پر وہ نشان موجود نہ تھا جو مشن پر جانے سے پہلے ماریہ کے بازو پہ لگایا گیا تھا۔اس بات کا مطلب تھا کہ یہ لاش ایجنٹ ایم کی تھی ہی نہیں بلکہ یہ زرخان جنیجو کی ایک سازش تھی۔ میجر کو ٹریپ کرنے کی، لیکن آہ! وہ ہر بار بھول جاتا تھا کہ اسکا دشمن میجر حیدر ہے۔

www.novelsclubb.com

میجر نے بامشکل یہ الفاظ مکمل کیے "یہ ماریہ نہیں ہے"

ہاں یہ ماریہ نہیں ہے، اسکاٹر یسر ایک گلی میں گرا تھا، وہاں بہت سارا خون بھی تھا"

اس نے ماریہ کو مارا نہیں ہے لیکن زخمی" کیپٹن حسن بتا رہا تھا اور میجر سن رہا تھا "! حیدر

کیا ہے، اسے پتہ چل گیا ہے کہ وہ فراڈ تھی۔ یہ فائلز میں لے آیا ہوں تمہاری بتائی جگہ

سے، ان میں زرخان کے کچھ کانٹریکٹ ہیں کسی ستانا جان نامی انسان کے ساتھ اور ملیشیاء

ستانا جان کے نام پہ میجر کے چہرے کی سختی کم ہوئی "کے کچھ کارکنوں کے ساتھ بھی

تھی۔۔

اف شکر ہے ماریہ یہ فائلز لے آئی ہم نے زرخان اور ستانا جان کا کنیکشن ہی ڈھونڈنا تھا"

میجر اب پر سکون تھا کم از کم ایک مسئلہ تو حل ہونے والا تھا اور پھر وہ دونوں باہر آ گئے "

لیکن نکلتے ہوئے اس لاش کو دفنانے کا حکم دینا نہیں بھولے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

□□□□□□□

17 اپریل، بروز ہفتہ:

سورج اپنے جوبن پہ تھا اور گرمی محسوس ہوتی تھی۔ ابھی تک صبح کے دس ہو رہے تھے لیکن سورج کی تپش کافی زیادہ تھی جس وجہ سے سڑکوں پہ رش نہ ہونے کے برابر تھا۔ کل یعنی 18 اپریل کو زرمینے کا نکاح ہونا تھا۔ شاھمیر جمعہ کو ہی واپس آگیا تھا لیکن اسے بدھ کو واپس چلے جانا تھا کیونکہ اسکی نئی نئی جاب کا مسئلہ تھا۔ زرمینے کو اس بات کا کافی غصہ تھا کہ بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ شادی کے چوتھے دن ہی دولہا واپس چلا جائے اور اسی وجہ سے آج وہ سی ایم ایچ آئی تھی کہ اپنی چھٹیاں کم کروا سکے۔ اس نے تو دو ہفتے کی چھٹی لی تھی لیکن اب غصے میں وہ بھی جمعرات سے دوبارہ جوائن کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔

گاڑی کو پارکنگ ایریا میں پارک کر کہ وہ اتری تھی۔ خاکی ساڑھی میں وہ بہت حسین لگا کرتی تھی، کوئی تھا جو اس پہ نظر رکھے تھا۔ سر پہ کیپ پہن کہ وہ اندر چلی گئی۔ اپنا سارا کام مکمل کر کہ اب وہ واپس آرہی تھی جب اچانک سے اس سے کچھ فاصلے پہ ایک سینیئر ڈاکٹر کے سامنے ایک عورت بے ہوش گئی تھی۔ زرمینے بھاگ کہ اس طرف گئی تھی اور اس عورت کو تھاما تھا لیکن وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی۔ اسکے ظاہری حلیہ سے وہ پٹھان لگ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زر مینے سینئر ڈاکٹر سے استفسار کر رہی تھی لیکن ان کے "ڈاکٹر کیا ہوا ہے اس عورت کو" تو جیسے سر پہ جوں ہی نہ رینگی۔

"How could I know?"

سینیر ڈاکٹر اکھڑ لہجے میں بولے تو زر مینے کو غصہ آگیا۔۔۔اور وہ اسے اسٹریچر پہ ڈالے وارڈ میں چلی گئی۔وہ اسکا چیک اپ کر کہ جانے لگی تھی جب اسے خیال آیا کہ اس سے پوچھ لے وہ کس کے ساتھ آئی ہے۔وہ عورت اب ہوش میں آچکی تھی اور ٹکر ٹکر زر مینے کو دیکھ رہی تھی۔

زر مینے نرمی سے استفسار کر "اب کیسی طبیعت ہے آپکی؟ کس کے ساتھ آئی ہیں آپ؟" رہی تھی۔۔

اس عورت کا مذکر "آں باجی ام ٹھیک ہے ابی! اکیلا آیا تھا ام شوہر کام پہ جاتی ہے نا" مؤنث بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا بے اختیار زر مینے کو ہنسی آئی لیکن وہ مسکراہٹ دبا گئی۔۔

زر مینے نے اسے اٹھنے میں مدد دی اور "آؤ میں تمہیں چھوڑ دیتی ہوں تمہارے گھر" ڈراپ کرنے کی آفر بھی۔۔۔اس بات پہ سامنے بیٹھی عورت کے دماغ میں چند فقرے گونجے،،،

اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے نفی میں س ہلایا۔۔ "تو ہم اسکو اوپر پہنچادیں گے"

"نا باجی ام خود چلا جائے گا"

اچھا اب باجی تو مت کہو تم سے تو چھوٹی ہی ہوں میں۔ چلو اٹھو میں تمہیں تمہارے گھر" زر مینے نے زبردستی اسے کھڑا کیا اور باہر لے جانے لگی۔ عورت کے کسی "چھوڑ دوں بھی احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ اسکو لے کر اسکے گھر پہنچ چکی تھی جو کہ کسے پرانے سے محلہ میں تھا۔۔۔

زر مینے ادھر اُدھر دیکھتی بے دلی سے پوچھ رہی تھی گویا اسے "تمہارا گھر کون سا ہے؟" یہ جگہ بالکل بھی پسند نہ آئی ہو۔۔۔

کیپٹن ردا نیچے اترتے ہوئے بولی تو زر مینے نے نفی "یہ سامنے والا ہے جی، آپ آؤ نا اندر" ارے نہیں آپ آؤ میں اپنے شوہر سے ملواتی ہوں آپکو اتنی مدد کی ہے "میں سر ہلایا۔۔

اس کے اصرار پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اتر آئی حالانکہ وہ یہاں تھوڑی دیر رکنا "آپ نے بھی نہیں چاہتی تھی جبکہ کیپٹن رداا سکے چہرے کے بگڑتے زاویے دیکھ کہ محضوض ہو رہی تھی۔وہ اسے لے کر ایک گھر کے اندر آگئ۔گھر کی حالت بھی کچھ خاص نہ تھی وہ ایک کمرے میں کرسی پہ آکر بیٹھ گئ۔اس نے نوٹس کیا تھا کہ گھر میں اتنا سامان نہیں تھا 'شاید یہ لوگ بہت غریب ہیں' وہ اپنے اندازے لگا رہی تھی جب ردا ٹرے میں کولڈ ڈرنک رکھ کہ لائی جو کہ کولڈ تو بالکل بھی نہیں تھی۔

زرمینے نے پوچھا تو ردا تھوڑی دیر کو گڑ بڑائی، باہر "کتنا عرصہ ہوا ہے تمہاری شادی کو؟" کھڑا میجر حیدر مسکراہٹ ضبط کر گیا۔

وہ بولی تو زرمینے نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا اور بولی،،، "جی دو سال ہوئے ہیں"

ویسے برا نہ منانا لیکن پٹھانوں کے تو دو سال کے اندر تین تین بچے پیدا ہو جاتے ہیں"

زرمینے تو اپنے ڈاکٹری انداز میں پوچھ رہی تھی لیکن ردا کو بے "تمہارے بچے نہیں ہیں اختیار پچھتاوا ہوا کہ کیوں اس نے اس آفت کو اندر آنے کی دعوت دے دی۔۔۔وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسے کیا جواب دے جب کمرے میں میجر حیدر داخل ہوا، چہرے پہ نقلی

www.novelsclubb.com

بڑھی ہوئی داڑھی لگا رکھی تھی، کھلے کھلے پٹھانوں جیسے شلوار قمیض پہن رکھی تھی اور نقلی بال بھی جو کندھوں تک آتے تھے۔اسے دیکھ کہ زر مینے کو دہشتگرد یاد آ گئے) ہائے اللہ کہیں یہ دہشتگرد تو نہیں اف زر مینے اٹھ، میں کنواری نہیں مرنا چاہتی (میجر اندر آیا اور بھاری آواز میں سلام کیا اور زر مینے کی تو بس ہو چکی تھی۔اسے پہلے ہی اس شخص سے خوف آرہا تھا۔۔۔

یہ کہہ کر وہ "اچھا میں اب چلتی ہوں، میری شادی ہے نا تو میں زرا بزی ہوں۔اللہ حافظ" اٹھ کھڑی ہوئی۔۔میجر گہری نظروں سے اسے ہی تک رہا تھا اور زر مینے کو اسکی آنکھوں سے ہی خوف آرہا تھا، ایسی آنکھیں کسی اور کی بھی تھیں لیکن کس کی؟

ردا کو گویا زر مینے کے تاثرات دیکھ کہ "ارے نہیں باجی تم بیٹھو یہ میرا مرد ہے ڈرو نہیں" مزا آرہا تھا لیکن زر مینے نے اسکی ایک نہیں سنی اور گھر سے باہر آکر گاڑی میں بیٹھی اور جن کی طرح غائب ہو گئی جبکہ پیچھے میجر حیدر اور کیپٹن ردا قہقہ لگا کہ ہنسے تھے۔۔۔

ردا ہنستے "اف سر یہ لڑکی کتنی کیوٹ تھی، اور آپکو دیکھ کر تو اسکی سٹی گم ہو گئی تھی ہاہاہا" ہوئے بول رہی تھی، میجر حیدر بھی مسکرا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میجر نے "لیکن میں نے اس بڈھے ڈاکٹر کو لانے کا کہا تھا تم اسے کیوں لے آئی" پوچھا۔۔۔

"سر وہ بڈھا ڈاکٹر بہت کھڑوس ہے ایسے تو ہاتھ نہیں آئے گا۔ میں اسکے سامنے بے ہوش ہو گری تھی لیکن اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا اور پتہ نہیں یہ جونیئر ڈاکٹر کہاں سے آ گئی" ردا اسے ساری ڈیٹیل دے رہی تھی۔۔۔

"ویسے سر آپ نے کہا تھا ہم اس کا کام تمام کر دیں گے آپ نے تو کچھ کہا ہی نہیں اسے" ردا بولی تو میجر تھوڑا اگڑ بڑا سا گیا۔۔۔

میں نے اس صورت میں کہا تھا اگر اسے ہم پہ شک ہو گیا تو!!!! وہ تو الٹا ڈر کہ خود ہی "بھاگ نکلی ہے"

ردا ذو معنی انداز میں کہتی باہر چلی گئی جبکہ میجر کے "میں سمجھ رہی ہوں ! جی جی بالکل" چہرے پہ اب بے چینی تھی۔۔۔۔۔

□□□□□□□

18 اپریل، بروز اتوار:

آخر کار زر مینے اور شاھمیر کے نکاح کا دن بھی آن پہنچا تھا۔ صبح سے تیاریاں اپنے عروج پر تھیں۔ دونوں گھروں میں صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ ہال میں ٹائم سے پہنچنا ہے۔ شجاع ہاؤس تو پورا کا پورا روشنیوں میں ڈوبا ہوا تھا اور گھر سے ہلکے شور کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔ صبح سے شام ہو چکی تھی لیکن تیاریاں ابھی مکمل نہیں ہوئی تھیں۔ رانیہ اور ماہنور کے اپنے مسئلے تھے کہ کسی کو کپڑے تنگ آرہے تھے تو کسی کو کھلے،،، ان لڑکیوں کے مسائل بڑے ہیں یہ ہم تم حل نہیں کر سکتے سوان کو چھوڑ کر باہر آؤ تو دولہے میاں نے ابھی تک نکاح کا سوٹ بھی نہیں پہنا تھا۔۔۔

صوفیہ "شاھمیر اندر آکہ تیار ہو جاؤ تم نے زر مینے کو لینے پارلر بھی جانا ہے !! ہائے اللہ" کوئی تیسری مرتبہ کہہ رہی تھیں۔۔

اور شاھمیر ہر بار بس یہی جواب دے کر دوبارہ بیٹھ جاتا لیکن اب کی بار وہ "امی بس آگیا" اٹھ گیا تھا کیونکہ اسے زر مینے کو لے کہ ہال پہنچنا تھا۔۔۔

تمام لوگوں کو وہیں چھوڑ کہ اگر ہم پارلر کی طرف آئے تو میک اپ آرٹسٹ زرمینے کے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی، پھر اس نے اسے جیولری پہنائی، دوپٹہ اچھے سے سیٹ کیا اور اشارہ کیا کہ میک اپ ہو چکا ہے۔۔ابھی وہ خود کو دیکھتی کہ موبائل پہ کسی کی کال آنے لگی۔اس نے موبائل اٹھا کہ دیکھا تو شاھمیر کی کال تھی، کچھ پل وہ فون کو دیکھتی رہی، پارلر والی نے جھنجھوڑا تو وہ خیالوں کی دنیا سے لوٹی اور کال پک کی۔۔۔

فون کے اس پار شاھمیر کی "ہیلو! زرمینے ریڈی ہو تو باہر آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں" سنجیدہ، بھاری آواز ابھری۔۔۔

یہ کہہ کہ اس نے کال کاٹ دی۔۔اب وہ پھرتی "جی۔۔۔میں۔۔میں بس آ رہی ہوں" سے اٹھی تھی،، جلدی سے اپنا موبائل اٹھایا اور ایک ہاتھ سے لہنگے کو پکڑے وہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زرمینے پارلر کے سٹیپس سے نیچے اتر رہی تھی اور شاھمیر گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا لیکن نظروں کا مرکز صرف ایک وجود تھا جو جھنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی۔ایک ہاتھ سے

لہنگے کو اوپر کر کہ اٹھایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل کو۔ وہ اسکی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں محضوض بھی ہو رہا تھا۔۔۔

زرمینے کو سخت کوفت ہو رہی تھی۔۔۔ اسکے بلانے "اِدھر آئیں نا میری ہیلپ کریں" پر شاھمیر اسکے قریب آگیا، ایک ہاتھ آگے کیا جسے زرمینے نے فوراً تھام لیا لیکن ہاتھ تھامتے ہی اسکی ایک بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔ ایک دو جگہ تو ٹھڈا بھی لگا تھا لیکن شاھمیر نے پکڑ لیا تھا۔۔۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر شاھمیر نے گاڑی کو انلاک کیا، زرمینے پیچھے بیٹھنے والی تھی جب شاھمیر نے اسکی کلائی پکڑی۔۔۔

اس نے بول کہ گاڑی کا دروازہ کھولا، زرمینے کو اندر بیٹھنے میں مدد کی اور "آگے بیٹھ جاؤ" خود دوسری طرف سے آکر بیٹھ گیا۔۔۔ گاڑی اپنی منزل پر رواں تھی جب شاھمیر کی نظر زرمینے کے چہرے پہ پڑی، وہ کافی کنفیوژڈ لگتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاھمیر کی بھاری، گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی تو "تم نے حجاب کیوں نہیں لیا آج" زرمینے نے اسے دیکھا جو بظاہر ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔۔۔

وہ گھر میں سب نے کہا تھا کہ آج حجاب نہ لوں لیکن میرے بال نظر تو نہیں آ رہے ؟ کیا"

"میں حجاب کر لوں ابھی ؟

نہیں نہیں ! بال نہیں نظر آ رہے اور آج تو حجاب کی خیر ہے ویسے بھی سب صرف اپنے"

شاھمیر کو بے اختیار ملامت ہوئی کہ ایک تو وہ پہلے ہی اتنی کنفیوژ تھی اوپر سے "ہی ہو نگے

اس نے حجاب کا ذکر چھیڑ دیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دونوں ہال پہنچ چکے تھے۔ تمام لوگ دروازے پہ انکے استقبال کیلئے کھڑے تھے۔ شاھمیر نیچے اترا اور زرمینے کی طرف کا دروازہ کھولا، اپنا ہاتھ آگے کر کہ اسے اترنے میں مدد دی۔۔

صوفیہ بے پناہ محبت "چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے دونوں کی ! ماشاءاللہ ! ماشاءاللہ"

سے بولیں۔۔

www.novelsclubb.com

دونوں کی ڈریسنگ کچھ یوں تھی کہ شاھمیر نے آف وائٹ کلر کی شیروانی پہنی ہوئی تھی، بالوں کو سلیقے سے جمائے وہ بے حد پرکشش لگ رہا تھا جبکہ زرمینے نے آف وائٹ کلر کا لہنگا چولی پہن کہ سرخ دوپٹہ سر پہ اس طرح جمایا ہوا تھا کہ اسکے بال نظر نہیں آتے تھے۔

میک اپ بھی بالکل مناسب تھا لیکن اس نے ہیل نہیں پہنی تھی کیونکہ اس کے مطابق وہ پہلے ہی دراز قد ہے ہیل نہ ہی پہنے تو بہتر ہے۔۔۔دونوں ایک ساتھ اندر کی طرف بڑھ رہے تھے جب زر مینے نے اشارے سے ضامن کو اپنے قریب بلایا،،،

"اوئے یہ میرا موبائل پکڑو میں رات کو گھر جا کہ واپس لوں گی گما نہ دینا،اب نکلو"

زر مینے کو دلہن بن کہ بھی اپنے موبائل کی فکر تھی۔اس بات پہ جہاں شاھمیر سر نیچے کو کر کہ ہنسا تھا وہیں ضامن سر کو نفی میں ہلاتے آگے نکل گیا۔۔۔

تمہیں اس وقت موبائل کی نہیں اپنے ہونے والے شوہر کی فکر ہونی چاہیے یہ نہ ہو کوئی" اسٹیج پہ بیٹھنے کے بعد شاھمیر ذرا سا جھک کہ اسکے کان قریب ہو کہ "اور پٹا کہ لے جائے بولا۔۔۔

زر مینے فٹ سے بولی تھی جبکہ شاھمیر "پٹا کہ تو دکھائے کوئی،آنکھیں نکال لوں گی" کھل کہ ہنسا تھا۔۔اسے دیکھ کہ لگتا تھا وہ آج بہت خوش ہے،اسکی زندگی کی خواہش پوری ہو گئی ہے۔۔۔شاھمیر کے ہنسنے پر زر مینے نے آنکھیں گھمائیں تھیں،،،سچ تو یہ تھا کہ اب وہ اسکی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی ورنہ وہ اسی طرح کا اول فول بولتی رہتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد نکاح کی رسم بھی ادا کر دی گئی تھی اور زر مینے اب آفیشلی زر مینے سکندر سے زر مینے شاھمیر بن چکی تھی۔۔۔۔اسکو اپنی کیفیت کا اندازہ ہی نہیں ہو رہا تھا،،، کبھی رونا آتا تو کبھی خوشی ہوتی۔۔۔اس وقت ان دونوں کی تصویریں کھینچی جا رہی تھی جب اسکی نظر ایک شخص پر گئی اور اسے لگا جیسے ساری دنیا تھم گئی ہو،اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی،اسکو یہ تک یاد نا رہا کہ وہ کہاں بیٹھی ہے؟کیوں بیٹھی ہے؟اگر اسے کچھ یاد رہا تھا تو سامنے کھڑا شخص۔۔اس نے شاھمیر کو کہنی سے پکڑا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر اسکی نظروں کے ارتکاز میں۔۔۔وہ شاھمیر کے کان کے قریب جھکی۔۔۔

یہ کہہ کہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "شاھمیر وہ دیکھیں سامنے۔۔۔۔میں جا رہی ہوں"

شاھمیر بھی اسکے ساتھ ہی اٹھا تھا۔وہ دونوں اسٹیج سے اتر کر ایک ٹیبل کی طرف جا رہے تھے۔۔۔سب کی نظریں اس جوڑے پہ مذکور تھیں۔۔۔۔وہ ٹیبل کے قریب رکے، زر مینے نے آواز دے کر اس شخص کو بلایا۔۔وہ پیچھے مڑا اور اسی پل زر مینے کا چہرہ تاریک ہوا تھا،مایوسی تھی جو رگ وپے میں سرایت کر گئی تھی۔اس نے بے اختیار شاھمیر کا ہاتھ پکڑا تھا۔شاھمیر نے اسے ایک شانے سے تھاما تھا،،اس شخص سے معذرت کی اور پھر وہ

www.novelsclubb.com

دونوں دوبارہ اسٹیج پہ آکر بیٹھ گئے۔۔یہ وہ شخص نہیں تھا جسکی تلاش زرمینے کو تھی۔۔

اب زرمینے کے چہرے کی جوت بجھ گئی تھی۔۔۔۔

شاھمیر نے اسکا دھیان بٹانا "زرمینے پریشان نہ ہو کبھی کبھار غلط فہمی ہو جاتی ہے"

چاہا۔۔۔

نہیں! میں نے خود دیکھا تھا وہ میری طرف دیکھ رہے تھے۔وہ جان بوجھ کہ چلے گئے ہیں"

وہ گیلی آواز میں بولی تھی، شاھمیر کو اسکے لیے برا لگ رہا "میں انہیں معاف نہیں کرونگی

تھا۔وہ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

زرمینے کالم ڈاؤن!! اور یار تم کیسی بیوی ہو میری؟ تمہیں کوئی فکر ہی نہیں ہے کہ شوہر"

وہ ماحول کو ہلکا پھلکا کرنا چاہتا تھا اسی لیے ایسے بول دیا۔۔۔ "نے کھانا کھایا کہ نہیں

"شاھمیر کھانا تو میں بھی نہیں کھایا۔آپکو بھی تو کوئی فکر نہیں ہے میری ! اللہ اللہ"

زرمینے بھی فوراً بولی تھی جبکہ شاھمیر اپنی کوشش میں کامیاب ہو چکا تھا اور اب دونوں ہلکی

پھلکی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

اس بات سے انجان کہ کوئی ہے جو انہیں دیکھ رہا ہے،بہت دور سے۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com